# طلسماتی دُنیا

MARCH 2010 مارچ

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

Rs.20/=

ماہنامہ

# طلسماتی دُنیا

دیوبند
مارچ ۲۰۱۰ء MARCH 2010

## یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

Rs.20/=

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ

# طلسماتی دنیا

دیوبند


جلد نمبر ۱

شمارہ نمبر ۳

مارچ ۲۰۱۰ء

سالانہ زرتعاون ۲۴۰ روپے سادہ ڈاک سے

۳۴۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے

فی شمارہ ۲۰ روپے



پاکستان سے

زرتعاون سالانہ 9 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے

سالانہ زرتعاون 12 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں

7 ہزار روپے

لائف ممبری پاکستان میں

15 ہزار روپے انڈین

لائف ممبری غیر ممالک سے

25 ہزار روپے انڈین


دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔


ایڈیٹر

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر

ابوسفیان عثمانی

موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز

فون 09359882674

فیکس (01336) 224748


## انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)


کمپوزنگ:

(عمرالٰہی، راشد قیصر)

**ہاشمی کمپیوٹر**

محلہ ابوالمعالی، دیوبند

فون 09359882674


## اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کل یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ "طلسماتی دنیا" کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے، خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

چیک / ڈرافٹ صرف

"TILISMATI DUNYA"

کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ

مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلان بے زاری کرتے ہیں


**TILISMATI DUNYA** (Monthly)

**HASHMI ROOHANI MARKAZ**

**MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554**

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**

محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offsat Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U.P.)

# کیا اور کہاں


- اداریہ ۵
- مختلف پھولوں کی خوشبو ۶
- علاج بالقرآن ۱۱
- ذرا سوچیے ۱۲
- اسماء رحمۃ للعالمین ۱۳
- قرآن کے ذریعہ شفاء ۱۷
- روحانی ڈاک ۱۹
- علاج بذریعہ صدقات ۳۳
- مخزن العجائب ۳۵
- کرشمات جفر ۴۱
- عملیات حروف صوامت ۴۳
- اعلامیہ ۱۷ ۴۴
- دعا کی قبولیت کے راز ۴۵
- نومسلموں کی کہانی نومسلموں کی زبانی ۴۹
- حضرت بابا فریدالدینؒ ۵۳
- علم الاعداد کا سرسری جائزہ ۵۹
- جنات کی رہائش گاہ ۶۱
- اذان بتکدہ ۶۶
- انسان اور شیطان کی کشمکش ۷
- نظرات ۷۷
- عاملین کی سہولت کے لئے ۷۹
- شرف قمر ۸۰
- خبرنامہ ۸۱
- آخری صفحہ ۸۲

بقلم خاص

# برائے مہربانی خود کو بدلئے

۲۰۰۵ء میں بنائی گئی سچر کمیٹی نے ۲۰۰۶ء میں پیش کردہ اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ ہمیں یہ جان کر حیرت ہوئی کہ جیلوں کو چھوڑ کر جہاں مسلمان قیدیوں کی بھرمار ہے باقی تمام میدانوں میں مسلمان دیگر اقوام سے بہت پیچھے ہیں۔

مسلمانوں کی جیلوں میں کثیر تعداد کی ایک وجہ تو یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کو بغیر کسی قصور اور ثبوت کے گرفتار کرلیا جاتا ہے اور پھر ان کی ضمانت ایک سیاسی مسئلہ بن کر رہ جاتی ہے۔ لیکن مسلمانوں کی زندگی کا ایک تلخ پہلو یہ بھی ہے کہ وہ جرائم اور بے راہ روی کے معاملے میں کچھ زیادہ ہی پیش پیش نظر آتے ہیں۔ دین اسلام نے ہمیں محتاط اور پابند زندگی گذارنے کے سنہرے اصول عطا کئے تھے لیکن ہم نے دین اسلام کو اپنی زندگی سے تقریباً بے دخل کردیا ہے۔ آج مسلمان کی پہچان صرف نماز، روزے سے، عید و بقرعید کے تہوار سے، داڑھی، کرتے پاجامے اور ٹوپی سے ہوتی ہے جب کہ کسی دور میں مسلمانوں کی پہچان ان کے کردار سے، ان کے حسن اخلاق سے، ان کی شائستہ تہذیب سے، ان کے لاجواب رہن سہن سے، ان کے اچھے معاملات سے اور ان کی دوستانہ روش سے ہوا کرتی تھی۔ ہم نے اپنے مذہب کو صرف عبادات اور صرف مسجدوں تک محدود کرکے رکھ دیا۔ باقی زندگی کے تمام معاملات میں ہم اپنی من مانیوں کا شکار ہوگئے اور اپنے خاندان کے بے جا رسم و رواج کی بھول بھلیوں میں گم ہوکر رہ گئے، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ گمراہی اور بے راہ روی عام ہوگئی، اور ہمارے بچے بے لگام ہوکر رہ گئے، تجربات زمانہ بتاتے ہیں کہ جب کوئی قوم خوف خدا اور احتساب آخرت سے بے پرواہ ہوجاتی ہے تو وہ گناہوں اور خطاؤں کی دلدل میں دھنس جاتی ہے۔ جھوٹ، نفاق، غیبت، تہمت، بغض، حسد، زنا، شراب، جوا، سود، سٹے بازی، پتنگ بازی، کبوتر بازی، سینما بینی، عیاری، مکاری، غداری، ماں باپ کی نافرمانی غرضیکہ کون سا ایسا جرم ہے جس میں ہم سب سے آگے نہ دکھائی دیتے ہوں۔ سچر کمیٹی کی یہ رپورٹ کہ مسلمان دوسری قوموں کی بہ نسبت جیلوں میں سب سے زیادہ ہیں، ایک افسوسناک بات ہے جس سے اس قوم اور اس قوم کے مسیحاؤں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے اور اس کے تدارک کی فکر کرنی چاہئے۔

سچر کمیٹی کی رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مسلمان اپنے ملک کی اقلیتی فرقے سے تعلق رکھنے والے تمام طبقات اور ذات برادریوں سے ہی نہیں بلکہ تمام اقلیتوں مثلاً عیسائی، سکھ، جین اور بدھ اقلیتوں سے بھی بہت پیچھے ہیں اور بعض میدانوں میں ان کی حالت دلتوں سے بھی بدتر ہے۔

کسی بھی سرکاری محکمے پر نظر ڈالئے وہاں آپ کو مسلمان نظر نہیں آئے گا، وزارت داخلہ کے ۴۰ بڑے افسروں میں ایک بھی مسلمان نہیں ہے، وزارت خزانہ کے ۱۰۷ بڑے عہدے داروں میں مسلمانوں کی تعداد صفر ہے، وزارت دفاع کے ۱۰۰ افسروں میں ایک بھی مسلمان نہیں ہے، پولیس کے محکمے میں مسلمانوں کی تعداد ۳ فیصد سے زیادہ نہیں ہے اور مسلمانوں کے ساتھ ایک ناانصافی یہ بھی ہے کہ فوج میں ان کی تعداد ڈھائی فیصد سے زیادہ نہیں ہے جب کہ ۱۹۹۹ء میں کارگل جنگ میں شہید ہونے والے جانباز فوجیوں میں مسلمان ۸ فیصد شامل تھے۔ قربانی دینے میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے لیکن انعامات میں مسلمانوں کی تعداد نہیں کے برابر ہوتی ہے۔ کیوں؟ کیوں کہ اس کے ساتھ آزادی کے فوراً بعد ہی سے سوتیلے پن کا سلوک کیا جاتا رہا ہے اور جان بوجھ کر ایسے حالات پیدا کئے جاتے رہے ہیں کہ مسلمان کسی قابل نہ بن سکے۔ آزادی کے بعد ہی سے فرقہ وارانہ فسادات ان شہروں میں کرائے گئے جہاں مسلمان کسی بھی صنعت میں نمایاں تھے، بھیونڈی کے فساد میں بنکروں کو تباہ کیا گیا، مرادآباد میں برتنوں کی صنعت کو فروغ حاصل تھا، مرادآباد میں فرقہ وارانہ فساد کرا کر برتنوں کی صنعت کو برباد کیا گیا، سہارنپور میں فساد کرا کر لکڑی کی صنعت پر وار ہوا اور اسی طرح ہر اس شہر میں فرقہ وارانہ فساد کی آگ بھڑکائی گئی جہاں مسلمان خوش حال تھے۔ ازراہ سیاست مسلمانوں کی معیشت پر حملے کئے جاتے رہے تاکہ یہ قوم اس ملک میں صحیح معنوں میں پنپ نہ سکے۔ یہ سب کچھ ان جماعتوں کی نگرانی میں ہوا جو مسلمانوں کے ووٹ کو اپنا بینک ووٹ سمجھتی تھیں اور مسلمانوں کے رہنماؤں کو خرید کر پوری قوم کو اپنا یرغمال تصور کرتی تھیں لیکن افسوس کی بات تو یہ ہے کہ خود مسلم رہنماؤں اور خود ان کی اپنی جماعتوں نے مسلمانوں کے لئے کچھ بھی نہیں کیا۔ اگر مسلمانوں کے نمائندگی کرنے والی سیاسی اور نیم سیاسی جماعتیں مسلمانوں کے تئیں مخلص ہوتیں تو آج مسلمانوں کا حشر یہ نہ ہوتا اور آج مسلمان ذلت اور رسوائی کے اس مقام پر نہ ہوتا۔ مسلمانوں کی نمائندگی کرنے والی سیاسی جماعتوں نے بھیڑ اکٹھی کرکے سرکار کو متاثر کیا پھر اس سے سودے بازی کی اور مسلمانوں کے سامنے تجاویز پاس کرکے انہیں صرف تسلی دیدی تاکہ وہ غفلت کا شکار رہیں اور اس خوش فہمی میں مبتلا رہیں کہ ہمارے رہنما ہمارے لئے مسلسل جدوجہد کررہے ہیں اور اسی لئے راجیہ سبھا کی سیٹ کے لئے فکرمند ہیں تاکہ پارلیمنٹ میں جاکر ہمارے دکھوں کا مداوا کرسکیں۔ آزادی کو ۶۲ سال ہوگئے، مسلمانوں کے کسی ایک رہنما نے بھی ازراہ ہمدردی قوم کے کسی بھی معاملے میں اپنا استعفیٰ پیش نہیں کیا، حد تو یہ ہے کہ جب بابری مسجد شہید ہوئی تب بھی کسی مسلمان رہنما کو استعفیٰ دینے کی توفیق نہیں ہوئی، اس لئے سیاسی بازی گروں پر لعن طعن کرنے کے بجائے ہمیں اپنے خودساختہ مسیحاؤں کا بھی احتساب کرنا چاہئے اور خود اپنی سوچ و فکر میں سدھار لانا چاہئے اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی　☆　نہ ہو جس قوم کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

# مختلف پھول

## حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت عبداللہ بن عمرو عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے سکتا ہے۔''؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''ہاں (وہ اس طرح کہ) آدمی کسی کے باپ کو گالی دے پھر وہ جواب میں اس کے باپ کو گالی دے اور کسی کی ماں کو گالی دے پھر وہ جواب میں اس کی ماں کو گالی دے۔ اس طرح گویا اس نے دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے کر خود ہی اپنے ماں باپ کو گالی دلوائی۔''

(مسلم شریف)

## انمول موتی

بندگی کرو اللہ کی، کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔

اور اچھا سلوک کرو، ماں باپ کے ساتھ۔

قرابت داروں کے ساتھ، یتیموں کے ساتھ۔

غریبوں کے ساتھ، پڑوسی کے ساتھ۔

جو رشتے دار ہو اور اس پڑوسی کے ساتھ جو رشتے دار نہ ہو، ساتھی کے ساتھ جس کی رفاقت ذرا دیر کو بھی میسر آ جائے اور مسافر کے ساتھ اور ان زیردستوں کے ساتھ جو تمہارے قبضے میں ہوں۔ (النساء، ۳۶)

## اچھی باتیں

- ☐ انسانیت: انسان اس وقت انسانیت سے گزر جاتا ہے جب وہ کسی کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائے۔
- ☐ دھوکا: زندگی میں سب سے بڑا دھوکا خود کو عظیم تصور کرنا ہے۔
- ☐ اعتماد: اعتماد روح کی مانند ہے، جو ایک دفعہ چلا جائے واپس نہیں آتا۔
- ☐ آئینہ: دل وہ آئینہ ہے جس میں اللہ بھی نظر آتا ہے جب وہ برائی سے پاک ہو۔
- ☐ حوصلہ: حوصلہ کبھی یہ نہیں پوچھتا کہ پتھر کی دیوار کتنی اونچی ہے۔

## اولیاء کرام کے روشن اقوال

- ☐ تین چیزیں ابلیس (شیطان) کے لئے خوشی کا باعث ہیں۔
- ☐ اول...... کسی دیندار کا قتل۔
- ☐ دوئم...... کسی شخص کا حالت کفر پر مرنا۔
- ☐ سوئم...... درویشی سے فرار۔
- ☐ وعظ گوئی کا حق صرف اسی کو ہے جس کے وعظ میں اتنا اثر ہو کہ لوگ ہدایت پائیں۔
- ☐ مخلوق کی چاہت سے خالق کی چاہت بہت بہتر ہے۔
- ☐ نفس کو اچھا سمجھنا اس لئے تکبر پیدا کر دیتا ہے کہ نفس کی پیروی بندے کو اندھا کر دیتی ہے۔
- ☐ تواضع سے فقر حاصل ہوتا ہے اور تواضع کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کو اپنے سے زیادہ ذلیل تصور نہ کرے۔

## قوس قزح

- ☐ وفا کا سبق اس پھول سے سیکھو جو مسلنے والے کے ہاتھ میں خوشبو بساتا ہے۔
- ☐ وقت انسان کو وہ سبق دیتا ہے جو استاد بھی نہیں سکھاتا۔
- ☐ نیک دوست وہ ہے جو اپنے دوست سے اچھا گمان رکھے۔
- ☐ ہر کسی پر اعتبار کرنا بڑی مصیبت کا باعث بنتا ہے۔
- ☐ جب تک مشورہ نہ مانگا جائے مشورہ نہ دو، اس لئے کہ عقل مند کو اس

# کی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

کی ضرورت نہیں اور بے وقوف اپنی غلطیوں سے سیکھتے ہیں۔

□ اپنی تعریف زیادہ کرنا بے وقوفی کی علامت ہے۔

## حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اقوال

□ سب سے بڑا خطا کار وہ ہے جو لوگوں کی برائیوں کو بیان کرتا پھرتا ہے (اور اپنے گریبان میں نہیں جھانکتا)

□ گناہ کسی نہ کسی صورت میں دل کو بے قرار رکھتا ہے۔

□ لوگوں کو جس طرح چاہے آزمالے سانپ بچھوؤں سے کم نہ پائیگا۔

□ تعجب ہے اس شخص پر جو دوزخ پر ایمان رکھتا ہے لیکن پھر بھی گناہ کرتا ہے اور شیطان کو دشمن سمجھتا ہے مگر پھر بھی اس کی اطاعت کرتا ہے۔

□ بعض اوقات مجرم کو معاف کر دینا اسے زیادہ خطرناک بنا دیتا ہے۔

□ کسی سے امید مت رکھو سوائے اپنے اللہ کے اور کسی سے مت ڈرو مگر اپنے گناہ سے۔

□ تلوار کا وار جسم کو زخمی کرتا ہے اور بری بات روح کو زخمی کرتی ہے۔

□ لوگ تمہارے عیبوں کے جاسوس ہیں۔

□ جس نے دنیا کو پہچان لیا وہ اس سے بے رغبت ہو گیا۔

□ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والے کو تنہائی محبوب ہوتی ہے۔

□ وہ علم ضائع ہے جس پر عمل نہ کیا جائے۔

□ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دنیا صرف اس لئے دی ہے تاکہ تم اس کے ذریعے آخرت طلب کرو۔

□ سخاوت، مال کا پھل ہے، علم کا پھل اعمال۔

□ جو دنیا میں تکلیف اٹھا کر بھی اللہ سے محبت رکھتا ہے اس کا آخرت میں بہت بلند درجہ ہوگا۔

## عمل کی باتیں

□ منصوبہ بناؤ فراست کے ساتھ۔

□ سوچو، جذبۂ تعمیر کے ساتھ۔

□ کھاؤ، اعتدال کے ساتھ۔

□ جھکو، وقار کے ساتھ۔

□ بولو، اختصار کے ساتھ۔

□ تینوں کو مانگو، ایمان، استقامت، حیا۔

□ تینوں کو نہ توڑو، دل، پھول، اعتبار۔

## فکر و نظر

□ ہر شخص ایک ضخیم کتاب ہے۔ بشرطیکہ آپ کو پڑھنا آتا ہو۔

□ تہذیب و شرافت کو کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے۔

□ توبہ زبان سے نہیں بلکہ عمل سے ہوتی ہے۔

□ کانا پھوسی شیطان کی حرکت ہے۔

□ امید آدھی زندگی ہے اور ناامیدی آدھی موت۔

□ دنیا کی سب سے بڑی غریبی بدعقلی ہے۔

□ بدصورت چہرہ بدصورت دماغ سے بہتر ہے۔

□ بہترین کلام وہی ہے جس میں الفاظ کم اور معنی زیادہ ہوں۔

□ دنیا کی سب سے بڑی کمزوری مایوسی ہے۔

□ ضمیر ہمارے اندر اس آواز کا نام ہے جو ہمیں تنبیہ کرتی ہے کہ کوئی دیکھ رہا ہے۔

□ تندرستی سب سے بہتر لباس اور جہالت سب سے دردناک مرض ہے۔

□ جو شخص انتقام کے طریقوں پر غور کرتا ہے اس کے زخم ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔

□ اگر تم بزرگوں کا مرتبہ چاہتے ہو تو بہتر ہے کہ بادشاہوں کی اولاد سے دور رہو۔

□ درویش فاقے سے مرجاتے ہیں مگر لذت نفس کے لئے بھی قرض

نہیں پہنچتے۔

## مشعل راہ

☐ حسن اخلاق سے زندگی راحت اور آرام سے بسر ہوتی ہے۔ اس کو سب شعائر پر مقدم رکھنا چاہئے۔

☐ کرم کو اپنا شعار بناؤ کہ یہ انسان کی بہترین حالت میں سے ہے اور مال کی بھی حفاظت کرو کہ حوادث کا احتمال ہمیشہ باقی رہتا ہے۔

☐ جو شخص تحصیل علم کی مشکلات کا متحمل نہیں ہو سکتا اسے جہل کی سختیاں عمر بھر برداشت کرنا پڑتی ہیں۔

☐ ہر نئی چیز اچھی معلوم ہوتی ہے مگر دوستی جتنی پرانی ہو، اتنی ہی عمدہ اور مضبوط ہوتی ہے۔

☐ اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا ایسی خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد آزار پہنچایا جائے۔ (قرآن مجید)

☐ زندگی کا مقصد مسرت نہیں بلکہ تکمیل انسانیت ہے۔

☐ جو شخص دوسروں کے واقعات سے عبرت حاصل نہیں کرتا دوسرے اس کے واقعات سے عبرت حاصل کرتے ہیں۔ (بطلیموس)

## ماں

جب ماں کو اللہ نے بنایا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ چاند کی ٹھنڈک، شبنم کے آنسو، بلبل کے نغمے، چکوری کی تڑپ، گلاب کے رنگ، پھول کی مہک، کوئل کی کوک، سمندروں کی گہرائی، دریاؤں کی روانی، موجوں کا جوش، کہکشاؤں کی رنگینی، زمین کی چمک، صبح کا نور اور آفتاب کی تمازت کو جمع کیا جائے تاکہ ماں کی تخلیق کی جائے۔

جب ماں کو اللہ نے بنا لیا تو فرشتوں نے پوچھا۔

اللہ! آپ نے اس میں اپنی طرف سے کیا شامل کیا؟

اللہ نے فرمایا۔ ''محبت''۔

## باتیں انمول

☐ بے اطمینانی سب سے بڑا دکھ ہے اور اطمینان سب سے بڑا سکھ ہے اس لئے سکھ کے خواہش مند انسان کو ہمیشہ مطمئن رہنا چاہئے۔

☐ جو چیز بے انصافی سے حاصل ہو وہ مثل زہر ہے۔

☐ بڑا وہ ہے جو اپنے نفس پر غالب آئے۔

☐ یہ انسان جسم ہڈیوں، گوشت، خون وغیرہ کے مجموعے کا نام ہے اور اس کی زندگی چند لمحوں سے زیادہ نہیں۔ ایسی حالت میں خواہشات کی غلامی کیسی حقیر چیز ہے۔

☐ سچائیاں ہتوں کی طرح لاتعداد ہیں جن کا شمار انسانی عقل کے بس کی چیز نہیں۔

☐ خواہش یا تمنا انسان کو مادی ماحول کی دلچسپیوں میں پھنسائے رکھتی ہے اور اس کے باعث موت و زندگی کا خوفناک چکر جاری رہتا ہے۔

☐ صحیح عقیدہ یا تصور انسانی نفس اور کائنات کے متعلق جب تک صحیح نظریہ موجود نہ ہو اعمال کی درستگی ممکن نہیں۔

## مہکتی کلیاں

☐ ہمدردی کا ایک لفظ ہزاروں زخموں پر مرہم رکھ دیتا ہے۔

☐ جتنی مسکراہٹ تمہارے پاس ہے دیدو، جس فراخ دلی سے تم دوگے تمہارے خزانے اتنے ہی بھرتے جائیں گے۔

☐ میل نکالنا ہے تو اپنے دل سے دوسروں کے لئے نکالو۔ ایسا پودا لگاؤ جس کی چھاؤں میں دوسرے سکون محسوس کریں۔

☐ ایسی محبت اور دولت کا انتخاب کرو، جو تمہاری قبر کی طویل اور اندھیری راتوں کو روشن کرے۔

## انتخاب

☐ ہر آدمی کی رائے اس کے ذاتی تجربے کے مطابق ہوتی ہے۔ (حضرت علیؓ)

☐ کسی آدمی کو جب اس کی بساط سے زیادہ دنیا مل جاتی ہے تو لوگوں کے ساتھ اس کا برتاؤ برا ہو جاتا ہے۔ (حکیم اقلیدس)

☐ پرامیدی سے سفر کرنا جلدی پہنچنے سے بہتر ہے۔ (سر جیمز جینس)

☐ اگر تم چاہو تو اپنے خیالات کو بدل کر زندگی کو بہتر بنا سکتے ہو۔ (آسکر وائلڈ)

☐ زندگی کی خوشیاں ہمارے خیالوں پر منحصر ہیں۔ (کنفیوشس)

☐ وہ محبت یقیناً عظیم ہوتی ہے جو ایک دوسرے کی عزت پر مبنی ہو۔ (جانسن)

☐ ڈھونڈنے میں ملنے کی شرط نہیں ہوتی، امید ہوتی ہے اور امید سے جھگڑا نہیں کرتے۔

☐ فتنہ انگیز سچائی سے مصلحت آمیز جھوٹ بہتر ہے۔

☐ نفس کو اس کی خواہش سے دور رکھنا حقیقت کے دروازے کی چابی ہے۔

☐ غصہ کرنے کا مطلب ہے کہ ہم دوسروں کی غلطیوں کا بدلہ اپنے آپ سے لیتے ہیں۔ یہ کتنی حیرت انگیز اور مضحکہ خیز بات ہے۔

☐ کچھ لوگ نگاہ کی طرح ہوتے ہیں جو ہمارے ساتھ ہوں تو اندھیرے

میں راستہ دکھاتے ہیں۔

☐ بحث میں کسی کو لاجواب کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ وہ بات کی جائے جس کا تعلق بحث سے نہ ہو۔

☐ کسی کی طرف انگلی نہ اٹھاؤ کیونکہ باقی تینوں انگلیاں آپ کی طرف ہیں۔

☐ چلتے ہوئے ہمیشہ خیال رکھو کہ تمہارے پاؤں سے اٹھتی ہوئی دھول سے کسی کی منزل نہ گم ہو جائے۔

## تنہائی

تنہائی بالعموم غموم اور رنج وملال کا موجب ہوتی ہے۔ انسان جب مغموم ہونے کا عادی ہو جاتا ہے تو اس کے جذبات مردہ ہو جاتے ہیں اور اس کی خود پیدا کردہ مصائب انگیز زندگی نیا پہلو بدلنے کی کوشش نہیں کرتی۔ کیوں کہ غم کا سب سے بڑا علاج مصروفیت ہے اور رنج وغم ایک بدترین لعنت ہے، جس کو بدنصیب لوگ خود خریدتے ہیں۔

## زاویہ نگاہ

☐ کتنا نادان ہے وہ شخص جو اپنی خوبیوں پر نازاں ہو، دانا وہی ہے جو اپنے عیوب کو دیکھتا ہے۔

☐ مجھے اس انسان کی آزادی، بے فکری اور خوشی پر رشک آتا ہے جو نہ زر رکھتا ہے اور نہ زمین۔

☐ انسان کا کمال تو یہ ہے کہ وہ رعد و برق بھی ہو اور طوفان بھی۔

☐ عورت سے باتیں کرتے وقت وہ سنئے جو اس کی آنکھیں کہتی ہیں۔

☐ تحمل بہترین مذہب ہے۔

☐ جب جیب خیرات کر کے خالی ہو جاتی ہے تو دل خوشی اور انبساط سے بھر جاتا ہے۔

☐ شادی کا مطلب ایک دوسرے کے جسم پر حکومت کرنا نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک کی کمی دوسرے سے پوری ہو۔

☐ خوبصورت عورت کو دیکھنے سے آنکھ اور نیک دل عورت کو دیکھنے سے دل خوش ہوتا ہے۔ (مہاتما بدھ)

☐ عورت خودداری اور حیا کا مجسمہ ہے۔

☐ پرانا دوست سب سے بہتر آئینہ ہے۔

☐ خدا اگر انسان کو سکون دے تو وہ خدا کی پرستش کبھی بھی نہ کرتا۔

## شمع فروزاں

☐ کوئی بھی رشتہ بدن پر پہنا ہوا لباس نہیں ہوتا کہ جسے اتار کر پھینک

دیا جائے اور وہ قبول نہ ہو جائے۔

☐ زندگی چاہتے ہو تو موت پر یقین ہو۔

☐ اگر تم ہنستے ہو تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہنسے گی لیکن اگر تم روتے ہو تو تمہارا ساتھ نہ دے گا۔

☐ ستارے کو دیکھنے کے لئے اندھیرا ضروری ہے کیونکہ ستارے اندھیرے میں ہی چمکتے ہیں۔

☐ جو قوم اپنی زبان، لباس اور تاریخ فراموش کرتی ہے وقت بھی اسے فراموش کر دیتا ہے۔

☐ انگلیاں بکھری ہوئی ہوں تو وہ ہڈیوں کا ڈھیر ہیں مگر جب باہم جڑ کر عبارت بن جائیں تو طاقت کا قلعہ ہیں جس میں قومیں پناہ لے سکتی ہیں۔

☐ بلند مقام ہمیشہ اپنے آپ کو بلند کرنے سے ملتا ہے نہ کہ نعرے اور جھنڈے بلند کرنے سے۔

## روشنی

☐ عبادت کی دیوار علم پر ہی قائم ہوتی ہے۔

☐ جو شخص علم نہ رکھے وہ عبادات اور ان کے ارکان ٹھیک طریقے سے ادا نہیں کر سکتا ہے۔

☐ توبہ میں تاخیر کرنا سخت نقصان دہ ہوتا ہے۔

☐ اگر تم اپنے اندر بزرگوں کی سیرت پیدا کرنے کے آرزومند ہو تو زمانے کے مصائب و حوادث برداشت کر کے اپنے اندر نرمی اور تواضع کو مضبوط کرو۔

ہر تکلیف کے وقت نفس میں سنجیدگی اور قوت برداشت پیدا کرو۔ دل کو صابر بناؤ اگر چہ وہ اس سے مانع ہو۔

## یادگار لمحے

☐ کچھ لمحے ایسے ہوتے ہیں جو ہمیشہ انسان کے دماغ میں نقش چھوڑ جاتے ہیں۔

☐ کچھ لمحات انسان کی زندگی میں ایسے بھی آتے ہیں جن میں کھو کر انسان اپنے آپ کو پاتا ہے۔

☐ جس لمحے انسان اپنے آپ کو پاتا ہے وہ انسان کی زیست کا لمحہ بن جاتا ہے۔

## چار علوم

حضرت حاتم اصم نے فرمایا کہ میں نے چار علوم اختیار کر کے عالم کے باقی تمام علوم سے نجات پائی ہے۔ لوگوں نے پوچھا وہ کون سے چار علوم ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ "اول یہ کہ میں نے جان لیا کہ میرا رزق مقدر ہو چکا ہے جس

میں کمی زیادتی نہیں ہو سکتی اس لئے زیادہ رزق کی تلاش سے میں بے فکر ہو گیا ہوں دوسرا یہ کہ میں نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر حق ہے جس کو سوائے میرے کوئی اور ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں عبادت میں مشغول ہو گیا۔ تیسرا یہ کہ میں نے جان لیا ہے کہ میرا ایک تلاش کرنے والا ہے۔ (یعنی موت) کہ میں اس سے بھاگ نہیں سکتا، اس لئے میں نے اس کا سامان کر لیا ہے۔ (یعنی نیک کام کرتا ہوں) اور چوتھا یہ کہ میرا ایک مالک ہے جو میرے اعمال سے واقف ہے اس لئے میں نے اس سے شرم کی اور برے کاموں سے ہاتھ اٹھا لیا اور جب انسان یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے تو وہ کوئی ایسا کام نہ کرے کہ قیامت کے روز اسے اس کے سامنے شرمسار ہونا پڑے۔"

## امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال

☐ خالص سونا کھوٹے سکوں کے پاس پڑے رہنے سے کھوٹا نہیں ہو جاتا جس طرح کھوٹا سکہ اگر سونے کے پاس رکھا رہے تو سونا نہیں بن جاتا ہے۔ بس یہی حال حق اور باطل کا ہے۔

☐ دلائل کے ذریعہ جو یقین حاصل ہوا اسے 'علم' کہا جاتا ہے۔ ایمان کو دلائل کی ضرورت نہیں ہوتی۔

☐ اللہ تعالیٰ کی ذات سے بے خبر رہنا زہر قاتل ہے اور خواہشات کی پیروی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی دل کا بہت بڑا مرض ہے۔

☐ عبادت سے روکنے والی اصل میں چار چیزیں ہیں۔

(۱) دنیا (۲) لوگوں سے میل جول (۳) شیطان (۴) نفس۔ ان کو ترک کر دے عبادت میں راحت ملے گی۔

## اقوال حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ

☐ اگر ہزار برس بھی روزی کے پیچھے مارے مارے پھرو گے تو پھر بھی وہ ہرگز زیادہ نہیں ہوگی۔ بس لوگوں کو چاہئے کہ وہ ہر حال میں صادق الیقین رہیں۔

☐ اگر تو ساری دنیا کو اپنا دشمن بنانا چاہتا ہے تو تکبر کر۔

☐ ہم پروردگار کی اس تقسیم پر راضی ہیں کہ ہمارے لئے علم ہے اور جاہلوں کے لئے مال ہے۔

☐ جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو عورت کو گالی دینے سے باز رکھ۔

☐ لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند وہ ہے جو دنیا کو چھوڑ دیتا ہے۔

☐ دنیا میں سب سے زیادہ غنی وہ ہے جو قانع ہے۔

☐ دنیا میں سب سے زیادہ غریب وہ ہے جو قناعت کو چھوڑ دیتا ہے۔

☐ اگر بلندی چاہتا ہے تو شکستہ دلوں کے ساتھ مت بیٹھ۔ اگر آسودگی چاہتا ہے تو حسد مت کر۔

## منتخب اشعار

پیاری تھی مجھے جان تو قاتل تھے ہزاروں
اب شوق شہادت ہے تو قاتل نہیں ملتا

☐

چھوٹوں کا پاس اب نہ بڑوں کا ادب رہا
کیوں نسل نو کے دل سے محبت چلی گئی

☐

ہوا کچھ بھی نہ حاصل روز پڑھنے سے تیری صورت
اگر قرآن پڑھتا حافظ قرآن ہو جاتا

☐

دلوں میں صلح کی گنجائش بھی رکھنی ہے
کوئی بھی جنگ کبھی آر پار مت کرنا

☐

رو رو کے کہہ رہا تھا وہ ماں کی وفات پر
لو آج میرے ہاتھ سے جنت چلی گئی

☐

پہنچی نہ پہلے عید سے رمضان کی زکوٰۃ
مفلس کے تن پہ آج بھی کپڑا نیا نہ تھا

☐

ہے ممکن دشمنوں کی دشمنی پر صبر کر لینا
مگر یہ دوستوں کی دوستی دیکھی نہیں جاتی

## فرق

ایک شخص نے اپنے دودھ والے سے کہا۔

تم میں اور گائے میں یہ فرق ہے کہ تم دودھ میں پانی ملا کر دیتے ہو اور گائے دودھ خالص دیتی ہے۔

دودھ والے نے جواب دیا۔

نہیں جناب ایک فرق اور بھی ہے میں اُدھار دیتا ہوں، گائے دودھ کسی کو اُدھار نہیں دیتی۔

قسط نمبر ۱۲۸

# علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

## سورۂ قیامہ

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ قیامہ قرآن حکیم کی ۷۵ویں سورۃ ہے۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جس عورت کا حمل گر جاتا ہو یا ساقط ہو جاتا ہو اس کو متواتر حمل کے ٹھہرنے کے بعد تا وضع حمل سورۂ قیامہ کی ابتدائی آیات روزانہ متواتر روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر حاملہ کو کھلائی ہیں۔

آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ○ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ○ أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ○ بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ ○ بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ○

مزید احتیاط کی غرض سے ان آیات کا نقش لال کپڑے میں پیک کر کے حاملہ کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ حمل محفوظ رہے گا اور بچہ ساتھ خیر و عافیت کے پیدا ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۰۱۱ | ۱۰۱۴ | ۱۰۱۷ | ۱۰۰۳ |
| ۱۰۱۶ | ۱۰۰۴ | ۱۰۱۰ | ۱۰۱۵ |
| ۱۰۰۵ | ۱۰۱۹ | ۱۰۱۲ | ۱۰۰۹ |
| ۱۰۱۳ | ۱۰۰۸ | ۱۰۰۶ | ۱۰۱۸ |

□ اگر کسی شخص کی زبان میں لکنت ہو یا کسی کا حافظہ کمزور ہو تو سورۂ قیامہ کی ان آیات کا روزانہ نماز فجر کے بعد ۷ مرتبہ پڑھنا مفید ثابت ہوتا ہے۔ ان آیات کو پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرنا چاہئے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ○ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ○ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ○ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ○ اور اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف بھی پڑھنا چاہئے۔

ان آیات کا نقش بھی مفید ثابت ہوتا ہے اور اس نقش کی برکت سے زبان کی لکنت سے نجات ملتی ہے۔ اور حافظہ قوی ہو جاتا ہے۔ نقش کو ہرے [illegible]

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۲۱۷ | ۱۲۲۱ | ۱۲۲۴ | ۱۲۱۰ |
| ۱۲۲۳ | ۱۲۱۱ | ۱۲۱۶ | ۱۲۲۲ |
| ۱۲۱۴ | ۱۲۲۶ | ۱۲۱۹ | ۱۲۱۵ |
| ۱۲۲۰ | ۱۲۱۳ | ۱۲۱۳ | ۱۲۲۵ |

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کے سر میں درد رہتا ہو اس آیت کا ورد کریں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ○ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ○

اور اس آیت کا نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ درد سر سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۸۰۹ | ۸۱۴ | ۸۱۶ | ۸۰۲ |
| ۸۱۵ | ۸۰۳ | ۸۰۸ | ۸۱۳ |
| ۸۰۴ | ۸۱۸ | ۸۱۰ | ۸۰۷ |
| ۸۱۱ | ۸۰۶ | ۸۰۵ | ۸۱۷ |

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر اسی آیت کو روزانہ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے تو خاتمہ ایمان پر ہو۔ اور اس آیت مذکورہ کی برکت سے مرتے وقت کلمہ نصیب ہو جائے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ قرآن حکیم کی آیات کو ہمیشہ باوضو پڑھنا چاہئے۔ اگرچہ قرآن کی آیات اگر حفظ پڑھی جائیں تو بلا وضو بھی جائز ہیں لیکن ادب کا تقاضہ ہے کہ قرآن حکیم کی آیات کی بغیر قرآن حکیم کو دیکھے تلاوت باوضو ہی کرنی چاہئے۔ اور قرآن حکیم دیکھ کر تو باوضو ضروری ہے۔ اسی طرح قرآن حکیم کی آیات کے نقوش باوضو بنانے چاہئیں۔ اور مریضوں کو اس بات کی تاکید کرنی چاہئے کہ جب وہ ان نقوش کو پہلی بار استعمال کریں اس وقت وضو ضرور کر لیں۔ انشاء اللہ باوضو نقش کے استعمال سے نقش میں تاثیر بھی رہے گی اور خیر و برکت بھی۔ (باقی آئندہ)

□□□□□

# ذرا سوچئے

''صحابہ کرامؓ اگرچہ آزادی کی بنا پر خلفاء سے مناظرہ کرتے تھے، مباحثہ کرتے تھے، ردوقدح کرتے تھے، اختلاف کرتے تھے، لیکن اختلاف کو قائم نہیں رکھتے تھے۔ ایک بار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعت نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے اسے سنت رسول وشیخین کے خلاف پا کر اس پر شدید انکار کیا۔ لیکن اس کے بعد خود چار رکعت ادا کی۔ لوگوں نے کہا، یہ کیا؟ ابھی اس قدر انکار تھا اور پھر خود ہی چار رکعت پڑھی۔ بولے ''اختلاف بری چیز ہے۔'' حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اگرچہ بے حد متبع سنت تھے اور اس وجہ سے جب منیٰ میں تنہا نماز پڑھتے تھے تو قصر کرتے تھے لیکن جب امام کے ساتھ نماز کا اتفاق ہوتا تو اختلاف کے خوف سے چار ہی رکعت ادا فرماتے تھے۔ صحابہ کرامؓ اختلاف وتشتت سے اس قدر ڈرتے تھے کہ جن احادیث سے مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہوسکتا تھا ان کی روایت سے بھی احتراز فرماتے تھے۔''

(اسوۂ صحابہ مولانا عبدالسلام۔ جلد۲، ۴۷۔۴۸)

یہ اگر جھوٹی کہانیاں نہیں، سچے واقعات ہیں، تو اس طرز عمل کا اپنے طرز عمل سے مقابلہ کرکے ذرا سوچئے کہ دونوں میں کوئی بھی مناسبت ہے۔؟ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے بول کو دہراتے ہوئے اس لحاظ سے ڈرتے تھے کہ کہیں ان سے امت اسلامیہ میں کسی تفریق واختلاف کی بنیاد نہ پڑ جائے۔ آپ خود اپنی تحریر، تقریر، گفتگو کے کتنے حصوں کو اس خوف سے ضبط کر جاتے ہیں۔؟ وہ عبادت کی جن صورتوں کو صحیح نہیں سمجھتے تھے، ان تک میں دوسرے مسلمانوں کی رفاقت ومعیت حاصل کرنے کو شریک ہوجاتے تھے، آپ جن صورتوں کو صحیح جانتے ہیں ان میں دوسروں کی رفاقت ومعیت حاصل کرنے کی کہاں تک پروا کرتے ہیں۔؟ ان کو امت محمدیہ ملت اسلامیہ کی وحدت عزیز تھی۔ آپ کو اپنی ذات، اپنی بات، اپنی پارٹی، اپنا فرقہ، عزیز ہے۔ جب یہ صورت حال ہے تو آخر آپ صحابۂ کرامؓ کے عہد زریں کی برکتوں اور رحمتوں، راحتوں اور مسرتوں کو اپنے تاریک دور میں کس بل تلاش فرمارہے ہیں۔؟

گلہ کا وجود جب ہی تک ہے جب تک سب بھیڑیں ایک ہی راستہ پر چل رہی ہیں، خواہ وہ راستہ کتنا ہی تنگ وتاریک اور ناہموار ہو۔ لیکن ہر بھیڑ اپنی بصارت وبصیرت کے موافق، الگ الگ روشن کشادہ وہموار راستہ اپنے لئے چن لے تو فرمایئے کہ گلہ کا وجود ایک لمحہ کے لئے بھی قائم رہ سکتا ہے۔؟ آپ کے رہبروں کی بعض راہیں غلط سہی (اور یقیناً غلط ہوں گی کہ آخر وہ بھی بشر ہی ہیں) لیکن خدارا سوچئے کہ حیات ملی کیوں کر قائم رہ سکتی ہے۔؟ آیا ایک دوسرے کے ساتھ رواداری برت کر ان کے ساتھ رہنے میں یا ان پر لعن طعن کرکے ان سے خانہ جنگی مول لینے میں۔؟

# اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

# عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۴۶

## سیدنا اَوْلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم کا ایک صفاتی نام سیدنا اولیٰ بھی ہے۔ اس کے معانی ہیں لائق تر، بلند تر، قابل ترین۔

اس اسم مبارک کے اعداد ۷۴ ہیں۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس اسم مبارک کا ورد ہر فرض نماز کے بعد ۷۴ مرتبہ کرے گا اس کے دل میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بھی پیدا ہوگی اور ان کی اطاعت کا جذبہ بھی دل میں پیدا ہوگا اور سنتوں پر چلنے کی توفیق بھی عطا ہوگی۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص قرض کے بوجھ تلے دبا ہو اور قرض کی ادائیگی کی طاقت نہ رکھتا ہو تو نماز فجر اور عشاء کے بعد تین سو مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرے اور قرض سے نجات کی دعا مانگے۔ انشاء اللہ ۳ ماہ کے اندر قرض سے نجات ملے گی اور غیب سے ایسے حالات پیدا ہوں گے کہ قرض ادا ہو جائے گا۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس اسم مبارک کا بہ کثرت ذکر کرنے سے دل میں جلا پیدا ہوتی ہے۔ اطاعت خدا اور اطاعت رسول کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور انسان کے دل میں طہارت اور لطافت پیدا ہوتی ہے۔

□ اس اسم مبارک کا نقش دل کی صفائی اور نفس کی اصلاح کیلئے بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔

جن خواتین وحضرات کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، م، ف، ش، ط یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۴ | ۱۸ | ۱۳ | ۱۱ |
| ۱۵ | ۱۰ | ۵ | ۱۷ |
| ۹ | ۱۲ | ۲۰ | ۶ |
| ۱۹ | ۷ | ۸ | ۱۳ |

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

| | | |
|---|---|---|
| ۱۹ | ۱۱ | ۱۷ |
| ۱۳ | ۱۶ | ۱۸ |
| ۱۵ | ۲۰ | ۱۲ |

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۸ | ۱۰ | ۱۳ | ۷ |
| ۴ | ۱۵ | ۹ | ۱۹ |
| ۱۱ | ۱۷ | ۶ | ۱۳ |
| ۱۴ | ۵ | ۲۰ | ۸ |

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

| | | |
|---|---|---|
| ۱۲ | ۱۸ | ۱۷ |
| ۲۰ | ۱۶ | ۱۱ |
| ۱۵ | ۱۳ | ۱۹ |

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۸ | ۴ | ۱۱ | ۱۴ |
| ۱۰ | ۱۷ | ۱۵ | ۵ |
| ۱۲ | ۹ | ۶ | ۲۰ |
| ۷ | ۱۹ | ۱۳ | ۸ |

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

| | | |
|---|---|---|
| ۱۷ | ۱۸ | ۱۲ |
| ۱۱ | ۱۶ | ۲۰ |
| ۱۹ | ۱۳ | ۱۵ |

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ح، د، ی، ل، ع، ر یا خ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۳ | ۸ | ۷ | ۱۹ |
| ۶ | ۲۰ | ۱۲ | ۹ |
| ۱۷ | ۵ | ۱۰ | ۱۵ |
| ۱۱ | ۱۴ | ۱۸ | ۴ |

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

| | | |
|---|---|---|
| ۱۵ | ۲۰ | ۱۲ |
| ۱۳ | ۱۶ | ۱۸ |
| ۱۹ | ۱۱ | ۱۷ |

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۱۴۱ مرتبہ سیدنا مصباح صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔

## سیدنا مصباح صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا مصباح بھی ہے۔ اس کے معانی ہیں روشن چراغ۔ چونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مثل ایک چراغ کے ہیں اور آپ کی روشنی ہدایت کا نور بن کر سارے عالم میں پھیلی اور قیامت تک پھیلتی رہے گی اس لئے آپ کو مصباح کہا جاتا ہے۔

اس اسم مبارک کے اعداد ۱۴۱ ہیں۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص رات کو خواب میں ڈر جاتا ہے یا اس کے دل میں کسی بھی طرح کا خوف بیٹھا ہوا ہے تو عشاء کی نماز کے بعد ۱۴۱ مرتبہ سیدنا مصباح صلی اللہ علیہ وسلم کا ورد کرلیا کرے۔ انشاء اللہ وہ آرام کی نیند سوئے گا۔ اس کی نیند میں کوئی خلل نہیں پڑے گا۔ نہ اس کو ڈراؤنے خواب آئیں گے اور نہ اس کے دل میں کسی ڈر اور خوف کی وحشت رہے گی۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کا دل نور ایمان سے مزین ہو جائے اور اس کا دل شیطان کے شر سے محفوظ ہو جائے اور اس کا نفس اس کے تابع ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کیا کرے۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس اسم مبارک کا ذکر نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد ۱۴۱ مرتبہ کرنے سے انسان کی فطرت میں شرافت پیدا ہوتی ہے اس کا دماغ روشن ہو جاتا ہے اور اس کی روحانیت مثل آفتاب وماہتاب کے چمک اٹھتی ہے۔

□ اس اسم مبارک کا نقش طبیعت کے اندر شرافت، دماغ کے اندر اور دل کے اندر روحانیت اور نورانیت پیدا کرنے میں بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۷ | ۴۱ | ۳۸ | ۳۵ |
| ۳۹ | ۳۴ | ۲۸ | ۴۰ |
| ۳۳ | ۳۶ | ۴۳ | ۲۹ |
| ۴۲ | ۳۰ | ۳۲ | ۳۷ |

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

| | | |
|---|---|---|
| ۵۰ | ۴۳ | ۴۱ |
| ۴۵ | ۴۷ | ۴۹ |
| ۴۶ | ۵۱ | ۴۴ |

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۴۱ | ۳۴ | ۳۶ | ۳۰ |
| ۲۷ | ۳۹ | ۳۳ | ۴۲ |
| ۳۵ | ۴۰ | ۲۹ | ۳۷ |
| ۳۸ | ۲۸ | ۴۳ | ۳۲ |

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

| | | |
|---|---|---|
| ۴۸ | ۴۹ | ۴۴ |
| ۴۳ | ۴۷ | ۵۱ |
| ۵۰ | ۴۵ | ۴۶ |

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۸ | ۳۵ | ۲۷ | ۴۱ |
| ۲۸ | ۴۰ | ۳۹ | ۳۴ |
| ۴۳ | ۲۹ | ۳۳ | ۳۶ |
| ۳۲ | ۳۷ | ۴۲ | ۳۰ |

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

| | | |
|---|---|---|
| ۴۴ | ۴۹ | ۴۸ |
| ۵۱ | ۴۷ | ۴۳ |
| ۴۶ | ۴۵ | ۵۰ |

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ر، خ، ع، ل یا غ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۴۲ | ۳۰ | ۳۲ | ۳۷ |
| ۳۳ | ۳۶ | ۴۳ | ۲۹ |
| ۳۹ | ۳۴ | ۲۸ | ۴۰ |
| ۲۷ | ۴۱ | ۳۸ | ۳۵ |

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

| | | |
|---|---|---|
| ۴۴ | ۵۱ | ۴۶ |
| ۴۹ | ۴۷ | ۴۵ |
| ۴۸ | ۴۳ | ۵۰ |

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۱۴۱ مرتبہ سیدنا مصباح صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت کئی گنا بڑھ جائے۔ مردوں کو اس بات کی تاکید کرنی چاہئے کہ وہ نقش یا تو گلے میں ڈالیں یا اپنے بازو پر باندھیں۔ عورتوں کو اس بات کی تاکید کرنی چاہئے کہ یا تو وہ نقش اپنے گلے میں ڈالیں یا بائیں بازو پر باندھیں۔ (باقی آئندہ)

◆◆◆◆◆

(آل انڈیا) **ادارہ خدمت خلق دیوبند** (حکومت سے منظور شدہ)

## گذشتہ ۲۹ برسوں سے بلاتفریق مذہب وملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

### نئی منصوبہ بندی

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، جولوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مالی مدد، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات، زلزلوں اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال اور ایک یتیم خانہ کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ جس کی تفصیل انشاء اللہ عنقریب منظر عام پر آئے گی۔

ادارہ خدمت خلق ۲۹ سالوں سے خاموش طریقہ سے اللہ کے بندوں کی خدمت میں مصروف ہے۔ اس ادارہ کی مدد کرکے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ کا اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے۔ لیکن ڈالنے کے بعد فون پر اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔

## اعلان کنندہ

(رجسٹرڈ کمیٹی) آل انڈیا ادارہ خدمت خلق محلہ ابوالمعالی دیوبند

پن کوڈ نمبر: 247554۔ فون نمبر: 9897916786

# قرآن کے ذریعہ

## بیماریوں سے شفاء اور پریشانیوں کا فوری حل

تمام تعریفیں خدائے عزوجل کے لئے اور درود وسلام محمدؐ وآل محمدؐ کے لئے ہیں۔

### مالی پریشانی فوری ختم ہونے کے لئے

یا اللہ یا ملجاہ یا اہل

یا فتاح یا فتاح یا فتاح

یا جبرائیلؑ یا میکائیلؑ یا اسرافیلؑ یا عزرائیلؑ

کو آدھی رات گزرنے کے بعد باوضو ہو کر خوشبو لگا کر مصلی پر بیٹھ کر ۳۰۰ مرتبہ پڑھ کر دعا طلب کریں، ۴۱ دن متواتر روزانہ پڑھنے کے بعد بغیر کسی سے بات کئے سو جائیں۔ انشاءاللہ ایسی امداد غیبی ہو کہ عقل حیران ہو جائے۔ یقین ضروری ہے۔

### امتحان میں کامیابی کے لئے (بصد اصرار)

عشاء کی نماز کے بعد اسی جا نماز پر اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور درمیان میں ۳۰۰ مرتبہ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ. اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ. اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ. پڑھیں پھر دعا طلب کریں، امتحانی نتیجہ آنے تک پڑھتے رہیں۔

### جگر اور گردوں کے تمام امراض کے لئے

كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّیْ ایک کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنالیں، عورتیں گلے میں ڈالیں، مرد سیدھے بازو پر باندھیں، اس کے علاوہ کاغذ یا سفید چینی کی پلیٹ پر زردہ کے رنگ یا زعفران کو عرق گلاب میں حل کر کے تحریر کریں اور صاف پانی سے دھو کر نہار منہ پی لیں۔ شفاء ہونے تک جاری رکھیں۔ انشاءاللہ شفا ضرور ہوگی۔

### رسولی کے خاتمے کے لئے

جسم میں کسی بھی جگہ رسولی ہو تو یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع

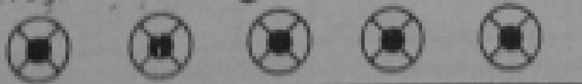

(دائرے کے بیچ میں نقطہ لگا کر اس طرح کا نقش کہ کراس بن جائے) کاغذ یا سفید پلیٹ پر زردے کے رنگ یا زعفران کو عرق گلاب میں بھگو کر تحریر کریں اور ۳ وقت کم از کم ۳ ماہ متواتر پی لیں انشاءاللہ رسولی ختم ہو جائے گی۔

### دمہ کے لئے

چینی کی سفید پلیٹ یا سونے کے ورقے پر زردے کے رنگ سے تحریر کر کے صاف پانی سے دھو کر پی لیں۔

| | | |
|---|---|---|
| یا طارق | یا طارق | یا طارق |
| یا طارق | یا طارق | یا طارق |
| یا طارق | یا طارق | یا طارق |

دن میں تین مرتبہ پی لیں۔ گرد و غبار سے دور رہیں۔

### بڑی سے بڑی مشکل اور پریشانی ختم ہونے اور جائز مراد کے جلد پوری ہونے کے لئے

اَللّٰهُ الصَّمَدُ کو ایک ہزار ایک مرتبہ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ ۴۱ دن تک پڑھیں، وقت، جگہ ایک ہو بغیر ناغہ کے کریں۔ انشاءاللہ حیران کن نتائج برآمد ہوں گے۔ اگربتی ضرور جلالیں۔

## مجرب نقوش

### مرگی سے شفاء کے لئے

مثلث ہوائی، خانہ آتش سے شروع کریں، تانبے کی تختی پر لکھ کر اتوار کی رات میں کسی نمازی سے تحریر کروائیں اور مرگی کے مریض کے گلے میں ڈال دیں، اسی تختی کے برابر دوسری تختی چاندی کی تیار کروا کر اسی رات خیرات کریں۔

جلد شفاء ہوگی۔ (مجرب ہے)۔

۷۸۶

| | | |
|---|---|---|
| ۲ | ۷ | ۶ |
| ۹ | ۵ | ۱ |
| ۴ | ۳ | ۸ |

## میاں بیوی میں بے پناہ محبت کے لئے

سورۂ یوسف کا دم کیا ہوا پانی سوتے وقت تین گھونٹ مطلوب کو پلائیں اور سورۂ یوسف دم بھی کریں سات دن متواتر۔ یہ نقش ہری پنسل سے باوضو تحریر کریں اور طالب کے گلے میں ڈالے یا سیدھے بازو پر باندھے۔

نقش نیک ساعت میں چال سے لکھیں۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۲۵۹۹۴ | ۱۲۵۹۹۸ | ۱۲۶۰۰۱ | ۱۲۵۹۸۷ |
| ۱۲۶۰۰۰ | ۱۲۵۹۸۸ | ۱۲۵۹۹۳ | ۱۲۵۹۹۹ |
| ۱۲۵۹۸۹ | ۱۲۶۰۰۳ | ۱۲۵۹۹۶ | ۱۲۵۹۹۲ |
| ۱۲۵۹۹۷ | ۱۲۵۹۹۱ | ۱۲۵۹۹۰ | ۱۲۶۰۰۲ |

## شادی بندش کے خاتمے کے لئے

مندرجہ ذیل نقش تحریر کرکے اس لڑکی یا لڑکے کے گلے میں ڈال دیں جس کی بندش کی گئی ہو۔ انشاء اللہ ایک ماہ میں بندش ختم ہو کر رشتہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنائیں۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۵۷۶۷ | ۵۷۷۰ | ۵۷۷۳ | ۵۷۵۹ |
| ۵۷۷۲ | ۵۷۶۰ | ۵۷۶۶ | ۵۷۷۱ |
| ۵۷۶۱ | ۵۷۷۵ | ۵۷۶۸ | ۵۷۶۵ |
| ۵۷۶۹ | ۵۷۶۴ | ۵۷۶۲ | ۵۷۷۴ |

## اگر کسی کی کوکھ بندھی ہو تو

سورہ واقعہ کا نقش بنا کر نقش کے اوپر آیت سحر تحریر کرکے گلے میں ڈالیں۔ ایک بوتل میں پانی بھر کر اس پر ۹۹ اسماء مبارکہ ایک مرتبہ، ۱۰۰ مرتبہ آیت الحمر اور ایک مرتبہ سورہ واقعہ دم کریں۔ سات دن متواتر یہ پانی پلائیں۔ ہر ہفتے اسی طرح پانی کی بوتل دم کریں اور صبح و شام پلاتے رہیں پانی حمل ٹھہرنے کے دو ماہ بعد شروع کریں۔ نقش شروع میں ہی ڈال دیں۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۵۷۳۱ | ۲۵۷۴۴ | ۲۵۷۴۷ | ۲۵۷۳۳ |
| ۲۵۷۳۶ | ۲۵۷۴۳ | ۲۵۷۴۰ | ۲۵۷۳۵ |
| ۲۵۷۳۵ | ۲۵۷۳۹ | ۲۵۷۴۲ | ۲۵۷۳۹ |
| ۲۵۷۴۳ | ۲۵۷۳۸ | ۲۵۷۳۶ | ۲۵۷۴۸ |

## کاروبار کی ترقی، قرض کی ادائیگی اور معاشی تنگی ختم ہونے کے لئے

روزانہ بعد نماز عشاء یا مُغْنِیُّ ۶۳۰ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھیں۔ مندرجہ ذیل نقش تحریر کرکے کاروبار کی جگہ لگا دیں اور ایک نقش گلے یا سیدھے بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ ۲۱ دن میں سحر ختم ہو کر بہتری آئے گی۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۷۲ | ۱۷۵ | ۱۷۸ | ۱۶۵ |
| ۱۷۷ | ۱۶۶ | ۱۷۱ | ۱۷۶ |
| ۱۶۷ | ۱۸۰ | ۱۷۳ | ۱۷۰ |
| ۱۷۴ | ۱۶۹ | ۱۶۸ | ۱۷۹ |

## مفاتیح القلوب

(صرف جائز مقصد کے لئے استعمال کی اجازت ہے)

اس نقش کو سورہ جن، سورہ مزمل، سورہ ق، سورہ والشمس، سورہ فتح، سورہ یوسف، چہار قل، آیت الکرسی، حروف مقطعات، ہفت سلام، آیت قل اللھم کے اعداد میں انتہائی مجرب و موثر ہے، باوضو ہو کر بیٹھ کر خوشبو جلا کر تحریر کریں پھر عطر لگا کر گلے میں باندھ لیں، ناپاکی میں علیحدہ کریں۔

۷۸۶

| | | |
|---|---|---|
| ۶ ع ۲۱۷ ع | ۱ ع ۲۱۷ ع | ۸ ع ۲۱۷ ع |
| ۷ ع ۲۱۷ ع | ۵ ع ۲۱۷ ع | ۳ ع ۲۱۷ ع |
| ۲ ع ۲۱۷ ع | ۹ ع ۲۱۷ ع | ۴ ع ۲۱۷ ع |

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

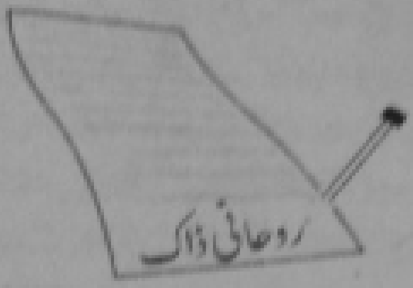


# روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

## ذاتی جانکاری

سوال از: محمد عمر انصاری ———— بلرام پور

نام محمد انصاری ہے۔ تاریخ پیدائش معلوم نہیں، والد کا نام مرحوم محمد سنی انصاری ہے، والدہ کا نام مرحومہ منا خاتون ہے، بیوی کا نام صابرہ خاتون ہے، صاحبزادے کا نام محمد مرتضیٰ ہے۔

میرا ستارہ کونسا ہے، مفرد عدد و قلبی عدد کیا ہے اور اسم اعظم کیا ہے، کونسا پتھر، نگینہ مفید رہے گا، میرے لئے کونسا وظیفہ آیات قرآنی و اسمائے حسنیٰ بہتر ہوگا کونسا دن اور تاریخ اور مہینہ مفید و معاون ہوگا۔ میرے لئے کونسے رنگ کا لباس پہننا باعث مبارک ہوگا۔

## جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد ۹ ہے۔ آپ کا اسم اعظم "یا علیم" ہے۔ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۱۵۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ آپ کا ستارہ زہرہ ہے، آپ کو یاقوت انشاء اللہ راس آئے گا، آپ کے لئے جمعہ کا دن اہم ہے، آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۶، ۱۵، ۲۴ ہیں۔ مئی، اکتوبر، نومبر کے علاوہ سبھی مہینے آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔ البتہ مئی، اکتوبر اور نومبر میں اپنی صحت کی طرف بطور خاص دھیان دیا کریں کیونکہ کوئی بھی بیماری ان مہینوں میں لاحق ہوسکتی ہے اور آپ کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ گلابی، ززرد اور نیلا رنگ انشاء اللہ آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوگا۔

## مختلف باتیں

سوال از: (ایضاً)

الیکشن میں کامیابی کے لئے، رجوع خلق کے لئے بہترین وظیفہ و مجرب المجرب نقش کیا ہیں۔؟ نیز لوح نصرت بنانے کا طریقہ کیا ہے اور آسیب کو حاضر کرنے اور ان کے دفعیہ کے لئے مجرب المجرب تجربہ شدہ نقش و عمل کیا ہیں اور چوری شدہ مال ملنے اور چور کو تکلیف دینے کے لئے مفید نقش و عمل کیا ہیں نیز دعائے حیدری، ہلاکی دشمناں کونسی دعا ہے۔ اور اسمائے قمر نیز ساتوں ستاروں کے اسماء کیا ہیں ان کے اسماء کو نزدیکی شمارے میں شائع فرمائیں نیز دشمنوں کی دفعیہ اور حکام کو مہربان کرنے اور مقدمات میں کامیابی کے لئے مجرب المجرب نقش وظیفہ کیا ہیں۔

## جواب

"شرف شمس" کا نقش الیکشن کی کامیابی اور ہر طرح کی فتوحات کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ یہ نقش اسی وقت بنتا ہے جب آفتاب کو مقام شرف حاصل ہو اس کا وقت ہر سال اپریل کے اوائل میں آتا ہے۔ اس نقش کی برکت سے الیکشن میں کامیابی مل سکتی ہے اور منسٹری بھی حاصل ہوسکتی ہے، رجوع خلق کے لئے روزانہ سورۂ توبہ کی آخری آیات پڑھنی چاہئیں اگر ان کا ورد روزانہ صرف ۱۱ مرتبہ بھی کریں تو رجوع خلق کی دولت سے سرفراز ہوجائیں۔ درود شریف کی اکثریت بھی تسخیر خلائق کی دولت عطا کرتی ہے۔ اپنے گھر میں ایسی جگہ "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کا طغریٰ لگائیں کہ صبح کو جب بیدار ہوں تو بے اختیار اس طغرے پر نظر پڑے اور نظر پڑتے ہی آپ ایک بار درود ابراہیم پڑھ لیں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے بھی مخلوق مسخر ہوگی اور مراتب بلند ہوں گے۔ مقدمہ میں کامیابی کے لئے آیت کریمہ کا ورد رکھیں۔ اگر مقدمہ کی تاریخ سے تین دن پہلے سے روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ آیت کریمہ کا ورد کریں تو مقدمہ میں کامیابی ملے گی۔ شرط یہ ہے کہ آپ حق پر ہوں۔ یاد رکھیں کسی ناحق بات کے لئے اللہ سے دعا کرنا اور کوئی عمل کرنا درست نہیں ہے۔

دشمن کو سبق سکھانے کے لئے روزانہ "یا منتقم" ۶۳۰ مرتبہ پڑھیں۔

پڑھتے وقت دشمن کا تصور رکھیں اور اول و آخر درود شریف نہ پڑھیں۔ اس عمل کو ۱۳ دن تک لگاتار پڑھیں۔ انشاء اللہ دشمن پسپا ہوگا اور اپنے برے ارادوں میں کامیاب نہیں ہوسکے گا اور اگر بری حرکتوں سے باز نہیں آیا تو رسوا و برباد ہوگا۔

ستاروں کے نام یہ ہیں۔ قمر، شمس، مریخ، مشتری، زہرہ، عطارد و زحل۔

مقدمہ میں کامیابی کے لئے یہ نقش انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۹۷ | ۹۴ | ۸ |
| ۹۵ | ۷ | ۲ | ۹۶ |
| ۶ | ۹۲ | ۹۹ | ۳ |
| ۹۸ | ۴ | ۵ | ۹۳ |

یا اللہ جل جلالہ بہ برکت ایں نقش ہر بلا دفع شود و جملہ حکام مسخر شوند

اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور کرشمہ قدرت دیکھیں۔

تمام مسائل کے حل کے لئے بعد نماز ظہر حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں اور اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں نیز اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۰۵ | ۱۱۸ | ۱۱۵ | ۱۱۲ |
| ۱۱۶ | ۱۱۱ | ۱۰۶ | ۱۱۷ |
| ۱۱۰ | ۱۱۳ | ۱۲۰ | ۱۰۷ |
| ۱۱۹ | ۱۰۸ | ۱۰۹ | ۱۱۴ |

چور کو پکڑنے کے لئے اور اسے تکلیف پہنچانے کے لئے کچے چاول لے کر ان پر سات مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کریں۔ آیت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝ چور ان چاولوں کو حلق سے نیچے نہیں اتار سکے گا اور اگر اتارنے کی کوشش کرے گا تو منہ سے خون جاری ہو جائے گا۔ معمولی چوری پر اس طرح کا عمل نہ کریں تو بہتر ہے۔

## زکوٰۃ وغیرہ کی بحث

سوال از: محمد رفیع ———— رام پور (یوپی)

حضرت سے ایک گزارش ہے میرے کتابچے کے باقی اسباق میں حروف تہجی کی اور نقوش کی زکوٰۃ باقی ہے۔ حروف تہجی کی زکوٰۃ کے آپ نے طلسماتی دنیا میں بہت طریقے لکھے ہیں۔ میں زکوٰۃ کونسے طریقے سے ادا کروں۔

ایک بات منزل شرطین کے سلسلے میں معلومات کرنا ہے۔ یہ منزل شرطین شروع کب ہوتی ہے۔ یہ قمری منزل ہے اس کا قمری تاریخ سے حساب لگایا جاتا ہے یا شمسی تاریخ سے۔ آپ نے لکھا ہے چاند ایک منزل میں تقریباً ۲۴ گھنٹہ رہتا ہے تو ان ۲۴ گھنٹوں میں عمل کو پڑھ سکتے ہیں یا ابتدا شرطین کے شروع ہوتے ہی پڑھنا ہے۔ عملیات کی لائن میں ۲۸ حروف کو اہمیت دی جاتی ہے۔ جس میں ۱۴ حروف سعد اور ۱۴ حروف نحس ہیں۔ ۷ حروف آتشی، ۷ حروف بادی، ۷ حروف آبی، ۷ حروف خاکی۔ ان ۲۸ حروف میں نورانی ظلمانی حروف کونسے ہیں اور کتنے ہیں۔ حروف اول کے اعتبار سے جو عمل کیا جاتا ہے، جیسے میرا نام محمد رفیع ہے، میرے نام کا پہلا حروف م ہوا۔ م کا ستارہ شمس اور شمس کا دن اتوار ہے۔ عمل یا نقوش اتوار کے دن پہلی ساعت میں ہو۔

حضرت میری آپ سے اتنی درخواست ہے کہ جن کے نام کا اول حروف ایسا ہو جس دن سنیچر یا منگل ہو وہ عمل کیسے کریں یہ سب تو نحس ہے۔ عمل کیسے کارگر ہوگا۔ حروف کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت کس سمت ہو کر پڑھنا ہے۔ حضرت تقویم میں جو منزل شرطین کا وقت لکھا ہوتا ہے اس میں بھی تبدیلی ہوتی ہے۔ مثلاً چاند ۲۹ دن بعد بھی دکھتا ہے اور ۳۰ دن بعد۔ حضرت میں ان سوالوں کی الجھن سے بہت پریشان ہوں۔ آپ سے مخلصانہ درخواست ہے کہ آپ میرے ان سوالوں کا واضح جواب سے نوازیں۔ میں امید کرتا ہوں آپ قریبی اشاعت میں ہی اس خط کو طلسماتی دنیا میں جگہ دیں گے۔

## جواب

متعدد مرتبہ اس بات کی وضاحت کی جاچکی ہے کہ حروف تہجی کی زکوٰۃ کی شروعات اس دن سے کرنی چاہئے جب چاند منزل شرطین میں ہو۔ اور چاند جب برج حمل میں ہوتا ہے تب وہ منزل شرطین میں داخل ہوتا ہے۔ آپ کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ کل برج ۱۲ ہیں اور چاند کی کل منزلیں ۲۸ ہیں۔ چاند ایک برج میں تقریباً ڈھائی دن رہتا ہے اور چاند ایک مہینے میں ۱۲ برجوں کا سفر مکمل کرلیتا ہے۔ جب کہ سورج ۱۲ برجوں کا سفر ایک سال میں طے کرتا ہے اور سورج ایک مہینے تک ایک برج میں رہتا ہے۔ چاند کی کل منزلیں ۲۸ ہیں اور حروف تہجی کے کل حروف بھی ۲۸ ہیں۔ چاند روزانہ ایک منزل سے گزرتا ہے اس طرح ۲۸ دنوں میں وہ ۲۸ منزلوں کا دور کرلیتا ہے۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ کی شروعات کرتے وقت یہ اہتمام کرنا چاہئے کہ جس دن چاند منزل شرطین میں ہو اس دن زکوٰۃ کی شروعات کریں۔ چونکہ حرف الف کا تعلق منزل شرطین سے ہے۔ اس لئے اگر اس وقت زکوٰۃ کی شروعات کی ہوگی جب چاند منزل شرطین میں ہو تو سمجھئے کہ ہم نے حرف الف کا حق ادا کردیا ہے۔ اگلے دن چاند دوسری منزل میں ہوگا۔ اور اس منزل کا نام بطین ہے۔

اور حرف ب کا تعلق چاند کی منزل بطین سے ہے۔ اس دن جب ہم ب کی زکوۃ ادا کریں گے تو سمجھئے ہم نے حرف ب کا حق ادا کردیا۔ تیسرے دن چاند منزل ثریا میں ہوگا اور زکوۃ ج کی ادا کی جائے گی کیونکہ ج کا تعلق چاند کی تیسری منزل ثریا سے ہے۔ غرضیکہ جب پہلے دن ہم اس بات کا اہتمام کریں گے کہ الف کی زکوۃ اس وقت ادا ہو جب چاند منزل شرطین میں ہو تو اس کے بعد روزانہ بالترتیب حروف تہجی کی زکوۃ ابجد قمری کے حساب سے ہم ادا کرتے رہیں گے تو ہر حرف کی زکوۃ صحیح وقت پر ادا ہو جائے گی۔ لیکن اگر ایک بھی درمیان میں ناغہ ہوگیا تو ساری ترتیب غلط ہو جائے گی۔ اس لئے صحیح وقت پر شروع کرکے ۲۸ دنوں میں تمام حروف کی زکوۃ درمیان میں ناغہ کئے بغیر ادا کرنی چاہئے۔

ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ حروف سعد ہوں یا نحس اس سے عامل کو کوئی غرض نہیں ہونی چاہئے۔ زکوۃ تو بھی حروف کی ادا کرنی ہے کیونکہ دوران عملیات ہر حرف سے استفادہ کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اس لئے زکوۃ کی ادائگی کے وقت سعد اور نحس کی بحث اٹھانا غلط ہے۔ حروف تہجی کی زکوۃ اس طرح ادا کرنا کہ عامل اپنے نام کا جو پہلا حرف ہے اس کا لحاظ کرتے ہوئے اس دن سے شروع کرے جس دن سے اور جس ستارے سے وہ حرف منسوب ہے، قطعاً غلط ہے۔

مثلاً آپ کے نام کا پہلا حرف م ہے۔ اور حرف م کا تعلق چاند کی ۱۳ویں منزل، منزل عواء سے ہے۔ اگر آپ حروف تہجی کی زکوۃ کی شروعات اس حرف سے کریں گے م سے منسوب ستارہ شمس ہے اور شمس اتوار کے دن کا حاکم ہے۔ اب آپ اتوار کے دن سے زکوۃ کی شروعات کریں گے تو زکوۃ کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا اور وہ بے اثر رہے گی۔ ہمیں ہر حرف کی زکوۃ اس دن ادا کرنی چاہئے جب چاند اس کی متعلقہ منزل میں ہو۔ تب ہی تو زکوۃ کا حق ادا ہوگا۔ اس طرح حرف م کی زکوۃ اس دن ادا کرنی چاہئے جب چاند اپنی ۱۳ویں منزل، منزل عواء میں موجود ہو۔ زکوۃ کی ادائگی کے وقت سعد و نحس اور اس کے عناصر کی بحث میں الجھنا درست نہیں ہے۔ زکوۃ کی ادائگی کے وقت اپنا رخ قبلہ کی طرف رکھنا چاہئے۔ زکوۃ کی ادائگی کے دوران رجال الغیب کا لحاظ رکھنا ضروری نہیں ہے۔ حروف تہجی کی زکوۃ کے بعد نقوش کی زکوۃ ادا کرنا بھی عامل کیلئے ضروری ہے۔ نقوش کی زکوۃ ادا کرتے وقت آتشی، بادی، خاکی اور آبی عناصر کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ آتشی تعویذ کو آگ میں جلانا چاہئے، بادی تعویذات کو درخت پر لٹکانا چاہئے، خاکی تعویذات کو زمین میں دبانا چاہئے۔ اور آبی تعویذات کو بہانا چاہئے۔ اگر یہ اہتمام نہ کیا گیا تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ تعویذات عناصر کے اعتبار سے لکھ کر اکٹھے بھی پانی میں بہائے جاسکتے ہیں اور اکٹھے درخت پر لٹکائے جاسکتے ہیں۔

## ذوق خدمت بلا علم

سوال از: محمد ایاز عالم ________ کرناٹک

میں تقریباً تین چار سالوں سے آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا مطالعہ کررہا ہوں۔ مطالعہ کے تحت کافی دلچسپی ہوئی اور بھی شوق بڑھتا گیا لیکن تعویذ دینے کا سلسلہ جاری نہیں کیا۔ میرے دل میں شاگرد بننے کی خواہش ہوئی تاکہ آپ کی نظر شفقت میرے اوپر رہے اور بغیر اجازت تعویذ دینا مناسب نہیں سمجھا اور ایک دوبار آزمایا بھی لیکن شکایت لے کر آئے کہ اثر نہیں ہوا میں سمجھ گیا کہ میرے اندر یا اس کے اندر کچھ کمی ہوگی اس لئے اثر نہیں ہوا۔ جب میں شاگرد بن جاؤں گا تو میرے اندر جو بھی کمیاں واقع ہوں گی وہ استاد کی زیر نگرانی میں درست واصلاح ہو جائے گی۔ لوگ تعویذ لینے کے لئے آتے ہیں لیکن مایوسی ہوتی ہے کہ اثر ہوگا یا نہیں۔ یا دینے کے بعد شکایت کریں گے کہ اثر نہیں ہوا۔

اس لئے مؤدبانہ اجازت طلب کرتا ہوں اور شاگرد بھی بننا چاہتا ہوں۔ نظر عنایت فرمائیں۔ مجھے خدمت خلق کا بہت شوق ہے۔ حالانکہ تعویذ دیتے وقت اللہ پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے دیتا ہوں پھر بھی اس کے علاوہ چلہ کشی کرنا ہوگا یا صرف روزانہ دریا میں تالاب میں، یا کنوئیں میں استطاعت کے مطابق تعویذ ڈالنا ہوگا۔ اور اگر آپ چلہ کشی کی اجازت دیں تو میرے نام کے حروف کو دیکھ کر اپنے مؤکل کی زیر سرپرستی میں میری رہنمائی فرمائیں تاکہ صحیح طریقے سے مخلوق خدا کی خدمت کی جاسکے اور اللہ کے بندے مایوس ہوکر نہ جائیں اور میں ہر عمل کا ایک بار تجربہ بامؤثر طریقے سے کرنا چاہتا ہوں تاکہ بندگان خدا مانوس ہوجائیں خدا کے کلام کی طرف، اور سب کی جائز حاجتیں پوری ہوتی رہیں۔ اور عمل مؤثر، بے خطر، بے ضرر بتائیں تاکہ مایوسی قدم نہ چومنے پائے اور ایک ضروری گزارش کہ لوگ کئی بار میرے پاس دفینہ وخزینہ نکلوانے کی غرض سے آئے تو مجھے معلوم نہیں اس لئے میں نے انکار کردیا۔ برائے کرم اس کے بارے میں بھی آگاہ فرمائیں۔ آسان اور مؤثر عمل طریقہ بتادیں۔ تاکہ بہ آسانی وہ کام انجام دے سکوں اور وہ پوری تفصیل کے ساتھ بتائیں۔ کتابوں میں دفینہ معلوم کرنے کا طریقہ دیکھا لیکن نکالنے کا طریقہ نہیں دیکھا۔

میں بنگلور کے اطراف میں ایک چھوٹی سی مسجد میں امامت کرتا ہوں اگر اس خط کے اندر کچھ حقیر سے غلطیاں ہوگئیں ہوں تو معاف فرمائیں اور میرے عرض ومعروض کو قبول فرماکر جواب قریبی شمارے میں مطلع فرمائیں اور کتنے فوٹو وغیرہ کی ضرورت ہوگی وہ بھی مطلع فرمائیں۔

### جواب

اگر آپ روحانی عملیات کی ابجد سے واقف نہیں ہیں تو ہماری پاکی

استاد کامل کی اجازت سے بھی کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ کیونکہ اجازت تو صرف برکت کے لئے کسی سے لی جاتی ہے۔ اصل چیز تو اہلیت ہے اور اہلیت کسی استاد کی اجازت سے پیدا نہیں ہوتی اس کے لئے محنت اور ریاضت کرنی پڑتی ہے۔ استاد کی اجازت تو ایک طرح کی سند ہے اور سند انسان کو جب ملتی ہے جب اس نے خود کسی قاعدے کے تحت تعلیم و تربیت سے گزرا ہو۔ اگر آپ نے کسی مدرسے میں تعلیم تو حاصل نہ کی ہو اور کسی طرح اس مدرسے کی سند حاصل کر لی ہو تو یہ سند آپ کو علم و معرفت کا اہل قرار نہیں دے سکتی۔ اس لئے اس سند سے آپ صرف لوگوں کو چکمہ دے سکتے ہیں لیکن آپ ذی علم کہلانے کے حق دار نہیں ہو سکتے۔ ہاں کوئی بھی انسان ذاتی طور پر کتنی بھی کتابیں پڑھ لے اور کتنی بھی لائبریریاں کھنگال کے پھینک دے جب تک وہ کسی استاد کے سامنے زانوئے ادب تہہ نہیں کرے گا وہ علم کی حقیقت و برکت سے محروم رہے گا اس لئے محض کتابوں کا مطالعہ بھی انسان کو اہل نہیں بناتا۔ اہلیت پڑھنے سے اور استاد کی نگرانی میں پڑھنے سے پیدا ہوتی ہے۔

آپ نے روحانی عملیات کی تعلیم حاصل کئے بغیر لوگوں کو جو تعویذ دینے شروع کئے ہیں وہ بنیادی غلطی ہے اور اسی طرح کی غلطیوں سے روحانی عملیات کی لائن بدنام ہو کر رہ گئی ہے۔ لائن کوئی بھی ہو اس میں قدم رکھنے سے پہلے اس لائن کے قواعد و شرائط کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ اور اس لائن کی جو بھی تعلیم و تربیت ہو اس سے خود کو گزارنا چاہئے۔ خدمت خلق کا ذوق اپنی جگہ لیکن خدمت کرنے کی اہلیت اپنی جگہ ہے۔ صرف شوق کسی مسئلے کا حل نہیں ہے۔ اگر انسان کو ہوائی جہاز اڑانے کا شوق ہو اور اس شوق کو پورا کرنے کے لئے وہ کسی ہوائی جہاز میں بیٹھ کر اس کو اڑانے کی کوشش کرے اور وہ پائلٹ بننے کی الف ب سے بھی واقف نہ ہو تو وہ خود پر بھی ظلم کرے گا۔ ہوائی جہاز پر بھی ستم توڑے گا اور ان لوگوں کی ہلاکت کا بھی ذمہ دار ہوگا جو اس کو پائلٹ مان کر اس کے ہوائی جہاز میں سوار ہو گئے ہوں گے۔ خدمت خلق بغیر اخلاص کے معتبر نہیں ہے اور اخلاص اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ خدمت کا ذوق پورا کرنے کے لئے ہم خود کو خدمت کا اہل بنائیں۔ ایک شخص یہ چاہتا ہے کہ عدالتوں کے اندر ناانصافیاں ہو رہی ہیں اور وکیل لوگ بہت موٹی موٹی فیس لے کر مقدمے لڑ رہے ہیں۔ اس کے دل میں یہ جذبہ انگڑائی لیتا ہے کہ وہ بھی فیس لے کر لوگوں کے مقدمے لڑوں گا اب وہ کالا کوٹ پہن کر میدان میں کود جاتا ہے اور وکالت کا پیشہ شروع کر دیتا ہے جبکہ وہ وکالت کی الف ب سے بھی واقف نہیں ہے تو کیا اس کا یہ عمل قرین عقل ہوگا کیا وہ لوگوں کو مقدمات میں کامیاب کرا دے گا۔؟ ظاہر ہے کہ نہیں۔ بلکہ وہ جس کا مقدمہ لڑے گا اس کو تباہ کر دے گا اور کوئی بھی عدالت اور کوئی بھی ملزم اس پر اعتبار کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ محض جذبہ کسی مرض کی دوا نہیں ہے جب تک ہم اس جذبہ کا حق ادا کرتے ہوئے خود کو کسی قابل نہ بنائیں۔

ایک بات اور یاد رکھیں کہ عامل کی حیثیت صرف معالج کی ہوتی ہے جس طرح ڈاکٹر اور کوئی بھی معالج اپنے تمام مریضوں کو ٹھیک نہیں کر سکتا اسی طرح عامل بھی اپنے سب مریضوں کو مرض اور آفت سے نجات دلانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ عامل اگر سچ مچ کا بھی عامل ہو تو بھی وہ کسی بھی مریض کو ٹھیک کرنے کی گارنٹی نہیں لے سکتا کیونکہ مریض کو ٹھیک صرف وہی ذات کرتی ہے جس نے مرض پیدا کیا ہے اور وہی شفا دینے کی ذمہ دار ہے۔ عامل کا کام کسی بھی مریض کی صحیح تشخیص اور اس کے علاج کے لئے صحیح طریقے اختیار کرنا ہے۔ نقش کس وقت لکھنا چاہئے، کس عنصر سے لکھنا چاہئے، کس ساعت میں لکھنا چاہئے، کس قلم سے لکھنا چاہئے، کس روشنائی سے لکھنا چاہئے اور نقش لکھتے وقت کس طرف اپنا رخ کرنا چاہئے اور مریض کو کس رنگ کے کپڑے میں نقش باندھنے کی تاکید کرنی چاہئے ان سب باتوں کا خیال رکھنا عامل کی ذمہ داری ہے لیکن شفا دینا یا مریض کو مرض سے نجات دلانا عامل کی ذمہ داری نہیں ہے۔ لہٰذا کسی بھی عامل کو اس غم میں دبلا نہیں ہونا چاہئے کہ اس کا مریض ٹھیک ہوتا ہے یا نہیں۔ روحانی عملیات کی لائن میں جو عامل گارنٹی دے کر کام کرتے ہیں وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ عامل صرف عامل ہوتا ہے وہ خدا نہیں ہوتا اور جب عامل خدا نہیں ہے تو وہ کسی بھی کام کی کامیابی کی ضمانت نہیں لے سکتا۔ عامل کا کام یہ ہے وہ صحیح طور سے اپنا عمل انجام دیدے اور اس کے بعد اس کا بھروسہ اس وحدہٗ لاشریک پر ہو جس کی مرضی کے بغیر کسی درخت کا کوئی پتہ نہیں ہلتا اور جس کے حکم کے بغیر اس کائنات کا کوئی موسم نہیں بدلتا۔

اس لائن کے شوقین کی ایک بیماری یہ ہے کہ قاعدہ بغدادی ہاتھ میں لینے سے پہلے ہی بخاری شریف اپنے سر پر رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ابھی کسی اسکول کی پکی پہلی میں داخل نہیں ہوئے بی اے فائنل کی باتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ میرے عزیز! جب تک روحانی عملیات کی ابتدائی ریاضتوں سے آپ نہیں گزریں گے تب تک موکلین، ہمزاد اور دفینوں کی باتیں کرنا آپ کو زیبا نہیں دیتا۔ موکل اور ہمزاد بچوں کے کھلونے نہیں ہیں کہ آپ کے ہاتھ میں تھما دیئے جائیں ان کو مسخر کرنے کے لئے پہلے آپ کو اپنے نفس کو مسخر کرنا ہوگا اور اپنے مزاج کے گھوڑے کو لگام دینی ہوگی اور اس کے لئے محنت بھی درکار ہے اور کسی کی رہنمائی بھی۔ غنیمت ہے کہ آپ اس لائن میں خدمت خلق کرنے کے لئے شاگرد بننا چاہتے ہیں۔ اس کیلئے آپ کو ان شرائط پر عمل کرنا ہوگا۔ اپنا نام اور والدین کا نام بھجوائیں اپنی عمر یا تاریخ پیدائش لکھیں اپنا شناختی کارڈ بھیجیں تین فوٹو بھیجیں اور پانچ سو روپے کا منی آرڈر کریں۔ اس کے بعد آپ کو شاگرد بنا کر آپ کی رہنمائی کی جائے گی اور آپ کو بنیادی ریاضتوں سے آگاہ کی

جائے گا۔ اگر آپ واقعتاً اس لائن کے فنکار بننا چاہتے ہیں تو دھندے اور فرمائشوں کی باتیں چھوڑ کر خود کو بنیادی ریاضتوں سے گزاریں اور اس لائن کی ابتدائی ذمہ داری نبھائیں۔ اگر آپ سنجیدگی سے اس لائن پر فطری رفتار کے ساتھ چلیں گے تو انشاء اللہ ایک دن منزل مقصود تک ضرور پہنچیں گے اور ایک دن آپ کی خدمت کرنے کی خواہش ضرور پوری ہوگی۔

## ہماری کوتاہی

سوال از: جعفر خاں ______ اورنگ آباد

عرض خدمت یہ ہے کہ میں کافی دنوں سے طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرتا ہوں جو کہ بہت سے بہت خوب تر ہے۔ جس کا مجھے ہر ماہ بہت بے چینی سے انتظار رہتا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ مجھے میرے خود کے تعلق سے کچھ معلومات عطا فرمائیں تو عین نوازش ہوگی۔

میرا نام جعفر خاں والد اسعد اللہ خاں صاحب ہے۔ والدہ بانو بی۔ مجھے میری تاریخ پیدائش صحیح معلوم نہیں ہے۔ عمر ۶۳ بتاتے ہیں۔ تو میرا نام کا مفرد عدد، مرکب عدد، کلی عدد، اسم اعظم اور نگینہ دن تاریخ مہینہ، مبارک رنگ وغیرہ معلوم کریں تو مہربانی ہوگی۔ قریبی رسالے میں دیں تو مہربانی ہوگی۔ میرا ستارہ اور موکل کونسا ہے؟ اس کے پہلے بھی ایک خط روانہ کیا تھا لیکن کوئی جواب نہیں مل سکا۔

دسمبر کے ۲۰۰۹ء شمارے میں کرشمات جفر، صفحہ نمبر ۲۹ پر فاطمہ بانو کے اعداد میں غلطی ہوئی ہے۔ بدرالدین کے اعداد برابر ہیں۔

مجرب عملیات تعویذات طلسمات، صفحہ نمبر ۳۷ جو مضمون ہے اکسیر بواسیر کا جو نقش چھپا ہے وہ نقش برابر نہیں ہے۔

۷۸۶

| | | |
|---|---|---|
| ۱۹۸ | ۱۹۱ | ۱۹۳ |
| ۱۹۳ | ۱۹۵ | ۱۹۷ |
| ۱۹۴ | ۱۹۹ | ۱۹۲ |

## جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد ۲، مرکب عدد ۱۱۔ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۳۵۳ ہیں۔ اس حساب سے آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۲، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ ہیں۔ آپ کا اسم اعظم "یا واسع" ہے۔ جس کے ورد کی تعداد ۱۳۷ ہے۔ آپ نے اپنی تاریخ پیدائش نہیں لکھی۔ اس لئے قیاسی طور پر آپ کا برج سرطان اور ستارہ قمر ہے۔ اس حساب سے آپ کی غیر مبارک تاریخیں ۶، ۱۲، اور ۱۷ ہیں۔ آپ کے لئے غیر مبارک مہینے، جنوری، فروری اور جولائی ہیں۔ ان مہینوں میں ہمیشہ [illegible]

دینے کی کوشش کریں اور غیر مبارک تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں۔ آپ کو انشاء اللہ عقیق اور موتی راس آئیں گے۔ سبز اور زرد رنگ آپ کے لئے اہمیت کے حامل ہیں۔ خوبی کی بات یہ ہے کہ کوئی سیارہ آپ کا دشمن نہیں ہے۔ آپ کے موکل کا نام جبرائیل ہے۔ آپ اپنے موکل سے زیادہ اپنے اسم اعظم پر دھیان دیں اور عشاء کی نماز کے بعد روزانہ "یا واسع" ۱۳۷ مرتبہ پڑھا کریں۔ اگر مغرب کی نماز کے بعد "یا جلیل" ۷۳ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں تو بہتر ہے۔

آپ نے ہماری جس غلطی اور کوتاہی کی طرف اشارہ کیا ہے اس کے لئے ہم شرمندہ ہیں آپ کے شکر گزار ہیں اور اپنے تمام قارئین سے معذرت چاہتے ہیں۔

دسمبر ۲۰۰۹ء کے کرشمات جفر میں فاطمہ بانو کے اعداد غلط چھپ گئے۔ سبھی قارئین اس کی صحیح فرمالیں۔ ۳۲۹ اعداد غلط چھپ گئے ہیں۔ فاطمہ بانو کے صحیح اعداد ۱۹۴ ہیں۔ دونوں کے مجموعی اعداد ۳۹۵ ہیں۔ ان اعداد کو سامنے رکھ کر نقش کی اصلاح کرلیں۔ دسمبر ۲۰۰۹ء کے شمارے میں ۳۸ پر ایک نقش چھپا ہے جس کے پچھلے خانہ میں ایک کتابت کی غلطی ہوگئی ہے۔ پچھلے خانہ میں ۱۹۶ آنا چاہئے تھا لیکن غلطی سے ۱۹۳ چھپ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے نقش غلط ہوگیا ہے۔ صحیح نقش یہ ہے۔

۷۸۶

| | | |
|---|---|---|
| ۱۹۸ | ۱۹۱ | ۱۹۶ |
| ۱۹۳ | ۱۹۵ | ۱۹۷ |
| ۱۹۴ | ۱۹۹ | ۱۹۲ |

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس طرح کی خامیوں اور کوتاہیوں سے آئندہ محفوظ رکھے تاکہ ہمارے قارئین خواہ مخواہ کی الجھنوں اور زحمتوں سے بچ جائیں۔

## عشق و محبت کے غم

سوال از: مقیت احمد ______ نظام آباد

میں طلسماتی دنیا کو تقریباً ۸ ماہ سے پڑھ رہا ہوں آپ کے اس رسالہ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ میں اللہ سے دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ طلسماتی دنیا کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے آمین۔

حضرت صاحب میرا نام مقیت احمد ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۱۹۹۱ء ہے۔ مہینہ وغیرہ یاد نہیں۔ حضرت صاحب مجھے بچپن سے لے کر آج تک ہمیشہ غم ہی غم ملا۔ خوشیاں کم اور غم زیادہ۔ حضرت صاحب میرا اسم اعظم کیا ہے، میرے نام کا ستارہ کیا ہے، مفرد عدد کونسا ہے، مبارک اور غیر مبارک تاریخیں وغیرہ وغیرہ دیں اور اسم اعظم کا ورد بھی اور کونسا نگینہ مجھے راس آئے گا وغیرہ وغیرہ دیں

میں مقیت احمد آپ کا احسان مند رہوں گا۔

حضرت صاحب دوسرا سوال، میں مقیت احمد ایک لڑکی سے جس کا نام یاسمین بیگم تھا میں بہت پیار کرتا تھا اور وہ لڑکی بھی مجھ سے بہت پیار کرتی تھی اور میں اس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ حضرت صاحب میں یاسمین کے لئے ہر نماز میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ اے اللہ تو میری شادی یاسمین کے ساتھ کرادے۔ اللہ تعالیٰ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر دعا مانگتا تھا اور ہر درگاہ پر جا کر اللہ کا واسطہ دے کر دعا مانگتا تھا اور حضرت صاحب ٹانڈیز میں ایک بابا رہتے ہیں میں ان کے پاس بھی گیا تو وہ بابا تمہاری شادی یاسمین کے ساتھ ہوتی بول کر میرے تقریباً دس ہزار (۱۰۰۰۰) روپے کھا لئے لیکن میری شادی یاسمین کے ساتھ نہیں ہوئی۔ حضرت صاحب ایسا میرے ساتھ کیوں ہوا میں تو اللہ تعالیٰ سے ہر نماز میں دعا کرتا تھا پھر بھی میری دعا کیوں قبول نہیں ہوئی اور درگاہ پر گیا پھر بھی میں فیل کیوں ہو گیا۔

حضرت صاحب وہ لڑکی میرے دل سے جدا نہیں ہو رہی ہے۔ مجھے ہمیشہ اس کی یاد آتی ہے۔ حضرت صاحب میں بڑی امید کے ساتھ آپ کی خدمت میں یہ لیٹر لکھ رہا ہوں آپ میرے لیٹر کا جواب روحانی ڈاک میں دے کر مجھے غریب کی مدد کیجئے۔ میں آپ کا احسان مند رہوں گا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے، ایک پریشان حال قاری۔

## جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد ۹ ہے۔ جن حضرات کا مفرد عدد ۹ ہوتا ہے ان کے لئے مبارک تاریخیں ۹، ۱۸، اور ۲۷ ہوتی ہیں۔ ۷ عدد ان کا دشمن عدد ہوتا ہے لیکن اگر شریک حیات کا عدد ۷ ہو تو دونوں کامیاب زندگی گزارتے ہیں اور ایک دوسرے سے نباہ کرتے ہیں۔

آپ کا اسم اعظم "یاباسط" ہے۔ عشاء کے بعد ۷۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ ۹ عدد والے لوگ عاشق مزاج ہوتے ہیں اور محبت کے معاملے میں اکثر فریب کھاتے ہیں۔ یہ لوگ محبت کے بغیر زندہ نہیں رہتے اکثر و بیشتر ۹ عدد والے لوگ ایک سے زائد شادیاں کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ لوگ دل پھینک قسم کے ہوتے ہیں اس لئے محبت کے معاملے میں عجلت بازی کرتے ہیں اور کہیں نہ کہیں پھنس جاتے ہیں۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد ۹ ہے۔ اس لئے اس بات کا اندیشہ ہے کہ آپ پھر کہیں نہ کہیں الجھ کر رہ جائیں گے اس لئے احتیاط کی شدید ضرورت ہے اور بار بار خود کو دام محبت میں پھنسانا دور اندیشی کے خلاف ہے۔

آپ کو جس لڑکی سے محبت تھی اس کے لئے آپ نے اللہ سے دعائیں بھی کیں اور عاملین سے عمل بھی کرائے لیکن اس کے باوجود بھی اس لڑکی کی شادی آپ سے نہیں ہو سکی۔ دیکھئے محبت اور شادی دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ محبت ایک روحانی جذبہ ہے اور شادی جسم کی خواہشات کی تکمیل کا نام ہے اگر آپ کی شادی مذکورہ لڑکی سے نہ بھی ہو تو کیا ہوا آپ دل میں اس سے محبت کرتے رہیں لیکن اس کا نام بار بار اپنی زبان پر نہ لائیں۔ محبت اور عشق مردوں کے لئے ایک فخر کی بات ہو سکتی ہے لیکن مشرقی سماج میں عورت کے لئے یہ ایک عیب ہوتا ہے اور اس سے عورتیں اور لڑکیاں بدنام ہوتی ہیں۔ مرد محبت کر کے بھی اور محبت میں بدنام ہو کر بھی معاشرے میں سرخرو ہو جاتے ہیں لیکن عورت اگر اس راہ میں پڑ کر ایک بار بدنام ہو جائے تو پھر اس کو سرخروئی نصیب نہیں ہوتی اور وہ عمر بھر بدنام رہتی ہے اور اس کے دامن کے داغ مٹنے نہیں پاتے۔ اس لئے اگر آپ کو اس لڑکی سے محبت ہے اور از راہ محبت ہمدردی ہے تو پھر اس کا نام بار بار زبان پر نہ لائیں، اپنے دل میں اس سے محبت کرتے رہیں لیکن یہ دعا بھی کرتے رہیں کہ وہ جہاں رہے خوش رہے اور پرسکون رہے۔ اسی کا نام سچی محبت ہے۔ محبت میں ناکام ہو کر اپنی محبوبہ کے لئے برا جذبہ یا اس کو بدنام کرنے کی کوشش یا اس کے بارے میں اس طرح کی گندی سوچ کہ وہ کسی اور کے ساتھ خوش اور آباد نہ رہے، محض عیاشی ہے اور محبت کے نام پر فریب دہی ہے محبت گناہ نہیں ہے لیکن محبت میں اوچھے ہتھیار استعمال کرنا اور محبت میں ناکام ہونے کے بعد غیر معیاری باتیں کرنا اور اپنے محبوب کو بدنام کرنے کی کوشش کرنا یہ گناہ ہے۔ اور اس طرح کے گناہوں سے معاشرہ خراب ہوتا ہے اور اس گندی محبت کی غلاظت سے جو فی زمانہ عام ہو کر رہ گئی ہے سماج میں مزید بیماری پیدا ہوتی ہے اور اس کی لپیٹ میں شریف لوگ بھی آجاتے ہیں۔

آپ کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اس زندگی میں ہر خواہش کا پورا ہو جانا ضروری نہیں ہے۔ اپنی خواہش کی تکمیل کے لئے جدوجہد کرنا اور دعائیں کرنا اچھی بات ہے لیکن اگر تمام تر بھاگ دوڑ اور دعاؤں اور وظیفوں کے بعد بھی کسی معاملے میں کامیابی نہ ملے تو اس کو اللہ کی مصلحت سمجھنا چاہئے اور صبر کرنا چاہئے۔ جو لوگ اللہ کی رضا میں راضی رہتے ہیں انہیں سکون میسر رہتا ہے اور انہیں ایک نعمت کے نہ ملنے پر دوسری نعمت ضرور نصیب ہو جاتی ہے۔ آپ صبر کریں اللہ کی رضا میں راضی رہیں تو انشاء اللہ آپ کو نعم البدل ملے گا اور اس لڑکی سے بھی زیادہ خوبصورت، خوب سیرت لڑکی آپ کو بیوی کی صورت میں ملے گی۔ اگر آپ کو صبر نہ آرہا ہو تو ۷۱ مرتبہ ان اسماء الٰہی کا ورد روزانہ لگاتار ۲۱ دن تک کریں۔ انشاء اللہ صبر آجائے گا اور غم عشق سے نجات ملے گی۔

اسماء الٰہی یہ ہیں۔ یَا اللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اس عمل میں اول و آخر درود شریف پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ انشاء اللہ ۲۱ دن میں آپ کو صبر آجائے گا اور آپ ذہنی طور پر پرسکون ہو جائیں گے، جہاں تک دل میں محبت کا معاملہ ہے تو وہ اگر سچی ہو تو عمر بھر بھی ختم نہیں ہوتی اور وہ کسی انسان کو کوئی نقصان بھی نہیں پہنچاتی۔ لیکن خواہ مخواہ کا بے صبرہ پن انسان کی زندگی میں

اختلال پیدا کرتا ہے اس لئے اس سے بچنا چاہئے اور اپنی زندگی کی مصروفیات میں خود کو غرق کر لینا چاہئے تاکہ غم محبت کی وجہ سے اپنی وہ زندگی پامال نہ ہو کر رہ جائے جو خدا کی امانت ہے۔ اور اس زندگی کے ایک ایک لمحے کا حساب دینا ہے۔

## ہماری کوتاہی

سوال از: شیخ احمد حسین

میں اس لائق تو بالکل ہی نہیں ہوں جو آپ کی اشاعت پر قلم چلاؤں مگر صرف اپنی سمجھ مطابق جو کچھ میں آپ کے رسالے کے ذریعہ جانا اور سمجھا ہے، تحریر کر رہا ہوں وہ بھی صرف اپنے خیال کے غلط یا صحیح ہونے کا مطلب ہے۔ لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ اگر میرا خیال درست ہے تو اس کو صحیح فرما دیں ورنہ آپ آپ ہی ہیں۔ بس مختصر یہ کہ دن کی روشنی کو چراغ دکھا رہا ہوں۔

کرشمات جفر صفحہ نمبر: ۲۹ قسط ۲۵ در رسالہ ماہ دسمبر ۲۰۰۹ء کے نقش کے خانہ ۸ میں ۳۸۱۴۸۲ چھپ گیا ہے جو مجھ کو معلوم ہوا۔ ہونا چاہئے۔ ۳۱۸۴۸۳ یہ تو حضرت ہی بتائیں گے غلط کیا ہے صحیح کیا ہے۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ سالانہ زر تعاون جنوری میں ضرور روانہ کر دوں گا میرا خریداری نمبر: ۸۹۵ ہے۔ اگر میرا خیال صحیح نکلا تو رسالہ میں ضرور شائع ہوگا ایسی حالت میں میرے متعلق تفصیل سے تحریر کر دیں۔ مثلاً میرا اسم اعظم کیا ہوگا میرے نام کا ستارہ کونسا ہے، لکی نمبر کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ جو ممکن ہو میرا نام احمد حسین ہے، والدہ کا نام مقصودہ بی بی مرحومہ، عمر ۹۷ سال ہو رہی ہے۔ بیماری ساتھ چھوڑتی نہیں ہے چند اہم کام الجھے ہوئے ہیں میری زندگی میں پورے ہوتے ہیں یا نہیں۔ میری پیدائش کا دن جمعہ۔ وقت ۱ بجے دن ہے۔

آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ میری جرأت کو کچھ اور نہ سمجھیں اور غلطی کو معاف فرمائیں، امید ہے مزاج بخیر ہوں گے۔

## جواب

آپ کا اندازہ درست ہے۔ کرشمات جفر کے جس نقش کا آپ نے حوالہ دیا ہے اس میں خانہ ۸ میں کتابت کی غلطی سے ۳۸۱۴۸۲ چھپ گیا ہے جب کہ چاہئے تھا ۳۱۸۴۸۲ ۔ خانے میں ۳۱۸۴۶۲ تھا اور خانہ میں ۲۰ عدد کا اضافہ کرنے کے بعد ۳۱۸۴۸۲ آنا چاہئے تھا۔ اللہ کا فضل و کرم ہے کہ ابھی قارئین میں اتنی سوجھ بوجھ پیدا ہو گئی ہے کہ وہ نقش کی غلطیوں کا ادراک کر لیتے ہیں۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ایک ہے۔ آپ کا اسم اعظم "یا مجیب" ہے۔ روزانہ عشاء کے بعد ۵۵ مرتبہ اس کا ورد کیا کریں۔ آپ کا ستارہ شمس ہے اور آپ کا لکی نمبر ۹ ہے۔

آپ نے اپنی بیماری کا ذکر کیا ہے اور زندگی کی رکاوٹوں کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ آپ روزانہ ایک بار سورہ مزمل کی تلاوت کیا کریں اور نماز فجر کے بعد "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ انشاءاللہ آپ کی تندرستی بھی بحال ہوگی اور آپ کی زندگی میں جو رکاوٹیں آتی ہیں وہ بھی انشاءاللہ ختم ہو جائیں گی۔

طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرنے سے آپ کی معلومات میں اضافہ ہو رہا ہوگا اور آپ کو اس بات کا بھی اندازہ بخوبی ہو گیا ہوگا کہ اس کائنات میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے اور اللہ کے اذن کے بغیر نہ ہوائیں چلتی ہیں نہ پھول کھلتے ہیں، نہ سحر نمودار ہوتی ہے، نہ خزائیں آتی ہیں، نہ بادل پانی برساتے ہیں۔ اس کائنات کے ذرّے ذرّے پر اسی کی حکمرانی ہے اور اس کائنات کا کل نظام اسی کے دست قدرت میں ہے۔ اس لئے ہم سب کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے، اسی پر توکل رکھنا چاہئے اور اسی کے سامنے اپنا دامن پھیلانا چاہئے کیونکہ وہی قادر ہے وہی رازق ہے، وہی مختار کل ہے اور وہی ہمارا معبود اور ہمارا مستعان ہے۔ ہم نے جن وظائف کا ذکر کیا ہے ان کو یقین کامل کے ساتھ شروع کریں انشاءاللہ صحت بھی برقرار رہے گی اور مسائل بھی تیزی کے ساتھ حل ہوں گے۔

## گھر میں بیماریوں کا ہجوم

سوال از: محمد عاطف اقبال ——— بیدر

میرا نام محمد عاطف اقبال ہے اور والد کا نام محمد اقبال احمد اور والدہ کا نام کوثر بیگم۔ تاریخ پیدائش ۱۹۷۸ء ۲-۲۱ بروز جمعہ ۹:۳۰ بجے صبح۔

اس سے پہلے بھی کئی بار آپ سے خط کے ذریعہ مخاطب ہوا ہوں اور جب میں نے آپ سے کوئی مشورہ طلب کیا ہے آپ نے اس کا بالکل صحیح حل مجھے بتایا ہے۔ میں نے آپ کے مشورے کو بالکل مانا اور اس پر عمل کیا ہے۔

آپ نے ۲۰۰۸ء میں مارچ کے رسالے میں روحانی ڈاک کے کالم میں میرا خط بھی شائع فرمایا تھا۔ میرا ہر خط آپ کی نظروں کے سامنے سے گزرا اور ہر بار آپ نے عزت بخشی ہے۔ میں آپ کی اس بات سے بہت خوش ہوں۔ بس اس لئے پھر ایک بار ایک بہت ہی سنگین مسئلہ لے کر آپ کے سامنے حاضر ہوا ہوں۔ اللہ کرے کہ یہ خط بھی آپ کے ہاتھوں تک آپ کی نظروں تک پہنچ جائے۔ ہاشمی صاحب میرے خالو جو میرے سسر بھی ہیں ان کے ۸ بچے ہیں۔ ایک بیٹا اور بیٹی غیر شادی شدہ ہیں۔ جو بیٹا غیر شادی شدہ ہے گھر کی ذمہ داری زیادہ تر اسی پر ہے۔

گھر کی تفصیل ہے۔ جس سے آپ کو واقف کروانا ضروری تھا۔ ہاشمی صاحب میرے خالو کے گھر پر جیسے بیماریوں اور پریشانیوں کا طوفان آگیا ہے پچھلے ۵ سالوں سے وہ لوگ حد سے زیادہ پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ پہلے ان کی تیسرے نمبر کی لڑکی کی شادی ہو کر تقریباً ۳ سال کا عرصہ ہونے کو آیا تھا کہ وہ لڑکی کو بریسٹ کینسر کی بیماری ہو گئی بہت علاج کروانے پر شفایاب نہیں ہو سکی۔

ایک سال تک علیل رہنے کے بعد انتقال کر گئی۔ اس لڑکی کا غم ان کو بہت ہو گیا تھا اور ان کے مالی حالات بھی ٹھیک نہیں تھے نہ ہیں۔

اس کے بعد دوسرے نمبر کی لڑکی کو بھی بریسٹ کینسر ہو گیا ان کا بھی بہت علاج کروانے کے بعد کہیں جا کر شفا نصیب ہوئی اب وہ بہتر حالت میں ہیں ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ ان کے پہلے نمبر کی لڑکی کو (T.B) بیماری ہو گئی ان کا بھی علاج کروایا گیا وہ ٹھیک ہو نے کو نہیں کہ اب میرے خالو کو تھروٹ کینسر (Throat cancer) حلق کا کینسر ہو گیا ہے اور وہ بہت علیل ہیں۔ اس حادثہ سے گھر کے سارے افراد بہت پریشان اور ناامید سے ہو گئے ہیں کہ اتنی بھیانک بیماریاں ان کے گھر میں ایک ایک افراد کو نگل رہی ہیں۔ اور گھر کی ساری ذمہ داری صرف ان کے ایک لڑکے پر ہی ہے۔ وہ ڈرائیور ہے، رات میں ڈیوٹی کر کے دن بھر اپنے والد اور دوسرے گھر کے لوگوں کی تیمارداری اور گھر کے کاموں میں اپنا وقت گزار دیتا ہے۔

میری شادی ۲۰۰۹۔۵۔۱۸ کو ان کی لڑکی شبانہ بیگم سے ہوئی ہے۔ میری بیوی بھی اپنے گھر کے حالات سے بہت پریشان ہے۔ ہاشمی صاحب کسی کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے آخر اس معاملہ کا حل نکالیں بھی تو کیسے۔ ہر کوئی بس اللہ کے بھروسے پر ہے کہ اللہ یہ پریشانیوں کو بیماریوں کو ان کے گھر سے دور کر دے۔ بس اب تو اللہ ہی مہربان ہے۔

آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ اس کی وجوہات ضرور بتائیں گے اور ان پریشانیوں کا حل بھی۔ ہاشمی صاحب اب ہمارے پاس کوئی بھی راستہ نہیں ہے۔ مہربانی کر کے ان پریشانیوں کی وجوہات اور ان کے حل بتائیے۔ امید ہے آپ ضرور ہماری مدد کریں گے اور ہمیں ہماری پریشانیوں کا ان بیماریوں کا حل مل جائے گا مہربانی فرمائیے۔ اس کے ساتھ جوابی لفافہ بھیج رہا ہوں چاہیں تو آپ رسالے میں شائع کیجئے چاہیں تو خط کے ذریعہ جواب بھیج دیجئے۔

## جواب

اگر کسی بھی گھر میں بیماریوں کی کوئی وجہ سمجھ میں نہ آئے تو اس گھر کو آسیبی اثرات کا شکار سمجھیں اور روزانہ اس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کریں۔ لگاتار چالیس دن تک۔ انشاء اللہ سورۂ بقرہ کی تلاوت کی برکت سے گھر کے اثرات اور گھر کی نحوستیں دفع ہوں گی اور گھر میں سعادت و برکت کے آثار شروع ہوں گے۔

آپ نے جو تفصیل بیان کی ہے وہ قابل افسوس تو ہے ہی قابل تشویش بھی ہے۔ کسی بھی گھر میں پے در پے کئی افراد کو کسی موذی مرض کا لگ جانا اور گھر کے کسی فرد کا کسی موذی مرض کی وجہ سے انتقال کر جانا باعث رنج ہے اور پے درپے کئی لوگوں کا ایک ہی مرض میں مبتلا ہو جانا بہت سے اندیشوں کو تقویت پہنچاتا ہے کہ گھر میں یا تو کرنی کرتوت کے اثرات ہیں یا پھر شریر جنات کی شرارت ہے۔ ان دونوں ہی صورتوں میں سورۂ بقرہ کا مذکورہ عمل انشاء اللہ گھر کے اثرات کو دور کرے گا اور گھر کی رونقیں انشاء اللہ واپس آئیں گی۔ اگر سورۂ بقرہ کی تلاوت کے وقت ایک ہانڈی میں پانی رکھ لیں اور تلاوت کے بعد اس پر دم کر دیں پھر اس پانی کو گھر کے سب افراد پی لیں اور کچھ پانی کو گھر کے بھی کونوں میں چھڑک دیں تو اس عمل سے بھی گھر کے اثرات خواہ وہ سحری ہوں یا آسیبی ہوں ختم ہو جاتے ہیں اور گھر کی گردشیں اور نحوستیں بھی دفع ہوتی ہیں۔ اگر سورۂ بقرہ کا نقش گھر میں لٹکائیں تو اس سے بھی فائدہ ہوتا ہے لیکن اب اس نقش کے لٹکانے پر قناعت نہ کریں بلکہ آپ اپنے خالو کے گھر میں سورۂ بقرہ کا عمل کرا دیں اور ساتھ ساتھ اس نقش کو بھی کالے کپڑے میں پیک کر کے لٹکا دیں انشاء اللہ امراض اور اثرات سے پیچھا چھوٹ جائے گا۔

سورۂ بقرہ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۳۷۰۰۲ | ۲۳۷۰۰۵ | ۲۳۷۰۰۸ | ۲۳۶۹۹۴ |
| ۲۳۷۰۰۷ | ۲۳۶۹۹۵ | ۲۳۷۰۰۱ | ۲۳۷۰۰۶ |
| ۲۳۶۹۹۶ | ۲۳۷۰۱۰ | ۲۳۷۰۰۳ | ۲۳۷۰۰۰ |
| ۲۳۷۰۰۴ | ۲۳۶۹۹۹ | ۲۳۶۹۹۷ | ۲۳۷۰۰۹ |

کینسر کی بیماری کے لئے مشہور عام بات تو یہ ہے کہ اس مرض کا کوئی علاج نہیں ہے لیکن ہم اس بات کے قائل نہیں ہیں۔ ہم تو یہ مانتے ہیں کہ اس ذات رحیم و کریم سے یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ مرض تو پیدا کر دے لیکن اس کا علاج پیدا نہ کرے۔ یہ الگ بات ہے کہ معالجین کو وہ علاج دریافت نہ ہو سکا ہو۔ اس میں معالجین کا قصور ہے نہ کہ اس ذات پاک کا جس نے اپنے بندوں کیلئے ہر مرض کا علاج پیدا کیا ہے۔ کینسر کے جو روحانی علاج ہم بتاتے ہیں اور ان کا ہم کئی بار تجربہ بھی کر چکے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے مریضوں کے مرض میں افاقہ بھی ہوا ہے اور کئی مریض موت کے حملے سے محفوظ رہے ہیں جب کہ انہیں ڈاکٹروں نے مایوس کر دیا تھا اور وہ اپنی آخری گھڑی کا انتظار کر رہے تھے۔ جب بھی کسی شخص کو کینسر کی تکلیف میں مبتلا دیکھیں، اس کے گلے میں سرخ رنگ سے یہ تعویذ لکھ کر سرخ کپڑے میں پیک کر کے ڈال دیں۔

۷۸۶

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۷ | ۶ | ۵ | ۴ | ۳ | ۲ | ۱ |
| ۱۴ | ۱۳ | ۱۲ | ۱۱ | ۱۰ | ۹ | ۸ |
| ۲۱ | ۲۰ | ۱۹ | ۱۸ | ۱۷ | ۱۶ | ۱۵ |

ابرالحاج

[illegible]

اسی تعویذ کو ۴۰ عدد سرخ رنگ سے لکھ لیں اور روزانہ ایک تعویذ مخصوص پانی میں گھول کر ایک تعویذ کا پانی دن میں تین بار مریض کو پلائیں۔ صبح ناشتے کے بعد، دوپہر اور رات کو کھانے کے بعد۔

مخصوص پانی تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک بوتل پر باریک سرخ رنگ کا کاغذ چپکا لیں اس بوتل میں پانی گردن تک بھریں یعنی منہ تک نہ بھریں اور پھر اس بوتل کو ترچھی کر کے دھوپ میں ۴ گھنٹے تک رکھیں بس پانی تیار ہوگا۔ ایک ساتھ کئی بوتلیں بھی تیار کر سکتے ہیں۔ باریک کاغذ سے وہ مراد ہے جس کی پتنگ بنتی ہے۔ یہ کاغذ عام طور پر بازار میں دستیاب ہوتا ہے اس علاج سے حیرت انگیز فائدہ ہوگا اور کینسر کے موذی مرض سے نجات ملے گی۔

آپ کے خالو کا جو بیٹا گھر کی ذمہ داریاں ادا کرنے میں لگا ہوا ہے وہ قابل قدر ہے ایسے ہی لوگ رشتوں کی نزاکتوں کو سمجھتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے گھر بار بنے اور بسے رہتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ ان کے دونوں بیٹوں کو زندہ سلامت رکھے اور انہیں زیادہ سے زیادہ اپنے والد کی اور اپنے اہل خانہ کی خدمت کی توفیق بخشے آمین۔

آپ نے لکھا ہے کہ ان بیماریوں میں بس اللہ پر بھروسہ ہے تو پھر یہ بات یاد رکھئے کہ جو لوگ اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ کبھی محروم نہیں رہتے۔ اللہ پر بھروسہ کرنے والے ہمیشہ سرفراز ہوتے ہیں اور سرخرو بھی رہتے ہیں۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا۔ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ جو شخص اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ اس کا نگہبان ہے اور اللہ اس کے لئے کافی ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کے خالو کو اور ان کے سبھی گھر والوں کو ہر طرح کے امراض اور اثرات سے نجات دے اور ان کے گھر کی بہاروں کو جو شاید کسی کی نظر بد کی وجہ سے خزاؤں میں بدل گئی ہیں پھر بحال کر دے اور ان کے گھر میں ایک بار پھر مسرتوں کے پھول کھلیں اور گھر میں میل جول کی خوشبوئیں مہکیں آمین۔

## کامیابی امتحان کے لئے حاضرات

سوال از: خالد یونس لون ـــــــــــــ کشمیر

میرا نام خالد یونس لون ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۵ دسمبر ۱۹۹۰ء کو بروز بدھ وار ہوئی ہے۔ بوقت تقریباً رات کے ۱۰ بجے۔ میرے والد کا نام "محمد یونس لون ہے۔ جو کہ انجینئر ہیں اور میری والدہ کا نام "حبلہ بیگم" ہے۔ جو گھریلو کام کرتی ہیں میں گروہ بانڈی پورہ کشمیر کا رہنے والا ہوں۔ میں "طلسماتی دنیا" کا مطالعہ کرتا ہوں اور مجھے یہ کتاب بہت ہی اچھی لگتی ہے۔

عرض یوں ہے کہ میں ۲۰۰۹ء کے M.BB.S ڈاکٹری کے امتحان میں بہت محنت کرنے کے باوجود بھی پاس نہ ہوا اور دوران پڑھائی محنت، مجھے بہت سی بیماریاں ستاتی ہیں جیسے کہ آنکھوں میں درد اور آنسو آنا نزلہ زکام وغیرہ اور گلے میں درد رہنا وغیرہ جیسے میں پڑھ نہ سکتا تھا۔ ہماری ایک چچی ہے جو ہم سے دور رہتی ہے۔ میری ماں کا کہنا ہے کہ وہ ہمیں سحر سے باندھتی ہے اور میری ماں اکثر بہت بیمار رہتی ہے۔ مہربانی کر کے آپ پتہ لگائیں کہ ہمارے گھر میں شاید سحر مدفونہ ہو۔ اور آپ والا سے یہ عرض داشت ہوں کہ کوئی ایسا تیز عمل بتائیں جسے میں اس سال ۲۰۱۰ء کے M.BB.S کے امتحان میں کامیابی حاصل کر سکوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وہ آپ والا کی انتہائی مجھ گنہگار انسان پر مہربانی ہوگی۔

میں طلسماتی دنیا کا صحیح عامل بننا چاہتا ہوں۔ آپ کے ۲۰۰۹ء کے رسالے طلسماتی دنیا میں "آئینہ کا حاضرات" کا عمل کرنا چاہتا ہوں اور تابع موکل سورۂ مزمل یا سورۂ اخلاص کرنا چاہتا ہوں۔ مہربانی کر کے مجھے کچھ چند باتیں اس پر بتائیں۔ میں نے آپ والا کو فون کیا تھا لیکن آپ والا نے کہا کہ خط لکھیں اس لئے لکھ لیا۔ مہربانی کر کے اس خط کا جواب جنوری فروری ۲۰۱۰ء کے طلسماتی دنیا میں دیں۔ تاکہ میں امتحان کیلئے عمل کر سکوں اور آپ والا سے عاجزی وانکساری کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ میرے لئے آپ اللہ جل شانہ سے دعا کریں۔

## جواب

امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے دل لگا کر پڑھئے اور خوب محنت کیجئے۔ انشاء اللہ آپ ضرور پاس ہوں گے اور اگر محنت کے ساتھ ساتھ آپ نے امتحان کے زمانہ میں روزانہ ۸۰ مرتبہ "یا حسیب" کا ورد رکھا تو آپ کو امتحان میں زبردست کامیابی ملے گی۔ اگر امتحان سے ۴۰ دن پہلے آپ روزانہ نماز فجر کے بعد ۴۰ مرتبہ سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ پڑھ کر دعا کریں گے تو اعلیٰ نمبروں سے امتحان میں کامیابی ملے گی لیکن عمل اور دعائیں اور وظیفے اپنی جگہ امتحان میں کامیابی کے لئے امتحان کی تیاری شرط ہے اگر آپ کتابیں کھول کر نہیں دیکھیں گے صرف دعاؤں اور وظیفوں پر قناعت کریں گے تو آپ کو مایوسی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اور ہمارا مشورہ یہ ہے کہ جب تک آپ تعلیم میں مشغول ہیں تب تک آپ حاضرات وغیرہ کے چکر میں نہ پڑیں اور حاضرات اس نیت سے کرنا کہ موکل سے امتحان کے پرچوں میں مدد حاصل کریں ایک بچکانہ حرکت ہے اور اپنے قیمتی اوقات کو ضائع کرنا ہے۔ جتنی محنت آپ حاضرات کے لئے کریں گے اگر اس سے آدھی محنت آپ نے امتحان کی تیاریوں میں کر لی تو آپ سو فیصد امتحان میں کامیاب ہو جائیں گے۔

ایک بات یاد رکھیں عملیات کی لائن دوسروں کو فائدے پہنچانے کے لئے ہوتی ہے اور اس لائن میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جن کی نیت اللہ کے بندوں کی روحانی مدد کرنے کی ہوتی ہے جو اس لائن کے کسی فارمولے کو اس

لئے عمل میں لاتا ہے کہ اس سے وہ خود فائدہ اٹھائے گا تو وہ بھی کبھی کبھی کامیاب ہو جاتا ہے لیکن اس کی کامیابی یقینی نہیں ہوتی۔ اللہ آپ کو امتحان کی تیاری کی توفیق دے اور اللہ آپ کو امتحان میں اعلیٰ کامیابی سے سرفراز کرے آمین۔

## امتحان میں کامیابی اور ترقی کے لئے

سوال از: (نام مخفی)

آپ ہم جیسے قارئین کی تمام مشکلات کے حل بتاتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی صحت کو تندرستی عطا کرے اور آپ کے اس رسالے میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا کرے آمین۔

مجھے سائنس سال دوم (II Year) کے امتحان میں دو مرتبہ ناکامیابی حاصل ہوئی مشکل پیپر ہی بچ گئے۔ physic chemistry اور Maths ان تینوں پیپروں میں کامیابی حاصل کرنا میرے لئے مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے بہت محنت کر رہی ہوں پھر بھی ناکام ہو رہی ہوں۔ ہر انسان میری اس ناکامیابی پر مجھے طعنے دے رہا ہے۔ میرا ذہن بھی کمزور ہے۔ پانچ وقت کی نماز بھی ادا کرتی ہوں اور اللہ پر مجھے پورا بھروسہ ہے کہ میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گی۔ ذہین ہونے کے لئے اور اس مرتبہ امتحان میں اچھے سے اچھے نمبرات سے کامیابی کے لئے کوئی حل بتائیں۔ آپکا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھلا سکوں گی۔

میرے والد کیسٹ کا کاروبار کرتے ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے گھر میں آمدنی تو ہے مگر صرف گھر کا خرچ چلتا ہے۔ ہمارے والد کی مدد کے لئے بیٹا بھی نہیں ہے۔ بینک کا قرضہ ہے اور صرف پانچ بیٹیاں ہی ہیں پھر بھی ہمارے والدین بہت خوش ہیں۔ کاروبار میں زیادہ ترقی اور منافع نہیں ہو رہا ہے جس کی وجہ سے نہ بینک کا قرضہ ادا ہو رہا ہے اور نہ ہی بیٹیوں کی شادیوں کیلئے پیسہ جمع ہو پا رہا ہے۔ کاروبار کی آمدنی سے صرف روز کا گزر بسر ہوتا ہے۔ ان ذمہ داریوں کو پورا کرنا میرے ماں باپ کے لئے بہت مشکل ہو رہا ہے۔

قرضہ کی ادائیگی کے لئے۔

کاروبار میں زیادہ سے زیادہ ترقی کے لئے اور بیٹیوں کی شادی کے انتظام کے لئے کوئی اچھے سا اچھا حل بتائیں۔ جس سے ہم سوائے خدا کے اور کسی کے عاجز و محتاج نہ بن سکیں۔ ہم پر آپ کا بہت بڑا احسان ہوگا۔ مجھے امید ہے کہ آپ جلد از جلد ہماری ان پریشانیوں کا حل بتائیں گے۔

### جواب

امتحان میں کامیابی کیلئے ہم نے ایک صاحب کو اسی ماہ کی روحانی ڈاک میں ایک عمل بتایا ہے آپ بھی اس عمل کو پیش نظر رکھیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں اس کے ساتھ ساتھ عروج ماہ کے کسی بھی بدھ جس سورج نکلنے کے بعد

ایک گھنٹے کے اندر اندر باوضو ہو کر یہ نقش ہری پینسل سے لکھ لیں اور ہرے کپڑے میں پیک کر کے اس نقش کو اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاءاللہ امتحان میں کامیابی ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۵۹ | ۱۶۴ | ۱۶۶ | ۱۵۴ |
| ۱۶۵ | ۱۵۳ | ۱۵۸ | ۱۶۳ |
| ۱۵۳ | ۱۶۸ | ۱۶۰ | ۱۵۷ |
| ۱۶۱ | ۱۵۶ | ۱۵۵ | ۱۶۷ |

قرض کی ادائیگی کے لئے روزانہ مغرب کی نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ۲۱ مرتبہ پڑھا کریں۔ اگر اس دعا کو والد صاحب خود پڑھیں تو زیادہ بہتر ہے۔

بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر اس دعا کو پڑھتے وقت سر کے بالوں میں یا داڑھی کے بالوں میں کنگھا کرتے رہیں تو بالوں کی تعداد کے برابر بھی اگر قرض ہوگا تو اس کے ادا کرنے کے وسائل پیدا ہو جائیں گے اور ایک سال کے اندر اندر بڑے سے بڑے قرض سے چھٹکارا مل جائے گا۔ کاروبار میں ترقی کے لئے اس عمل کو بعد نماز عشاء کریں۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں اور ہر مبین پر سات مرتبہ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ پڑھیں۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ سورۂ یٰسین میں سات مبین ہیں۔ ہر مبین پر مذکورہ آیت ۷ مرتبہ پڑھیں۔ ختم سورہ پر پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگر اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن کر لیا تو انشاءاللہ روزگار میں اضافہ ہوگا۔ آمدنی میں خیر و برکت ہوگی اور بیٹیوں کی شادی کے لئے معقول انتظام ہوگا۔ اگر یہ عمل گھر کا کوئی بھی فرد کرلے تو انشاءاللہ کامیابی ملے گی۔ اگر آپ کریں یا آپ کی کوئی بہن کرے تو ۴۰ دن کی تعداد اپنے ایام کے وقفے کے بعد پوری کر لیں۔

## کیا نقش بنانے کے لئے عامل ہونا ضروری ہے؟

سوال از: (ایضاً)

اگست ماہنامہ طلسماتی دنیا رسالے میں صفحہ نمبر: ۵۹ پر ہر قسم کی مشکلات کے خاتمہ کے لئے آپ نے جو وظیفہ اور نقش دیئے ہیں کیا وہ نقش ہم عام انسان صاف کاغذ پر بنا سکتے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ چند لوگ کہتے ہیں کہ نقش یا تعویذ بنانے کے لئے عامل ہونا ضروری ہے۔ عورتوں کو تو بالکل بھی نہیں بنانا چاہئے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

### جواب

لیے نقش خود بنائے جاسکتے ہیں لیکن دوسروں کے لیے اگر نقش بنانے ہوں تو پھر پہلے نقوش کی زکوۃ ادا کرنا ضروری ہے۔ نقوش کی زکوۃ عناصر کے اعتبار سے ادا ہوتی ہے۔ مربع کی زکوۃ کا قاعدہ یہ ہے کہ روزانہ ۳۴ نقش چاروں عناصر کے حساب سے لکھے جائیں۔ یعنی آتشی، بادی، آبی، خاکی۔ روزانہ ۱۳۶ نقش لکھے ہوں گے اور لگاتار ۳۴ دن تک لکھنے ہوں گے۔ آتشی نقوش کو آگ میں جلایا جائے گا، بادی نقوش کو درخت پر لٹکایا جائے گا، آبی نقوش کو پانی میں بہایا جائیگا اور خاکی نقوش کو زمین میں دبایا جائے گا۔ اسی طرح مثلث کے نقوش کی زکوۃ ادا ہوگی۔ مثلث کے نقوش روزانہ عناصر کے اعتبار سے ایک عنصر کا نقش ۱۵ کی تعداد میں لکھنا ہوگا۔ چاروں عناصر کے نقوش کی تعداد روزانہ ۶۰ ہوگی۔ لگاتار ۱۵ دنوں تک یہ نقوش لکھنے ہوں گے اور عنصر کے اعتبار سے انہیں آگ میں جلائیں گے درخت پر لٹکائیں گے، پانی میں بہائیں گے اور زمین میں دبائیں گے۔ لیکن یہ اس وقت ضروری ہے جب باقاعدہ عامل بننا ہو اور خدمت خلق کے لیے اس لائن میں باقاعدہ قدم رکھنا ہو۔ اپنے گھر کے مسائل حل کرنے کے لیے زکوۃ وغیرہ کی شرط نہیں ہے۔ اس کی مثال یہ ہے اگر کوئی شخص کلینک کھولنا چاہے تو اس کو باقاعدہ ڈاکٹری پڑھنے پڑے گی اور سند حاصل کرنے کے بعد ہی وہ کلینک کھولنے کا اہل ہوگا لیکن اگر کوئی شخص اپنے گھر والوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے سر کے درد کی، پیٹ کے درد کی یا کسی اور بیماری کو دفع کرنے کی ٹیبلیٹ یا کیپسول گھر میں رکھ لے اور وقت ضرورت گھر والوں کو استعمال کرادے تو اس میں کسی تعلیم کی ضرورت نہیں بس یہ معلوم ہونا چاہئے کہ کس مرض میں کونسی دوا مفید ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح روحانی عملیات میں اگر دوسروں کا علاج بحیثیت معالج کے کرنا ہے تو پہلے باقاعدہ عملیات کا کورس کرنا چاہئے اور اگر صرف اپنے گھر والوں کا علاج کرنا ہے تو پھر کسی کورس کی ضرورت نہیں۔ البتہ یہ جانکاری ضروری ہے کہ کس مرض کو کس نقش کی مدد سے دفع کیا جاتا ہے۔

آپ اپنے گھر والوں کے مسائل حل کرنے کے لیے ماہنامہ طلسماتی دنیا میں چھاپے گئے نقوش کا فائدہ اٹھاسکتی ہیں اور ان نقوش کو جوں کے توں نقل کرسکتی ہیں۔ بس یہ غور کرلیا کریں کہ نقش کس مرض کے لیے ہے اور اس کو کس موقع پر استعمال کرنے کی بات لکھی گئی ہے۔ نقش اگر امراض کو دفع کرنے کے لیے ہو تو اس کو کالی پینسل سے لکھیں اور کالے کپڑے میں پیک کرکے استعمال کریں اور اگر نقش روزگار کے لیے ہے یا کسی مقصد میں کامیابی کے لیے ہو تو اس کو ہری پینسل سے لکھیں اور ہرے کپڑے میں پیک کرکے استعمال کریں۔

## امید کی کرن

سوال از: محمد جمال ——————— بنارس

طلسماتی دنیا پڑھنے سے مجھے کچھ امید کی کرن نظر آنے لگی۔ میں نے بہت سے رسالے اس تعلق سے پڑھے ہیں۔ لیکن آپ کے رسالے میں کئی دل بھانے کی اشیاء نظر آئی تو میں اس کا گرویدہ ہوگیا اور پابندی سے مارکیٹ سے اسے خریدنے لگا۔ اور باقاعدہ خریدار ہوگیا۔

میں بہت سے عاملوں سے مل چکا ہوں لیکن بعد میں یہ مجھ پر ظاہر ہوگیا کہ وہ سب صرف نام کے عامل ہیں اور باتوں سے لوگوں کو پھانستے ہیں اور میں نے بہتوں کو چیک بھی کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ میرے سوالوں کا جواب اگلے شمارے میں ملے گا۔

## جواب

اکثر قارئین کو ماہنامہ طلسماتی دنیا پڑھنے کے بعد امید کی کرن نظر آتی ہے۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس رسالے سے ان کے مسائل بھی حل ہوجائیں گے۔ اور ان کو بھرپور رہنمائی بھی ملے گی لیکن طلسماتی دنیا کے قارئین اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ جو لوگ ہماری تعریفوں کے پل باندھتے ہیں انہیں بھی ہم کھری کھری سنادیتے ہیں، منافقت اور بے جا خوشامد کے ہم قائل نہیں۔ اپنے تمام قارئین کی صحیح رہنمائی کرنا ہی ہماری اخلاقی ذمہ داری ہے ایسا نہیں ہے کہ اگر کوئی ہماری تعریف کرے تو ہم اس کی ہاں میں ہاں ملادیں اور اس سے اس سچ کو چھپالیں جو اس کے لیے خواہ کڑوا ہو لیکن روحانی صحت اسی سچ کے نتیجے میں ملنے والی ہو۔

آپ نے طلسماتی دنیا کے سلسلے میں جس اعتماد اور بھروسہ کا اظہار کیا ہے اس کے لیے ہم آپ کے شکرگزار ہیں لیکن آپ سے بھی ہم وہی عرض کریں گے جو آپ کے حق میں مفید اور نفع بخش ہوگا خواہ اس کے گھونٹ تلخ ہوں۔ آپ نے دیکھ ہی لیا ہے کہ عاملین کی اکثریت کا حال کیا ہے وہ خود بھی جاہل ہیں اور جہالت ہی کو فروغ دینے کا کام کررہے ہیں۔ صرف چند روپوں کی خاطر گمراہ ہونا اور دوسروں کو گمراہ کرنا ایک تکلیف دہ روش ہے اللہ اس روش سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ تاہم آپ سے ہماری درخواست یہ ہے کہ صرف عاملوں کو برا کہنے سے بھی فائدہ نہیں ہے، عوام کی اکثریت خود جھوٹ اور گمراہ کن باتوں میں مزے لیتی ہے اور عقل سے بے پرواہ ہوکر ان باتوں کا یقین کرتی ہے جو قطعاً بے بنیاد اور من گھڑت ہوتی ہیں، عوام کی اس طرح کی اکثریت ہی کی وجہ سے سفلی عاملین کی اور جاہل قسم کے منتر بازوں کی دکانیں چل رہی ہیں اگر عوام بیدار ہوجائیں اور اپنے غلط مفاد کی وجہ سے عاملین پر ہر بات کا یقین کرنا چھوڑدیں تو پھر عاملین میں بھی سدھار پیدا ہوجائے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم روحانی عملیات سے استفادہ تو کریں لیکن صحیح اور غلط کو ہی نہیں اور دوسروں کو بھی یہ بات سمجھائیں کہ حق کیا ہے اور باطل کیا۔ سفید کس کو کہتے ہیں اور سیاہ کس کو۔ اگر اچھے برے میں صحیح اور غلط میں ہم تمیز کرنا شروع کردیں گے تو غلط عاملین کی دکانوں میں خود ہی تالے پڑجائیں گے لیکن جب تک

ہماری اپنی اصلاح نہیں ہوگی اس وقت تک ان عاملوں کو لن ترانیوں سے اور غلط سلط عملیات سے کون روک سکتا ہے۔

## دوران عمل بخور کی بات

سوال از: (ایضاً)

میں نے کتابوں میں پڑھا بخور کے متعلق کہ سات بخور کی شیشیاں تیار کرے اور جس ستارے میں عمل کرتا ہے وہی بخور جلائے۔ کچھ عمل ایک گھنٹہ کا بھی ہوتا ہے، دو گھنٹہ اور تین گھنٹہ کا بھی۔ اگر ہم عمل تین گھنٹہ کا کریں تو کیا تین شیشیاں لے کر بیٹھنا ہوگا۔ کیونکہ ایک ستارے کی ساعت ایک گھنٹہ تو تین گھنٹوں میں ستاروں کی چال بدلتی رہے گی۔ کیا بخور بھی بدلتا رہے گا۔ یا پہلے ستارے کے متعلق ہی بخور آخر تک چلے گا۔ بعض عمل میں جس میں پرہیز جمالی یا جلالی ہوتا ہے با موکل ہوتا ہے اور اسی میں یہ کہ چالیس دن قبلہ رو پڑھنا ہے تو کیا اس میں رجال الغیب کا خیال نہ کیا جائے گا اور اگر رجال الغیب کا خیال نہ کیا جائے گا تو کیا رجعت نہ ہوگی اور اگر رجال الغیب کا خیال رکھنا ہے تو چالیس دن قبلہ رو ہوکر عمل کرنا ہے۔ یہ کیوں لکھا گیا ہے۔ مثلاً کاش البرنی کی ایک کتاب "رجوع الہمزاد" میں عمل نمبر:ع میں ہے کہ پشت پر چراغ جلا کر رکھو منہ قبلہ کی طرف ہو، چالیس دن کے اندر اندر ہمزاد خود حاضر ہو جائے گا تو کیا اس میں رجال الغیب کا خیال نہ رکھا جائے گا۔ میں نے یہ سوال صرف مثال کے طور پر پیش کیا ہے نہ کہ یہ عمل کرتا ہے کیوں کہ میرے اندر ابھی یہ قابلیت نہیں کہ میں اس کو کرسکوں۔ صرف اس کو سمجھنا چاہتا ہوں تاکہ کسی بھی عمل کو سمجھ سکوں اور جو میں کرسکوں دین کی خدمت اور خدمت خلق کرسکوں۔

### جواب

افضل تو یہی ہے کہ جس ستارے کی ساعت میں عمل کیا جارہا ہو اس ستارے کی بخور روشن کرنی چاہئے اور ہر ستارے کی بخور تیار رکھنی چاہئے۔ ساعت کے بدل جانے پر جس ستارے کی ساعت شروع ہو اسی کی بخور روشن کرلینی چاہئے۔ بخور کے روشن کرنے سے روحانیت نازل ہوتی ہے۔ اور اگر بخور ستارے سے متعلق ہے تو نازل ہونے والی روحانیت بہت پراثر ہوتی ہے۔ اور اس کے نتائج متاثر کن ہوتے ہیں۔ با موکل والے ہر عمل میں رجال الغیب کا خیال رکھا جائے گا۔ البتہ اس کو شروع کرتے وقت برائے برکت قبلہ رو ہوکر بیٹھیں اس کے بعد رجال الغیب کا اندازہ کرکے ہر روز اپنا رخ بدلتے رہیں۔ رجال الغیب کا لحاظ نہ رکھنے سے رجعت تو نہیں ہوتی البتہ عمل کی کامیابی کا امکان کم ہو جاتا ہے۔ رجعت تو جب ہوتی ہے جب عامل پرہیز پر دھیان نہ دے یا دوران عمل عبارت عمل کا تلفظ غلط ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور غلطی ایسی ہو جائے جس سے عمل میں خلل پیدا ہو جائے۔ ان باتوں سے رجعت کا اندیشہ رہتا ہے۔ رجال الغیب کا خیال نہ کرنے سے عمل کمزور ہو جاتا ہے اور اس بات کا اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے کہ عمل میں کامیابی نہیں ملے گی۔

ہمارا مشورہ ہے کہ کتابیں پڑھ کر ایک دم کسی موکل والے عمل پر نہ جائیں اس میں کسی نہ کسی نقصان کا اندیشہ رہے گا۔ جو لوگ روحانی عملیات کی ابتدا موکل اور ہمزاد سے کرتے ہیں وہ بہت بڑی غلطی کرتے ہیں یہ بالکل ایسی ہی ہے کہ جس سے سائیکل بھی چلانی نہ آتی ہو وہ موٹر سائیکل پر بیٹھ کر اس کو اسٹارٹ کردے اور اندھا دھند اس کو چلانے کی کوشش کرے۔ ایسا شخص اگر کامیاب ہو جائے تو اس کو معجزہ کہیں گے اور معجزات اس دور میں اور عام انسانوں سے صادر نہیں ہوتے۔ خدمت خلق کرنا اچھی بات ہے لیکن خدمت خلق کے لئے موکل اور ہمزاد تابع کرنا ضروری نہیں ہے۔ اگر آپ کی نیت درست ہے اگر اخلاص ہے اور آپ روحانی عملیات کی حقیقت سے کچھ نہ کچھ واقفیت رکھتے ہیں تو بغیر موکل اور ہمزاد کے بھی آپ اللہ کے بندوں کی خدمت کرسکتے ہیں۔

## عمل کی کامیابی کا اندازہ کیسے ہو

سوال از: (ایضاً)

کوئی بھی شخص عمل بلا موکل کرے اور سوا لاکھ کی زکوۃ دے اور صرف یہ نیت رکھے کہ میں اس کا عامل ہو جاؤں اور موکل حاضر نہ ہو تو کیا اس میں پرہیز کی شرط ہے۔ (کھانے کا پرہیز) یا پھر گھر کا بنا ہوا سادا کھانا بھی کھا سکتا ہے۔ زکوۃ ادا کرنے کے بعد کیا عامل کو اس بات کا علم ہو جائے گا کہ وہ عمل میں کامیاب ہوگیا۔ اگر اس بات کا علم ہوگا کیسے کیوں کہ موکل حاضر ہوگا نہیں۔

مجھے امید ہے کہ آپ میرے سوالوں کا جواب اگلے شمارے میں بھیجیں گے ایسے سوالات مجھے کسی کتابوں یا کسی عامل سے دستیاب نہیں ہوئے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کے یہاں سے دستیاب ہو جائے گا۔ مجھے شدت سے آپ کے جوابوں کا انتظار ہے۔

### جواب

بے موکل اور با موکل عمل میں فرق ہوتا ہے۔ جو عمل بلا موکل ہوتے ہیں ان میں کسی پرہیز کی ضرورت نہیں ہوتی اور اس طرح کے عمل کرنے سے موکل حاضر بھی نہیں ہوتا۔ رہی یہ بات کہ عمل میں کامیابی ملی ہے یا نہیں اس کے لئے کوئی خاص پیمانہ مقرر نہیں ہے۔ عمل اگر صحیح طریقہ سے پورا ہو جائے درمیان میں سستی اور تساہل نہ ہو اور طبیعت آخر تک ہشاش بشاش رہے اور دل میں ایک خاص قسم کی روحانیت اور نورانیت محسوس ہو تو عامل کو سمجھنا چاہئے کہ اس کا عمل کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ عمل کی کامیابی کے بعد اس عمل میں ایک خاص طرح کی تاثیر بھی پیدا ہو جاتی ہے اور جب اس عمل کے ذریعہ کسی کی روحانی مدد کی جاتی ہے تو اس کو فائدہ ہوتا ہے۔ مثلاً کسی شخص نے سورۃ فاتحہ کی زکوۃ ادا کی

زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد جب وہ شخص کسی پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرے گا تو اس کو فوراً فائدہ پہنچے گا یا اگر وہ کسی مریض کو سورۂ فاتحہ کا نقش بنا کر دے گا تو اس نقش کی برکت سے مریض کو بیماری سے نجات مل جائے گی۔

عمل میں تاثیر ہی جب پیدا ہوتی ہے جب وہ صحیح طور پر مکمل ہو جاتا ہے اور عامل کے دل کا اطمینان بھی عمل کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ آپ یوں سمجھیں کہ ایک شخص پانچوں وقت کی نماز پڑھتا ہے اور اس کو اس بات کا اندازہ نہیں ہے کہ اس کی نماز قبول ہو رہی ہے یا نہیں۔؟ تو اس کو یہ بات ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کیلئے بے تاب ہونا اور دوسری نماز کا انتظار کرنا ہی پہلی نماز کی قبولیت کی دلیل ہے۔ جن لوگوں کی عبادتیں قبول نہیں ہوتیں انہیں دوبارہ عبادت کرنے کی توفیق بھی نصیب نہیں ہوتی۔ عامل چالیس دن کے چلّے کی نیت سے جب بیٹھتا ہے تو درمیان میں اسے کسلان بھی ہو سکتا ہے اس کی طبیعت میں اکتاہٹ بھی پیدا ہو سکتی ہے اور اس کو اس بات کا وسوسہ بھی آ سکتا ہے کہ میرا عمل بیکار جا رہا ہے اور اس کا مجھے کوئی فائدہ پہنچنے والا نہیں ہے تو اس طرح کی باتیں اس بات کی علامت ہیں کہ واقعتاً اس کا عمل قابل قبول نہیں ہے اور اس میں کسی طرح کی کوئی تاثیر پیدا نہیں ہوتی ہے۔ اس کے برعکس اگر عامل چستی اور وقت کی پابندی، دل کی لگن اور سوچ وفکر کی بیداری کے ساتھ عمل کر رہا ہے اور اس کو یقین ہے کہ اس کا عمل کامیابی سے ہمکنار ہوگا تو یہ سوچ وفکر ہی عمل کی کامیابی کی دلیل ہے۔

آپ نے سنا ہوگا کہ اللہ اپنے بندے کے گمان کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اس کے جو بندے اس سے اچھا گمان رکھتے ہیں وہ دنیا اور آخرت میں اس کی رضا کے حق دار بنتے ہیں اور دونوں جہاں میں سرخرو رہتے ہیں اور اس کے جو بندے اس سے اچھا گمان نہیں رکھتے اور اس کی رحمتوں اور قدرتوں کے بارے میں شک میں مبتلا ہوتے ہیں وہ دونوں جہاں میں محروم رہتے ہیں اور انہیں کچھ ہاتھ نہیں لگتا۔ ہر عمل، ہر عبادت، ہر خدمت میں سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے رب پر بھروسہ رکھیں اور اس یقین کو اپنے دل میں جمائے رکھیں کہ اللہ کسی کی محنت کو رائیگاں نہیں کرتا۔

عملیات کے سلسلے میں بھی یہی بات دل میں بسائے رکھنی چاہئے کہ ہمارا کام صحیح طریقے سے قدم اٹھانا ہے۔ اپنی ریاضت کو قیود وشرائط کے ساتھ جاری رکھنا ہے اور کامیابی سے ہمکنار کرنا اس وحدہٗ لاشریک کی ذمہ داری ہے جو اپنی ذمہ داری سے کبھی غافل نہیں رہتا۔ جب وہ اپنے ان بندوں کو بھی خالی دامن نہیں رہنے دیتا جو کچھ بھی نہیں کرتے تو پھر وہ اپنے ان بندوں کو کیوں محروم رکھے گا جو کسی سلسلے میں محنت کر رہے ہیں اور کسی خاص مقصد کے لئے دن رات محنت کر رہے ہیں۔ کتابوں میں ایسے بے شمار عمل ہوتے ہیں جو بے مؤکل ہوتے ہیں ایسے عمل کرتے وقت زیادہ شرائط نہیں ہوتیں اور نہ ان کو کرتے وقت کوئی خاص پرہیز کی ضرورت ہوتی ہے۔

آپ اس طرح کے کسی عمل کا انتخاب کر کے اس کی پابندی کریں اور یقین رکھیں کہ ایک نہ ایک دن آپ اس عمل میں کامیاب ہو جائیں گے اور آپ کو اپنے عمل کی بدولت کوئی دولت تاثیر ہاتھ لگ جائے گی۔

## زندگی کے رنج والم

سوال از: شمیم ———— کامریڈی

ہم طلسماتی دنیا آٹھ سال سے پڑھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کو اور طلسماتی دنیا کو خیریت سے رکھے۔

میرا نام شمیم ہے اور میرا مسئلہ ہے۔ میرے شوہر کی طبیعت خراب رہتی ہے۔ میرے شوہر کو لیور پرابلم ہے اور ہاتھ پیر کی انگلیاں سوج کے جاڑا بخار آتا ہے۔ ایک مسئلہ بیٹا کا ہے نام عبدل ندیم۔ تاریخ پیدائش ۳ ستمبر ۲۰۰۶ء دن میں کبھی بھی بیمار رہتا ہے، سردی بخار میں مبتلا رہتا ہے بہت کمزور ہے زیادہ ترچڑچڑا اور روتا ہی رہتا ہے اس کے لئے کوئی وظیفہ بتائیں اور نام کے عدد، صدقہ اہم تاریخ بتائیں۔

میرے کمر کے مہرے مل گئے اٹھنے بیٹھنے سونے میں بہت تکلیف ہے، دوسرا مسئلہ میری چھوٹی بہن شبانہ کا ہے۔ بہن کو بہت سے عامل کو دکھائے کوئی کہتا ہے جادو ہے کوئی اثرات بتاتے ہیں۔ علاج بھی کرائے کچھ فرق نہیں ہوا اس کے بعد آپ کے پاس حیدرآباد آئے، چار سال سے علاج کرے تھوڑا فرق ہوا پھر وہی حال ہے میری بہن کی حالت یہ ہے کہ سر کے دائیں طرف کرسینہ میں درد رہتا ہے، بائیں پیر کے تلوے میں جلن خاموش اداس الجھے الجھے رہنا، کسی سے بات کرنا نہ ہی آنا جانا، راتوں میں ڈر کے اٹھ جانا، گہری نیند میں جھٹکا کھا کے اٹھنا، دل زور سے دھڑکنا، غصہ بہت ہے، کبھی کبھی دماغ پھر جاتا ہے کبھی کبھی دماغی توازن بگڑ جاتا ہے۔

۷ سال پہلے بہن کمرے میں کتاب پڑھ رہی تھی کہ کمرے کی دیوار پر چنگر پکور تھا کور میں ہلنے کی آواز آئی تو بہن جا کے دیکھی اس میں سانپ کا بچہ تھا تو ڈر کے مارے بھاگ کر آ گئی، ہمارا بھانجہ سانپ کو مار دیا اسی دن شبانہ کی طبیعت خراب ہو گئی، کچھ دن کے بعد رات میں سو گئے تھے چیخ کے اٹھ گئی پوچھنے پر میرے سر میں دو سانپ گھس گئے اس دن سے یہ حالت ہے آپ دیکھے تو آپ نے اثرات کہا تھا اور علاج بھی کئے، کچھ دن ٹھیک تھی اب وہی حال ہے۔ آپ پھر علاج بتائیں ہم لوگ بہت پریشان ہیں اللہ سے رو رو کے دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے امید ہے اور حسینہ نام کا عدد کیا ہے بتائیں، اسم اعظم بھی بتائیں خط بہت لمبا ہو گیا معاف کر دیجئے۔ آپ کی مہربانی ہوگی اللہ تعالیٰ اس کا اجر آپ کو دے گا۔

## جواب

اپنے شوہر کا علاج کسی اچھے حکیم سے کرائیں وہ کسی جسمانی مرض میں مبتلا ہیں اور روزانہ انہیں سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلایا کریں اس سے انہیں سکون ملے گا اور ان کی طبیعت بھی تندرستی کی طرف مائل ہوگی۔

آپ نے اپنے بیٹے کا نام عبدل ندیم بتایا ہے یہ نام غلط ہے۔ عبد کی نسبت اسماء الٰہی کی طرف کرنی چاہئے جیسے عبدالکریم، عبدالباسط، عبداللہ، عبدالمنان وغیرہ۔ ندیم اللہ کا نام نہیں ہے۔ لہٰذا اس کی طرف عبد کی نسبت غلط ہے۔ مسلمانوں کو اس طرح کے ناموں سے پرہیز رکھنا چاہئے۔ آپ کے بچے کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۳ ہے۔ اس کا نام ایسا رکھیں جس کے معانی اچھے ہوں اور جس کا مفرد عدد ۳ ہو۔ غلط نام انسان کو زندگی بھر پریشان کرتا ہے اور غلط نام سے انسان کو عمر بھر شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اپنے بچے کے گلے میں "یا سلام" کا نقش لکھ کر ڈالیں اور روزانہ ۱۳۱ مرتبہ "یا سلام" پڑھ کر اس پر دم کردیا کریں۔ انشاء اللہ اس کی برکت سے اس کی تندرستی بحال ہوجائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۲ | ۳۵ | ۳۹ | ۲۵ |
| ۳۸ | ۲۶ | ۳۱ | ۳۶ |
| ۲۷ | ۴۱ | ۳۳ | ۳۰ |
| ۳۴ | ۲۹ | ۲۸ | ۴۰ |

سورۂ فاتحہ کا پانی آپ بھی پیا کریں اور آپ بھی کسی حکیم کو دکھائیں۔

آپ کو لیکوریا کا مرض لگتا ہے اور اس مرض کی وجہ سے عورت کی ہڈیاں کمزور ہوجاتی ہیں۔ سینہ کمزور ہوجاتا ہے اور کمر ٹوٹنے لگتی ہے، ہاتھ پیروں کا دم سا نکلنے لگتا ہے، آپ کسی ماہر طبیب سے اپنا علاج کرائیں اور صحت کے سلسلے میں غفلت نہ برتیں۔ آپ کی بہن شبانہ ابھی تک اثرات میں مبتلا ہے، بہتر ہوگا کہ اس کا علاج کسی مقامی عامل سے کرائیں اور کئی ماہ تک اس کا علاج جاری رکھیں ۔انشاء اللہ اس کو اثرات سے نجات مل جائے گی۔ جب تک کسی عامل سے رجوع نہ کریں تب تک یہ نقش اس کے گلے میں ڈال دیں اور اس نقش کو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کرلیں۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۴۵ | ۱۴۸ | ۱۵۲ | ۱۳۸ |
| ۱۵۱ | ۱۳۹ | ۱۴۴ | ۱۴۹ |
| ۱۴۰ | ۱۴۷ | ۱۴۶ | ۱۴۳ |
| ۱۴۷ | ۱۴۲ | ۱۴۱ | ۱۵۳ |

اس نقش کو گلے میں ڈالنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی کریں کہ روزانہ سات مرتبہ قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرکے شبانہ کو پلایا کریں۔ انشاء اللہ اثرات ختم ہوجائیں گے اور غصہ پر کنٹرول رہے گا۔ اگر خدانخواستہ اس سے فائدہ نہ ہو تو کسی عامل سے رجوع کریں۔ حسینہ کے نام کا مفرد عدد ۷ ہے اور اسم اعظم "یا حلیم" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۸۸ مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپکے شوہر کو اور آپکے بیٹے اور آپ کی بہن کو صحت عطا کرے اور ہر طرح کے اثرات اور امراض سے نجات دے (آمین)

### نمک کے فوائد

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا اپنے کھانے کی ابتدا نمک سے کرو کیونکہ نمک میں ۷۰ امراض کو دفع کرنے کی صلاحیت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی کہ آپ کھانے کی ابتدا نمکین چیز کے استعمال سے کرتے تھے اور آخر میں بھی نمکین ہی چیز کا استعمال فرماتے تھے۔


کلونجی آئل

طب نبوی کی اہم ترین یادگار

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

کلونجی میں موت کے سوا ہر مرض کے لئے شفا ہے

اور آج یہ بات تجربات سے ثابت ہے کہ کلونجی کا تیل بے خوابی، دردسر، دردکان، خشکی اور گنج پن، امراض جلد، درد دانت، سانس کی نالیوں کے ورم، خرابی خون، پھوڑے، پھنسی، کیل، مہاسے، درد گھٹیا، پتھری، مثانہ کی جلن، درد شکم، دمہ، السر، کینسر، سستی اور تھکان وغیرہ جیسے موذی امراض کو دفع کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔

کلونجی کا تیل دوا بھی ہے اور غذا بھی

ہزاروں لوگوں کی فرمائش پر ہاشمی روحانی مرکز نے طب نبوی کی اشاعت عام کا بیڑہ اٹھایا ہے کلونجی کا تیل اسی اقدام کی پہلی کڑی ہے آپ کسی بھی مرض کا شکار ہوں "کلونجی آئل" کا استعمال کریں اور اپنی آنکھوں سے قدرت کا کرشمہ اور سرکار دو عالم ﷺ کے قول کی سچائی کا مشاہدہ کریں۔

وزن: 30 M.L قیمت: -/50 (علاوہ محصولڈاک)

**ہمارا پتہ :**

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند یوپی

Mob-09756726786

# علاج بذریعۂ صدقات

(مولانا) حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

## مصائب، آفات، مشکلات، امراض، نحوست، بے روزگاری اور صدقہ

آج کے دور میں امراض سے نجات پانے کے لئے قیمتی سے قیمتی علاج کئے جاتے ہیں۔ بعض امراض کو دفع کرنے کے لئے لاکھوں روپے علاج میں خرچ کئے جاتے ہیں اور اس کے بعد بھی آرام نہیں ملتا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ صدقہ کی طرف مسلمان بھی غفلت برتتے ہیں جب کہ صدقہ موت کے سوا ہر بیماری اور مصیبت کا علاج ہے۔ صدقہ بلاؤں کو روکتا ہے، آفتوں کو دفع کرتا ہے، امراض سے نجات دلاتا ہے اور نحوست و گردش سے بھی انسان کی حفاظت کرتا ہے۔ ہر شخص اپنے متعلقہ صدقہ کو کس طرح ادا کرے۔؟ کونسی چیز صدقہ میں دے۔؟ کتنی تعداد اور مقدار میں دے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ اپنا متعلقہ ستارہ کونسا ہے۔

اگر تاریخ پیدائش ۲۱/ مارچ سے ۲۰/ اپریل کے درمیان ہو تو ستارہ مریخ ہے۔

اگر تاریخ پیدائش ۲۱/ اپریل سے ۲۱/ مئی کے درمیان ہو تو ستارہ زہرہ ہے۔

اگر تاریخ پیدائش ۲۲/ مئی سے ۲۱/ جون کے درمیان ہو تو ستارہ عطارد ہے۔

اگر تاریخ پیدائش ۲۲/ جون سے ۲۳/ جولائی کے درمیان ہو تو ستارہ قمر ہے۔

اگر تاریخ پیدائش ۲۴/ جولائی سے ۲۳/ اگست کے درمیان ہو تو ستارہ شمس ہے۔

اگر تاریخ پیدائش ۲۴/ اگست سے ۲۳/ ستمبر کے درمیان ہو تو ستارہ عطارد ہے۔

اگر تاریخ پیدائش ۲۴/ ستمبر سے ۲۳/ اکتوبر کے درمیان ہو تو ستارہ زہرہ ہے۔

اگر تاریخ پیدائش ۲۴/ اکتوبر سے ۲۳/ نومبر کے درمیان ہو تو ستارہ مریخ ہے۔

اگر تاریخ پیدائش ۲۴/ نومبر سے ۲۳/ دسمبر کے درمیان ہو تو ستارہ مشتری ہے

اگر تاریخ پیدائش ۲۴/ دسمبر سے ۲۰/ جنوری کے درمیان ہو تو ستارہ زحل ہے۔

اگر تاریخ پیدائش ۲۱/ جنوری سے ۱۹/ فروری کے درمیان ہو تو ستارہ زحل ہے۔

اگر تاریخ پیدائش ۲۰/ فروری سے ۲۰/ مارچ کے درمیان ہو تو ستارہ مشتری ہے۔

اگر تاریخ پیدائش یاد نہ ہو تو دیکھیں نام کا پہلا حرف کیا ہے۔ نام کے پہلے حرف سے اپنا ستارہ معلوم کریں۔ اپنے نام کے ستارے کا اندازہ اس چارٹ سے کریں۔

| ستارے | حروف |
|---|---|
| مریخ | الف، ل، ع، ی، ز، ذ، ض، ظ، ن |
| زہرہ | ب، و، ت، ٹ، ر، ط |
| عطارد | ک، ق، پ، غ |
| قمر | ح، ہ |
| شمس | م |
| مشتری | ف، د، ڈ |
| زحل | ج، خ، گ، ث، س، ش، ص |

اپنے ستارے کا اندازہ اپنے نام کے مفرد عدد سے بھی کیا جاسکتا ہے اس کا چارٹ یہ ہے۔

| ستارے | اعداد |
|---|---|
| شمس | ۱_۴ |
| قمر | ۲_۷ |
| مشتری | ۳ |
| عطارد | ۵ |
| زہرہ | ۶ |
| زحل | ۸_۴ |
| مریخ | ۹ |

صدقہ مع وزن۔

| ستارہ | متعلقہ رنگ | صدقہ | وزن |
|---|---|---|---|
| شمس | زرد | دال چنا، دال مونگ دھلی ہوئی، گیہوں، ملدہ | ایک کلو یا دس کلو |
| قمر | سفید | چاول، آٹا، برفی | ۲ کلو یا دو سو گرام |
| مشتری | زرد | دال ارہر، دال چنا، زردہ | ۳۰۰ گرام یا تین کلو |
| عطارد | سبز | دال مونگ ثابت، کوئی بھی باجرہ، ہری سبزی | ۶۰۰ گرام یا چھ کلو |
| زہرہ | سفید | چاول، آٹا، جوار، دودھ، دہی | ۷۰۰ گرام یا ۷ کلو |
| زحل | سیاہ، سلیٹی | ثابت اڑد، راجما، کالا رس گلا | ۸۰۰ گرام یا ۸ کلو |
| مریخ | سرخ، گلابی | مکئی، ثابت اڑد، گاجر، ٹماٹر | ۹۰۰ گرام یا ۹ کلو |

ان صدقات کو کسی بھی درخت کے نیچے ڈالیں یا جنگل میں رکھ کر یا بکھیر کر آجائیں۔ ان صدقات کو کسی غریب انسان کو بھی دے سکتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ اس غریب انسان سے آپ کا کوئی رشتہ نہ ہو۔ ویسے بہتر یہ ہے کہ ان صدقات کو جنگلی جانوروں ہی کی نذر کریں۔ انشاء اللہ بلائیں دفع ہوں گی۔ امراض سے نجات ملے گی اور مشکلات کا کوئی حل نکلے گا۔


ماھنامہ طلسماتی دنیا

## "عاملین نمبر"

کی تیاری میں مصروف ہے۔ جو ایک تاریخی دستاویز ہوگا۔ یہ نمبر تیاری مکمل ہونے پر اگلے سال بھی آسکتا ہے۔ آپ اپنے علاقہ کے معتبر عاملین کی مکمل تفصیل روانہ کریں تا کہ اچھے اور قابل اعتبار عاملین کا ذکر کر کے ہم ان کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرسکیں اور ان کی خدمات کا تذکرہ کر کے انہیں تاریخی حیثیت دلانے میں ان کی مدد کرسکیں۔

المعلن

منیجر ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند (یوپی)


## طبی ٹوٹکے

⊗ کسی بیماری سے صحت پانے کے لئے جسمانی کمزوری کو دور کرنے کے لئے گرم پانی میں نمک ملا کر غسل کرنے سے جسمانی قوت بہت جلد لوٹ آتی ہے۔

⊗ لیموں کے رس میں کالا نمک اور شہد ملا کر پینے سے ہچکی بند ہوجاتی ہے۔

⊗ آم کی کونپلوں (نئے پتوں) کو پانی میں پیس کر چھان کر پلانے سے دست کے ساتھ آنے والا خون بند ہوجاتا ہے۔

⊗ پکے ہوئے کیلے کو گائے کے دودھ سے بنی دہی کے ساتھ صبح شام استعمال کرنے سے منہ کے چھالے دور ہوجاتے ہیں۔

⊗ روزانہ تربوز کھانے سے پیشاب صاف آتا ہے، پیشاب کی جلن وغیرہ کی شکایتیں دور ہوجاتی ہیں، یہ قبض کی شکایت کو بھی دور کردیتا ہے۔

⊗ پکے ہوئے شہتوتوں کا رس نچوڑ کر شربت تیار کرلیں، اس کے پینے سے دماغی کمزوری دور ہوجاتی ہے اور جسم کو ٹھنڈک بھی پہنچتی ہے۔

⊗ بچھو، زہریلی مکھی اور بھڑ کے ڈنک پر ذرا سا پانی لگا کر باریک پسا ہوا نمک رگڑنے سے درد اور جلن بند ہوجاتی ہے اور سوجن بھی نہیں چڑھتی۔

⊗ جس شخص کے سر میں درد ہو اسے ایک چٹکی نمک زبان پر رکھ لینا اور دس منٹ کے بعد ایک گلاس سرد پانی پینا چاہئے درد ختم ہوجائے گا۔

⊗ پانی کے ساتھ سرخ مرچ پیس کر بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر لیپ کرنے سے آرام ہوجاتا ہے، آزمایا ہوا نسخہ ہے۔

⊗ سبز دھنیا کا پانی نکال کر روزانہ سر پر لگانے سے گنج دور ہوجاتا ہے۔

⊗ قے بند نہ ہو رہی ہو تو سبز دھنیا کا پانی وقفے وقفے سے ایک ایک گھونٹ پلائیں فوراً قے بند ہوجائے گی۔

⊗ کتا کاٹ لے تو اس کاٹی ہوئی جگہ پر فوراً سرسوں کا تیل لگا کر سرخ مرچ کو پیس کر باندھ دینا چاہئے۔ اس سے مریض محفوظ ہوجاتا ہے۔ پاگل کتے کے کاٹنے پر بھی مرچ باندھنا مفید ہے۔

⊗ سردیوں کے موسم میں ادرک کو گڑ میں ملا کر کھانے سے سردی کم لگتی ہے۔ اور جسم میں گرمی پیدا ہوجاتی ہے۔

⊗ اندرونی چوٹ ہو تو ایک گرام ہلدی دودھ کے ساتھ پیس کر پلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

بیسویں قسط

# مخزن العجائب

حسن الہاشمی

## اَلرَّحِیْمُ

اس اسم مبارک کے اعداد ۲۵۸ ہیں۔ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد "یَا رَحِیْمُ" ۲۵۸ مرتبہ پڑھے گا وہ لوگوں کی نظروں میں مقبول و محترم ہوگا۔ اس نقش کو اگر انگوٹھی میں رکھے گا تو چشم خلائق میں سرسبز ہوگا۔

۷۸۶

| ال | ر | حی | م |
|---|---|---|---|
| ۱۹ | ۳۹ | ۳۲ | ۱۹۹ |
| ۳۸ | ۱۶ | ۲۰۲ | ۳۳ |
| ۲۰۱ | ۳۴ | ۳۷ | ۱۷ |

## اَلْمَلِكُ

یہ اسم مبارک بہت سریع التاثیر ہے۔ تمام حاجات کے لئے اس کا ورد ہر فرض نماز کے بعد نوے مرتبہ کریں۔ انشاء اللہ عزت و اقبال میں اضافہ ہوگا۔ اس اسم مبارک کے اعداد ۹۰ ہیں۔

اس کا نقش اگر گلے میں ڈالیں گے تو خوش بختی کے لئے دروازے کھلیں گے۔

۷۸۶

| ال | م | ل | ک |
|---|---|---|---|
| ۲۱ | ۱۹ | ۳۲ | ۳۹ |
| ۱۸ | ۲۸ | ۳۲ | ۳۳ |
| ۳۱ | ۳۴ | ۱۷ | ۲۹ |

## اَلْقُدُّوْسُ

اس اسم مبارک کے اعداد ۱۷۰ ہیں۔ یہ اسم تقدس اور روحانیت کو فروغ دیتا ہے اور پڑھنے والے کے قلب میں نورانیت پیدا ہوتی ہے۔ اگر

بشارتوں سے بہرہ ور ہوں گے۔

اس اسم مبارک کا نقش اگر شرف قمر میں بنا کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں تو عوام کی نظروں میں محبوب رہیں گے۔

۷۸۶

| ال | قد | و | س |
|---|---|---|---|
| ۷ | ۵۹ | ۳۲ | ۱۰۳ |
| ۵۸ | ۴ | ۱۰۶ | ۳۳ |
| ۱۰۵ | ۳۴ | ۵۷ | ۵ |

## اَلْمُؤْمِنُ

اس اسم مبارک کا ورد انسان کو عبادت و ریاضت پر اکساتا ہے اور اس کی طبیعت اللہ کے ذکر کی طرف چلتی ہے۔ اس اسم مبارک کے اعداد ۱۳۶ ہیں۔ روزانہ ۱۳۶ مرتبہ اس کا ورد کرنا چاہئے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے اگر تین چلے گذر جائیں تو انسان صاحب کشف ہو جاتا ہے۔

اس اسم مبارک کا نقش انسان میں عاجزی اور انکساری پیدا کرتا ہے۔

۷۸۶

| ال | م | و | من |
|---|---|---|---|
| ۷ | ۸۹ | ۳۲ | ۳۹ |
| ۸۸ | ۴ | ۴۲ | ۳۳ |
| ۴۱ | ۳۴ | ۸۷ | ۵ |

## اَلرَّشِیْدُ

اس اسم الٰہی کی برکت سے ذکر الٰہی میں دل لگتا ہے اور عبادت کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

اگر روزانہ نماز عشاء کے بعد ۶۰۷ مرتبہ اس کا ورد کریں تو بہتر

۷۸۶

| ار | ش | ک | ا |
|---|---|---|---|
| ۱۱ | ۳ | ۲۳۲ | ۲۹۹ |
| ۲ | ۸ | ۳۰۲ | ۲۳۳ |
| ۳۰۱ | ۲۳۳ | ۱ | ۹ |

## اَلصَّبُوْرُ

اس اسم مبارک کے اعداد ۲۹۸ ہیں۔ جو شخص روزانہ اس اسم کا ورد ۲۹۸ مرتبہ کرے گا وہ گناہوں سے تائب ہو جائے گا اور اس کی طبیعت نیکیوں کی طرف چلنے لگے گی۔

جس شخص کو کوئی صدمہ پہنچا ہو اور اس کو صبر نہ آرہا ہو تو اس کو اس اسم الٰہی کا نقش ۷ روز تک لگاتار پلائیں۔ انشاء اللہ اس کو سکون ہوگا۔

۷۸۶

| ص | ب | و | ر |
|---|---|---|---|
| ۷ | ۱۹۹ | ۹۱ | ۱ |
| ۱۹۸ | ۴ | ۳ | ۹۴ |
| ۳ | ۹۳ | ۱۹۷ | ۵ |

## اَلْوَارِثُ

اس اسم مبارک کے ذکر سے انسان معاشرے میں ممتاز ہوتا ہے اور صاحب اولاد بھی ہو جاتا ہے۔ اگر اس کا ذکر بانجھ عورت بھی کرے گی تو اس کی برکت سے حاملہ ہو جائے گی۔ اس اسم مبارک کے اعداد ۷۰۷ ہیں۔ صبح شام اتنی ہی تعداد میں ذکر کرنا چاہئے۔ اس اسم مبارک کا نقش اولاد کی نعمت سے بہرہ ور ہونے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

۷۸۶

| ال | وا | ر | ث |
|---|---|---|---|
| ۲۰۱ | ۳۹۹ | ۳۴ | ۶ |
| ۳۹۸ | ۱۹۸ | ۹ | ۳۳ |
| ۸ | ۳۳ | ۳۹۷ | ۱۹۹ |

## اَلْهَادِیُ

اس اسم مبارک کے اعداد ۲۰ ہیں۔ جو بچے بے راہ رو ہوں، برے کے عادی ہوں، ان کے لئے اس اسم مبارک کا نقش شرف قمر میں لکھیں اور بگڑے ہوئے بے راہ رو بچے کا نام مع والدہ لکھیں اور روزانہ ۲۰ مرتبہ "یاھادی" پڑھ کر بچے پر دم کر دیں اور ایک نقش گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ چند دن کے اندر اندر برائیوں سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

| ال | ہا | د | ی |
|---|---|---|---|
| ۵ | ۹ | ۳۴ | ۵ |
| ۸ | ۲ | ۸ | ۳۳ |
| ۷ | ۳۴ | ۷ | ۳ |

## اَلْمَانِعُ

جو شخص دشمن کی دشمنی سے محفوظ رہنا چاہے وہ روزانہ اس اسم مبارک کا ورد ۱۶۱ مرتبہ کرے اور اس نقش کو اپنے گلے میں ڈالے۔

۷۸۶

| ال | ما | ن | ع |
|---|---|---|---|
| ۵۱ | ۶۹ | ۳۴ | ۳۰ |
| ۶۸ | ۳۸ | ۴۳ | ۳۳ |
| ۴۴ | ۳۳ | ۶۷ | ۳۹ |

## اَلْمُقْسِطُ

جس شخص کو حد سے زیادہ غصہ آتا ہو اور وہ غصے سے بے قابو ہو جاتا ہو اس کے گلے میں اس اسم مبارک کا نقش ڈالیں اور روزانہ ایک نقش گیارہ روز تک پانی میں گھول کر پلائیں۔ انشاء اللہ غصے سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

| م | ق | س | ط |
|---|---|---|---|
| ۶۱ | ۸ | ۳۱ | ۹۹ |
| ۷ | ۵۸ | ۱۰۴ | ۴۴ |
| ۱۰۱ | ۴۳ | ۲ | ۵۹ |

## اَلْجَامِعُ

اگر کوئی چیز گم ہو گئی ہو یا کوئی شخص گم ہو گیا ہو یا لاپتہ ہو گیا ہو تو اس کو واپس بلانے کے لئے اس طرح گم شدہ بچوں اور اغوا ہو جانے والی عورتوں کی واپسی کے لئے اس کا ورد ہر فرض نماز کے بعد ۱۱۴ مرتبہ چھ دن تک کریں۔ اور اس کا نقش گھر میں لٹکا دیں اور نقش کے نیچے گم شدہ شخص کا نام مع والدہ لکھ دیں۔ اگر کوئی بے جان چیز گم ہو گئی ہو تو اس کا نام لکھ دیں ان شاء اللہ ۶ دن میں وہ چیز مل جائے گی اور گم شدہ شخص واپس آجائے گا۔

۷۸۶

| ال | جا | م | ع |
|---|---|---|---|
| ۴۱ | ۶۹ | ۳۲ | ۳ |
| ۶۸ | ۳۸ | ۲ | ۳۳ |
| ۵ | ۳۴ | ۶۷ | ۳۹ |

## اَلْغَنِیُّ

اس اسم مبارک کا ورد کرنے والا مال و دولت سے سرفراز ہو جاتا ہے۔ اگر اس اسم مبارک کے اعداد کے مطابق ۱۲۰ دن تک پڑھ لیں تو انسان کے لئے روزی کے دروازے ہر طرف سے کھل جاتے ہیں۔ اس کے اعداد ۱۰۶۰ ہیں۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے۔ اس اسم مبارک کا نقش کاروبار میں ترقی اور روزگار میں وسعت پیدا کرتا ہے۔

۷۸۶

| ال | غ | ن | ی |
|---|---|---|---|
| ۵۱ | ۹ | ۳۴ | ۹۹۹ |
| ۸ | ۴۸ | ۱۰۰۴ | ۳۳ |
| ۱۰۰۱ | ۳۴ | ۷ | ۴۹ |

## اَلرَّؤُوْفُ

اس اسم مبارک کے ذکر سے عامل صاحب کشف ہو جاتا ہے اور اہل دنیا اس سے محبت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ جس شخص کے گلے میں اس اسم مبارک کا نقش ہوگا وہ عزیز خلائق ہوگا اور لوگ اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کریں گے۔ اس اسم مبارک کے اعداد ۲۸۶ ہیں۔ روزانہ ۲۸۶ مرتبہ اس کا ورد کرنا چاہئے۔

۷۸۶

| ال | ر | ؤ | ف |
|---|---|---|---|
| ۷ | ۷۹ | ۳۲ | ۱۹۹ |
| ۷۸ | ۴ | ۲۰۲ | ۳۳ |
| ۲۰۱ | ۳۴ | ۷۷ | ۵ |

## اَلتَّوَّابُ

اس اسم مبارک کے اعداد ۴۰۹ ہیں۔ جو شخص ایک سال تک روزانہ اس اسم مبارک کا ذکر ۴۰۹ مرتبہ کرے گا وہ اس کا عامل ہو جائے گا اور پھر وہ جس کی بھی طرف دیکھے گا اس کو گناہوں سے توبہ کی توفیق نصیب ہوگی۔ "اَلتَّوَّابُ" کا ذاکر قطب وقت کا نائب ہوتا ہے۔ اس اسم مبارک کا نقش انسان کو گناہوں سے باز رکھتا ہے اور توبہ کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

۷۸۶

| ال | ت | وا | ب |
|---|---|---|---|
| ۸ | ۱ | ۳۲ | ۳۹۹ |
| ۰ | ۵ | ۴۰۲ | ۳۳ |
| ۴۰۱ | ۳۴ | ۰ | ۲ |

## اَلْمُنْتَقِمُ

اس اسم مبارک کے اعداد ۶۳۰ ہیں۔ اس کا نقش ظالموں اور سرکشوں کو عذاب الٰہی میں مبتلا کرتا ہے۔ نقش کے نیچے ظالم اور سرکش کا نام مع والدہ لکھیں اور اس کا ذکر روزانہ ۶۳۰ مرتبہ کریں اور ذکر کے وقت اس ظالم اور سرکش انسان کا تصور رکھیں۔ اس اسم الٰہی کے ذکر کے وقت اول و آخر درود شریف نہیں پڑھنا چاہئے۔

۷۸۶

| من | ت | ق | م |
|---|---|---|---|
| ۱۰۱ | ۳۹ | ۹۱ | ۳۹۹ |
| ۳۸ | ۹۸ | ۴۰۲ | ۹۲ |
| ۴۰۱ | ۹۳ | ۳۷ | ۹۹ |

## اَلْمُقَدِّمُ

اس اسم مبارک کے اعداد ۱۸۴ ہیں۔ اس اسم الٰہی کا ذاکر بے شمار حادثات سے محفوظ رہتا ہے۔ اس کو دوران سفر کوئی جانور تک تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔ اگر اس اسم کا ذکر ۱۸۴ مرتبہ کر کے قاری اپنے پر دم کر لے تو رات بھر وہ اللہ کی امان میں رہے۔ اس اسم الٰہی کے ذکر سے ڈراؤنے خوابوں سے بھی نجات ملتی ہے۔ اس کا نقش ہر طرح کی آفات سے محفوظ رکھتا ہے۔

۷۸۶

| م | ق | د | م |
|---|---|---|---|
| ۵ | ۳۹ | ۳۱ | ۹۹ |
| ۳۸ | ۲ | ۱۰۲ | ۳۲ |
| ۱۰۱ | ۴۳ | ۳۷ | ۳ |

## اَلْقَیُّوْمُ

اس اسم مبارک کے اعداد ۱۵۶ ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق کا قول ہے کہ جو شخص اس اسم مبارک کا نقش شرف شمس میں لکھ کر اپنے پاس رکھے گا وہ جمیع آفات سے محفوظ رہے گا۔

۷۸۶

| ال | ق | ی | م |
|---|---|---|---|
| ۱۷ | ۳۹ | ۳۲ | ۹۹ |
| ۳۸ | ۱۳ | ۱۰۲ | ۳۳ |
| ۱۰۱ | ۳۴ | ۳۷ | ۱۵ |

## اَلْوَدُوْدُ

اس اسم مبارک کے اعداد ۲۰ ہیں۔ وہ اختلاف جو کسی بھی طرح سے دور نہ ہوتا ہو اس کے ورد سے دور ہو جاتا ہے۔ یہ اسم مبارک محبت کے لئے اکسیر کا کام کرتا ہے۔ اس کا عمل یہ ہے کہ پہلے طالب کا نام لکھیں مع والدہ پھر ودود لکھیں پھر مطلوب کا نام مع والدہ لکھیں۔ پھر اس کی تکسیر کریں۔ پانچ نقش بنائیں ایک پانی میں بہا دیں، ایک درخت پر لٹکا دیں، ایک زمین میں دبا دیں، ایک بلب کے نیچے لٹکا دیں تا کہ آنچ پہنچتی رہے، ایک نقش طالب کے اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ مطلوب بے قرار ہوگا۔ اس اسم مبارک کا نقش اگر اولاد کے گلے میں ڈال دیں تو وہ ماں باپ کی نافرمانی سے بچ جائیں۔

۷۸۶

| و | د | و | د |
|---|---|---|---|
| ۷ | ۳ | ۷ | ۳ |
| ۲ | ۴ | ۹ | ۸ |
| ۵ | ۹ | ۱ | ۵ |

## اَلْمَجِیْدُ

اس اسم مبارک کے اعداد ۵۷ ہیں۔ جو شخص کسی ملازمت یا عہدے سے برطرف کر دیا گیا ہو وہ اس کا ورد ہر فرض نماز کے بعد ۵۷ مرتبہ کرے اور اس اسم مبارک کا نقش اپنے گلے میں ڈالے۔

۷۸۶

| م | ج | ی | د |
|---|---|---|---|
| ۱۱ | ۳ | ۳۱ | ۲ |
| ۲ | ۸ | ۵ | ۴۲ |
| ۴ | ۴۳ | ۱ | ۹ |

## اَلْوَاسِعُ

اس اسم مبارک کے اعداد ۱۳۷ ہیں۔ عشاء کی نماز کے بعد اگر روزانہ ۱۳۷ مرتبہ پڑھیں گے تو رزق میں کشادگی پیدا ہوگی۔ اس اسم مبارک کا نقش رزق میں وسعت پیدا کرے گا۔ اگر معاشی حالات حد سے زیادہ خراب ہوں تو اس اسم مبارک کا ذکر ہر فرض نماز کے بعد ۱۳۷ مرتبہ کرنا چاہئے۔

۷۸۶

| ال | وا | س | ع |
|---|---|---|---|
| ۶۱ | ۲۹ | ۳۲ | ۲ |
| ۶۸ | ۵۸ | ۹ | ۳۳ |
| ۸ | ۴۳ | ۶۷ | ۵۹ |

## اَلْمُجِیْبُ

اس اسم مبارک کے اعداد ۵۵ ہیں۔ یہ اسم مبارک دعا کی مقبولیت کے لئے مخصوص ہے۔ اگر کسی کو اپنی عزت و وقار کا خطرہ ہو تو اس اسم کا ورد ہر فرض نماز کے بعد ۵۵ مرتبہ کریں۔ اس نقش کو گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ عزت و وقار قائم رہے گا اور دعائیں قبول ہوں گی۔

۷۸۶

| ال | م | ج | یب |
|---|---|---|---|
| ۴ | ۱۱ | ۳۲ | ۳۹ |
| ۱۰ | ۱ | ۴۲ | ۳۳ |
| ۳۱ | ۴۴ | ۹ | ۲ |

## اَلْجَلِیْلُ

اس اسم مبارک کے اعداد ۷۳ ہیں۔ یہ اسم بلندی مراتب اور عزت وعظمت کے لئے خوب تر ہے۔ اگر لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت اور اپنا رعب قائم کرنے کی خواہش ہو تو اس اسم مبارک کا ورد روزانہ ۴ ہزار مرتبہ ۴۰ دن تک کریں۔ اس اسم کا نقش رعب اور دبدبہ قائم رکھتا ہے اور لوگ عزت دینے پر مجبور ہوتے ہیں۔

۷۸۶

| ال | ج | ل | یل |
|---|---|---|---|
| ۳۱ | ۳۹ | ۳۲ | ۲ |
| ۳۸ | ۲۸ | ۵ | ۳۳ |
| ۴ | ۳۳ | ۳۷ | ۲۹ |

## اَلْکَبِیْرُ

اس اسم مبارک کے اعداد ۲۳۲ ہیں۔

بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص ۲۳۲ مرتبہ اس اسم مبارک کو پڑھ کر اپنی زوجہ سے صحبت کرے گا تو لڑکا پیدا ہوگا۔ اس عمل کو کم سے کم ۷ مرتبہ کرنا چاہئے۔ اور حمل ٹھہرنے کے بعد اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔

اس اسم مبارک کا نقش اپنے پاس رکھنے سے سماج میں بڑائی اور عزت ملتی ہے اور لوگوں میں وقار بڑھتا ہے۔

۷۸۶

| ک | ب | ی | ر |
|---|---|---|---|
| ۱۱ | ۱۹۹ | ۲۱ | ۱ |
| ۱۹۸ | ۸ | ۴ | ۲۲ |
| ۳ | ۲۳ | ۱۹۷ | ۹ |

## اَلْخَبِیْرُ

اس اسم مبارک کے اعداد ۸۱۲ ہیں۔

اگر کوئی شخص اس اسم مبارک کا ورد ہر فرض نماز کے بعد ۸۱۲ مرتبہ ۱۴۰ دن تک کرے گا تو اس پر پوشیدہ راز ظاہر ہونے لگیں گے۔ اس اسم مبارک کے ذریعہ جو استخارہ کیا جاتا ہے اس میں بھرپور کامیابی ملتی ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں اور ۸۱۲ مرتبہ اس اسم مبارک کا ذکر کرنے کے بعد سو مرتبہ یہ پڑھیں۔

یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ۔ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ۔

یَا بَشِیْرُ بَشِّرْنِیْ۔ یَا مُبِیْنُ بَیِّنْ لِیْ۔

اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ صحیح جواب پائے گا۔

۷۸۶

| خ | ب | ی | ر |
|---|---|---|---|
| ۱۱ | ۱۹۹ | ۶۰۱ | ۱ |
| ۱۹۸ | ۸ | ۴ | ۶۰۲ |
| ۳ | ۶۰۳ | ۱۹۷ | ۹ |

## اَلْجَبَّارُ

اس اسم مبارک کے اعداد ۲۰۶ ہیں۔

یہ اسم مبارک قوت وہیبت کے لئے ہے۔ اس کے ورد سے اپنا نفس مغلوب ہوتا ہے اور انسان شہوت سے محفوظ رہتا ہے۔

جو شخص اس نقش کو اپنے گلے میں رکھے گا وہ دشمنوں کی سازشوں سے محفوظ رہے گا اور اس کا رعب قائم ہوگا۔

نقش یہ ہے

۷۸۶

| ال | ج | با | ر |
|---|---|---|---|
| ۴ | ۱۹ | ۳۲ | ۲ |
| ۱۹۸ | ۱ | ۵ | ۳۳ |
| ۴ | ۳۳ | ۱۹۷ | ۲ |

## اَلْمُهَيْمِنُ

اس اسم مبارک کے اعداد ۱۴۵ ہیں۔

اس کے ورد سے مشکلات سے نجات ملتی ہے۔ ہر نماز کے بعد ۱۴۵ مرتبہ پڑھنے سے آسانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ہر کام آسان ہو جاتا ہے، اس اسم مبارک کا نقش آسیب و جنات سے نجات دلاتا ہے۔

۷۸۶

| م | ہ | ی | من |
|---|---|---|---|
| ۱۱ | ۸۹ | ۴۱ | ۴ |
| ۸۸ | ۸ | ۷ | ۴۲ |
| ۶ | ۴۳ | ۸۷ | ۹ |

## اَلْعَلِيْمُ

اس اسم مبارک کے اعداد ۱۵۰ ہیں۔

اگر کوئی شخص اس اسم مبارک کو ہر فرض نماز کے بعد ۱۵۰ مرتبہ پڑھے گا تو اس کو علم لدنی کی دولت عطا ہوگی۔

اگر کوئی اس اسم مبرک کے نقش کو طشتری پر لکھ کر ۴۰ روز تک روزانہ ایک طشتری پر لکھ کر پلائے گا تو اس کا پاگل پن اور جنون ختم ہو جائے گا۔ اس کا نقش قوت حافظہ اور قوت علم میں اضافہ کرتا ہے۔

۷۸۶

| ع | ل | ی | م |
|---|---|---|---|
| ۱۱ | ۳۹ | ۷۱ | ۲۹ |
| ۳۸ | ۸ | ۳۲ | ۷۲ |
| ۳۱ | ۷۳ | ۳۷ | ۹ |

## اَلْمُذِلُّ

اس اسم مبارک کے اعداد ۷۷۰ ہیں۔

اگر کسی کا دشمن ظاہر اور خاموش ہو تو اس کو ذلیل و خوار کرنے کے لئے روزانہ اس کا تصور کرکے ۷۷۰ مرتبہ پڑھیں۔ مرگی کے مریض کے گلے میں یہ کلمات لکھ کر ڈالیں، مرگی سے نجات ملے گی۔ یہ کلمات چاندی کی تختی پر کندہ کریں یامذل کل جبار عنید بقھر سلطانه یا مذل۔ تختی کی دوسری طرف یہ لکھیں یاقھار اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ

یہ کلمات اس وقت چاندی کی تختی پر کندہ کریں جب چاند برج عقرب میں ہو۔ مرگی کو دفع کرنے میں یہ نقش بھی تیر بہدف ہے اس کو کاغذ پر لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

| ال | م | ذ | ل |
|---|---|---|---|
| ۷۰۱ | ۴۹ | ۳۲ | ۳۹ |
| ۴۸ | ۶۹۸ | ۴۲ | ۳۳ |
| ۴۱ | ۳۴ | ۴۷ | ۶۹۹ |

## اَلْمُؤْمِنُ

اس اسم مبارک کا ورد انسان کو عبادت و ریاضت پر اکساتا ہے اور اس کی طبیعت اللہ کے ذکر کی طرف چلتی ہے۔

اس اسم مبارک کے اعداد ۱۳۶ ہیں۔ روزانہ ۱۳۶ مرتبہ اس کا ورد کرنا چاہئے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے اگر ۳ چلے گذر جائیں تو انسان صاحب کشف ہو جاتا ہے۔ اگر اس اسم مبارک کا ذکر روزانہ ۱۳۶ مرتبہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد کریں تو افضل ہے۔

۷۸۶

| ال | م | و | من |
|---|---|---|---|
| ۷ | ۸۹ | ۳۲ | ۳۹ |
| ۸۸ | ۴ | ۴۲ | ۳۳ |
| ۴۱ | ۳۴ | ۸۷ | ۵ |

☆☆☆

قسط نمبر: ۴

# کرشماتِ جفر

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

## مقدمات میں کامیابی، ترقی رزق، محبت و تسخیر اور مقبولیت عامہ کے لئے ایک نادر تحفہ

رزق اور روزی میں خیر و برکت، آمدنی میں زبردست اضافے، باہمی تعلقات میں پختگی، لوگوں میں مقبولیت اور فتوحات عامہ کے لئے ایک ایسا طریقہ قارئین کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔ جو روحانی تجربات کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے اور جس کو کرنے کے بعد حیرت انگیز نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ یہ طریقہ پوشیدہ اور مخفی خزانوں کا ایک خاص عطیہ ہے۔ جسے افادیت عامہ کے لئے نقل کیا جارہا ہے۔ اس روحانی طریقے کی ۲۸ قسطیں پیش کرنی تھیں، تین قسطیں پیش کی جاچکی ہیں، چوتھی قسط یہ ہے جو آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ ان تمام قسطوں سے اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق عمل کریں۔ اس مضمون کو پوری گہرائی کے ساتھ پڑھیں تاکہ استفادہ کرتے وقت کوئی بھول نہ ہوجائے۔

طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے طالب اپنے نام اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد برآمد کرے۔ مثلاً طالب کا نام ثوبان ابن سلمہ ہے۔ ثوبان کے اعداد ۵۵۹، سلمہ کے اعداد ۱۳۵ اور دونوں کے مجموعی اعداد ۶۹۴ ہیں۔ چونکہ ثوبان کے نام کا پہلا حرف ث ہے۔ اس لئے قرآن حکیم میں جتنی بار بھی حرف ث استعمال ہوا ہے ان کو ۵ سے ضرب دے کر جو اعداد بنیں گے ان کو بھی شامل کریں گے۔ ث سے شروع ہونے والے اسماء الٰہی جتنے بھی ہوں گے ان کے اعداد قمری بھی ان میں شامل کریں گے اور ث سے شروع ہونے والی قرآن حکیم میں جو سورتیں ہوں گی ان کے بھی اعداد ان سب میں شامل کریں گے۔ اب اس تفصیل کو دیکھیں۔ قرآن حکیم میں حرف ث کی کل تعداد ۱۲۷۶ ہے۔ اس تعداد کو ۵ گنا کیا تو کل تعداد ہوئی ۶۳۸۰۔ قرآن حکیم میں کوئی سورت ایسی نہیں ہے جو حرف ث سے شروع ہوئی ہو۔ اس لئے اس کو نظر انداز کردیں گے۔ جو اسماء الٰہی حرف ث سے شروع ہوا ہے وہ یہ ہے۔

| | |
|---|---|
| یا ثابت | ۹۰۳ |
| | ۶۹۴ |
| تمام اعداد کا مجموعہ | ۶۳۸۰ |
| | ۹۰۳ |
| | ۷۹۷۷ |
| | ۶۰۰ |
| | ۷۳۷۷ |

ان میں ۶۰۰ وضع کر کے ۴ سے تقسیم کریں گے۔

۴ ) ۷۳۷۷ ( ۱۸۴۴
۴
۳۳
۳۲
۱۷
۱۶
۱۷
۱۶
۱

حاصل قسمت ۱۸۴۴ ہیں اور تقسیم کے بعد ایک باقی رہا۔ پہلے خانہ میں ۱۸۴۴ رکھ کر ہر خانہ میں ۲۰ کا اضافہ ہوگا اور ۱۳ ویں خانہ میں ۲۱ کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۹۸۴ | ۲۰۲۴ | ۲۱۰۵ | ۱۸۴۴ |
| ۲۰۸۵ | ۱۸۶۴ | ۱۹۶۴ | ۲۰۶۴ |
| ۱۸۸۴ | ۲۱۲۵ | ۲۰۰۴ | ۱۹۲۴ |
| ۲۰۲۴ | ۱۹۴۴ | ۱۹۰۴ | ۲۱۴۵ |

وکفیٰ باللہ شہیدًا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

دو نقش تیار کئے جائیں گے ایک نقش طالب کے گھر میں لٹکے گا اور ایک نقش طالب اپنے دائیں بازو پر باندھے گا۔ دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔

(نوٹ) پچھلی قسط حرف ت سے شروع ہونے والی دو سورتوں کا ذکر نہیں ہوا تھا۔ قارئین اس کا اضافہ کرلیں۔

| | |
|---|---|
| سورۂ تکویر اعداد | ۳۸۳۰۹ |
| اور سورۂ تین اعداد | ۱۰۲۳۷ |

(باقی آئندہ)

# ایک منہ والا ردراکش

## پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

## فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

**خاصیت:** جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

شائقین اس نمبر پر رابطہ قائم کریں۔ 9897648829

# عملیات حروف صوامت

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۲۴

## برائے وسعت رزق

حروف صوامت کے کچھ حیرت انگیز عملیات قارئین کے لئے نقل کئے جارہے ہیں۔ ان عملیات میں ان اسماء الٰہی کے ذریعہ مدد حاصل کی جائے گی جو حروف صوامت پر مشتمل ہوں۔ طریقہ کار یہ ہے کہ طالب کے نام اور اس کی والدہ کے نام میں نقطے والے حروف وضع کرنے کے بعد جو حروف باقی رہیں گے ان کے اعداد میں اسم الٰہی کے اعداد شامل کریں گے اور نقش مثلث خالی البطن تیار کریں گے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کردیں گے حاصل تقسیم کو نقش کے پہلے خانہ میں لکھیں گے۔ اس کے بعد ہر خانہ میں اتنے ہی اعداد بڑھاتے چلے جائیں گے تقسیم کے بعد اگر کچھ بچے تو اس عدد کو خانہ ۶ میں بڑھادیں گے۔ اس کے بعد حسب قاعدہ پہلے خانہ والے اعداد کا اضافہ کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ نقش صحیح بن جائے گا اور ہر سطر کا میزان برابر ہوگا۔ نقش کے پیٹ میں طالب کا نام مع والدہ اور مع مقصد لکھ دیں گے۔ نقش ۲ بنائیں گے، ایک نقش طالب کے گھر میں لٹکے گا اور ایک نقش طالب کے گلے میں ڈلے گا یا دائیں بازو پر بندھے گا۔ دونوں نقش ہرے کپڑے میں ہوں گے۔

مثلاً نعیم احمد ابن نجمہ بانو کے لئے برائے وسعت رزق نقش بنانا ہے۔

نعیم احمد میں۔ دو حرف ن اور ی نقطے والے ہیں۔ دونوں کو حذف کردیا باقی حروف اور ان کے اعداد یہ ہیں۔

حروف: ع۔م۔ا۔ح۔م۔د (اعداد: ۱۹۳)

نجمہ بانو میں ن۔ ج۔ ب اور ن نقطے والے حروف میں ان کو حذف کردیا۔ باقی حروف اور اعداد یہ ہیں۔

حروف م۔ہ۔الف۔و۔ اعداد ۵۲۔

اسم الٰہی واسع العطاء۔ وسعت کے ساتھ عطا کرنے والا۔ اعداد ۲۳۹۔

اعداد کا مجموعہ: ۱۹۳+۵۲+۲۳۹=۴۶۴۔

۱۲)۴۶۴(۳۸

۳۶

۱۰۴

۹۶

۸

۴۶۴ کو ۱۲ سے تقسیم کیا۔

حاصل تقسیم ۳۸ ہے۔ تقسیم کے بعد ۸ باقی رہے۔ ۳۸ کو خانہ اول میں رکھ کر ہر خانہ میں ۳۸ کا اضافہ ہوگا لیکن چونکہ نقش میں کسر ہے اس لئے چھٹے خانہ میں ۳۸ کے بجائے ۴۶ کا اضافہ چھٹے خانہ میں ۸ مزید ہوں گے۔ یعنی ۳۸+۸=۴۶ جمع ہوں گے۔

نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | ۸ | ۳ |
| ۵ | | ۷ |
| ۶ | ۴ | ۲ |

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

| | | |
|---|---|---|
| ۳۸ | ۳۱۴ | ۱۱۴ |
| ۱۹۰ | الٰہی نعیم احمد ابن نجمہ بانو کے رزق میں وسعت کردے | ۲۷۴ |
| ۲۳۶ | ۱۵۴ | ۷۶ |

دیکھئے ہر سطر کا میزان ۴۶۴ ہی ہوگا۔

دوسری مثال: طالب محمد افروز ابن سلمہ۔ اسم الٰہی یا موسع نعمت میں وسعت کرنیوالی ذات۔ اعداد ۱۷۶۔

طالب کے نام کے حروف صوامت: م۔ح۔م۔ا۔ر۔و۔ اعداد ۲۹۹۔

والدہ کے نام کے حروف صوامت: س۔ل۔م۔ہ۔ اعداد: ۱۳۵

اسم الٰہی کے اعداد ۱۷۶

ٹوٹل ۶۱۰

۱۲)۶۱۰(۵

۶۰

۱۰

حاصل تقسیم۔ ۵۰۔ باقی ۱۰۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

| | | |
|---|---|---|
| ۵۰ | ۳۱۰ | ۱۵۰ |
| ۲۵۰ | الٰہی محمد افروز ابن سلمہ کے رزق میں وسعت کردے | ۳۶۰ |
| ۳۱۰ | ۲۰۰ | ۱۰۰ |

(باقی آئندہ)

## ضروری اعلان

### اعلامیہ نمبر-۱۷

مولانا حسن الہاشمی کے مندرجہ ذیل شاگردوں کی تفصیل موصول ہو چکی ہے۔ دیگر شاگردوں سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد ایک پوسٹ کارڈ پر اپنی تفصیل روانہ کریں۔ ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند ایک ڈائریکٹری شائع کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے اس کے لئے ہر شاگرد کی تفصیل ہمیں موصول ہو جانی ضروری ہے۔ ڈائریکٹری میں ہر شاگرد کا مکمل پتہ اور فون نمبر بھی چھاپا جائے گا اس لئے اپنا مکمل پتہ، فون نمبر یا موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔ اگرچہ ریکارڈ دفتر میں تمام شاگردوں کا موجود ہے لیکن دوبارہ ان کے پتے اور فون نمبر اس لئے منگا رہے ہیں تاکہ پتے اور فون نمبر میں اگر کوئی تبدیلی ہوگئی ہو تو واضح ہو جائے۔ جن شاگردوں کا نام ابھی تک اس لسٹ میں نہیں چھپا ہے تو وہ فوراً ایک پوسٹ کارڈ روانہ کریں۔ ہاشمی روحانی مرکز سے جو ڈائریکٹری شائع ہوگی اس میں سب شاگردوں کے نام اور پتے ہونے ضروری ہیں۔ یہ ریکارڈ سب شاگردوں کو دائمی فائدہ پہنچائے گا۔ یہ ڈائریکٹری تمام شاگردوں کو بھی بھیجی جائے گی۔

| نمبر | نام | علاقہ | T. No. |
|---|---|---|---|
| 453 | محمد ملکین | عیسیٰ پور، موری گڑھ یوپی | T/388/07 |
| 454 | سید ضیاء الحسن | جہاں نما حیدرآباد، اے پی | T/389/07 |
| 455 | سید علیم الدین | منگما تا ناسدھی پیٹ، اے پی | T/390/07 |
| 456 | احمد حمید الدین | دبیر پورہ حیدرآباد، اے پی | T/391/07 |
| 457 | محمد مدثر علی ارشد | گلشن باغ بہادر پورہ حیدرآباد | T/392/07 |
| 458 | محمد وہاج الدین | قطب شاہی حیدرآباد، اے پی | T/393/07 |
| 459 | سید اسماعیل | بازار واڑی رحمت نگر، اے پی | T/394/07 |
| 460 | حافظ شبیر احمد | بدھواڑہ پیٹ کرنول، اے پی | T/395/07 |
| 461 | شیخ جمیل احمد ضامن | کونڈل واڑی، ناندیڑ ایم ایس | T/396/07 |
| 462 | مولوی محمد حبیب الدین | جامی بنڈہ روڈ کھمم، اے پی | T/397/07 |
| 463 | حافظ محمد نواز حسین | فتح دروازہ معین پورہ، حیدرآباد | T/398/07 |
| 464 | قاضی غلام حسین صدیقی | قاضی اسٹریٹ بلاری، کرناٹک | T/399/07 |
| 465 | محمد عبدالستار عرف محمد یونس | دبیر پورہ بنگلہ ابن صاحب حیدرآباد | T/400/07 |
| 466 | عظمت اللہ | پوسٹ چجولی ضلع کرنول، اے پی | T/401/07 |
| 467 | انوار احمد | سجانپور، بلہور، ضلع کانپور یوپی | T/402/07 |
| 468 | محمد ہارون | دربار منصور پور، مظفر نگر یوپی | T/403/07 |
| 469 | رام نواس یادو | شوگر ملک، منصور پور، یوپی | T/404/07 |
| 470 | محمد عمر | گھنٹہ گھر، ضلع گنگور، اے پی | T/405/07 |
| 471 | شکیل احمد | بکرا منڈی گلی بازار کانپور یوپی | T/406/07 |
| 472 | محمد اقبال حسین | شہرائے ضلع نالندہ، بہار | T/407/07 |
| 473 | مولانا نذیر احمد | موتی مسجد، وجے واڑہ، اے پی | T/410/07 |
| 474 | شکیل احمد | اندرا نگر، کرلا، جوگیشوری، ممبئی | T/413/07 |
| 475 | ریاض | والوا پات بھاگ، سانگلی | T/414/07 |
| 476 | راحت خان | سنتوش نگر گورے گاؤں، ممبئی | T/416/07 |
| 477 | سید نصیر الدین عرف روف | جزواڑہ روڈ، اورنگ آباد | T/418/07 |
| 478 | محمد یوسف | شرڈی، روہتا، احمد نگر | T/419/07 |
| 479 | محمد فہیم | ایس وی روڈ اندھیری، ممبئی | T/420/07 |
| 480 | افتخار احمد | چھتاپور واڑی جنکشن گلبرگہ | T/421/07 |
| 481 | ذوالفقار احمد صدیقی | درگاہ اسٹریٹ، کولالم، کانچی پورم | T/424/07 |
| 482 | محمد شوکت علی | فلک نما حیدرآباد، اے پی | T/574/07 |

جن شاگردوں کا ٹی نمبر ابھی تک جاری نہیں ہوا ہے وہ بھی اپنا نام و پتہ وغیرہ بھجوا دیں۔ انہیں ٹی نمبر بھیج دیا جائے گا۔

نام ______ ولدیت ______ ٹی نمبر ______ مکمل پتہ ______ فون/موبائل نمبر ______

شاگرد اپنا شناختی کارڈ (پہچان پتر) یا راشن کارڈ ضرور روانہ کریں، اس کے بغیر ڈائریکٹری میں اندراج ممکن نہیں ہے۔

(جن شاگردوں کی تفصیل موصول ہو جائے گی ان کے نام رسالے میں شائع کر دیے جائیں گے تاکہ ان کو بھی اطمینان ہو جائے)۔

ہمارا پتہ : ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

# دعا کی قبولیت کے راز

حسن الہاشمی

''دعا'' بے شک عبادت کا مغز ہے اور ایک حدیث کے مطابق دعا ہی اصل عبادت ہے۔ دعا کے ذریعہ بندہ اپنے رب سے قریب ہو جاتا ہے کیوں کہ دعا اسی سے کی جاتی ہے جسے انسان اپنا مالک، اپنا حاکم اور رازق مان لیتا ہے۔ اس لئے دعا اگر کسی اور کے در پر مانگی جائے تو یہ کھلا شرک ہوتا ہے اس لئے حدیث میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جب مانگو اللہ سے مانگو اور مدد طلب کرو تو اللہ ہی سے مدد طلب کرو۔ احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ دعا کا فائدہ اگر اس دنیا میں نہیں ہوتا تو اس کا فائدہ آخرت میں ہوتا ہے۔ جو دعائیں اس دنیا میں قبول نہیں ہوتیں ان کو بندے کے لئے آخرت میں ایک ذخیرہ بنا دیا جاتا ہے۔ حشر کے دن کچھ لوگوں کو بے شمار نعمتیں عطا ہوں گی تو ان کو حیرت ہوگی کہ یہ نعمتیں کن اعمال صالحہ کاملہ میں ہیں تب انہیں بتایا جائے گا کہ یہ نعمتیں ان دعاؤں کے بدلے میں تمہیں عطا ہوئی ہیں جو دنیا میں کسی مصلحت کی وجہ سے قبول نہیں کی گئی تھیں، ان کے بدلے میں رب العالمین نے تمہیں یہ سب کچھ عطا کیا ہے۔

دعا ایک قیمتی ہتھیار ہے، دعا کے ذریعہ ہم اس ساری دنیا کو فتح کر سکتے ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمیں اپنے رب سے مانگنے کے طریقے نہیں آتے اس لئے بھی بعض دعائیں اپنا اثر نہیں دکھاتیں۔ ہمارے اکابر نے دعا کی قبولیت کے لئے اوقات بھی بتائے ہیں اور بہت سے طریقے بھی لکھے ہیں، ہمیں ان پر غور کرنا چاہئے اور بارگاہِ خداوندی میں اپنی دعا کو موثر بنانے کے پیش کردہ فارمولوں کو آزمانا چاہئے۔ اجابت دعا کا ایک طریقہ یہ بھی ہے۔

اپنے نام کا جو حرف اول ہے اس کی مناسبت سے اللہ کے کسی صفاتی نام کا انتخاب کریں اس کے بعد اپنے پورے نام کے اعداد نکالیں اور اس میں اسم الٰہی کے اعداد شامل کر لیں اس کے بعد کل اعداد کو ۵ سے ضرب دیدیں۔ حاصل ضرب کو آپس میں جوڑ کر مرکب عدد برآمد کر لیں۔ جو بھی مرکب عدد برآمد ہو اس کے اعداد نکالیں، جو اعداد نکلیں ان کے مطابق اسم الٰہی کو روزانہ پڑھیں اور کم سے کم چالیس دن تک اور زیادہ سے زیادہ ایک سو بیس دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ مقصد میں زبردست کامیابی حاصل ہوگی، مقصد جو بھی ہو دوران وظیفہ اپنے ذہن میں رکھیں اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید سے واقف ہیں، اس لئے زبان سے اس مقصد کو ظاہر کرنا ضروری نہیں۔

اس تفصیل کو ایک مثال سے سمجھیں:

خلیل احمد کسی مقصد کے لئے یہ عمل کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے خلیل احمد اپنے نام کے اعداد نکالیں گے۔

خلیل احمد کے اعداد ابجد قمری سے ۲۳۷ برآمد ہوئے۔ خلیل احمد کے نام کا پہلا حرف خ ہے اس مناسبت سے اسم الٰہی ''یاخالق'' کا انتخاب کیا۔ ''یاخالق'' کے اعداد ابجد قمری سے ۷۳۱ ہوئے۔ ان دونوں اعداد کو جمع کیا ۲۳۷+۷۳۱=۱۲۵۴ حاصل ۱۲۵۴ ہوا۔ ان کو آپس میں جمع کرکے مرکب عدد نکالا تو ۱۴ عدد نکلا

۱۴ عدد کے پھر اعداد نکالے تو صرف ۱۸ بنے۔

دیکھئے ۳+۶+۴+۵=۱۸

خلیل احمد روزانہ ''یاخالق'' صرف ۱۸ مرتبہ ۴۰ دن تک یا ایک سو بیس دن تک پڑھنا ہے۔ اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھ کر پڑھنا ہے۔ انشاء اللہ جو بھی جائز مقصد ہوگا اس میں بھرپور کامیابی ملے گی۔

## حل المشکلات

اسماءِ حسنیٰ حصول حاجات میں کمال کی تاثیر رکھتے ہیں۔ جس مقصد کے لئے بھی عمل کرنا ہو اس مقصد کی مناسبت سے اسم الٰہی کا انتخاب کرنا چاہئے مثلاً اگر کوئی مرتبہ، کوئی عہدہ، کوئی منصب حاصل کرنا ہو تو ''یاعظیم'' کا ورد کریں۔ اگر مقصد مثبت ہو تو اوقات سعد کا لحاظ رکھیں اور اگر مقصد منفی ہو تو اوقات نحس میں ہی پڑھیں۔ کم سے کم عمل کی شروعات سعد یا نحس وقت میں ہونی چاہئے۔ وظائف میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے جگہ اور وقت کا تعین بھی ہونا چاہئے۔ کبھی کسی وقت، کبھی کسی وقت کبھی کسی جگہ وظیفہ پڑھنے سے وظیفے کی تاثیر کم ہو جاتی ہے۔ اگر دوران عمل رجال الغیب کا خیال رکھیں اور ستارے کی بخور روشن کریں تو کامیابی بہت جلد نصیب ہو جاتی ہے۔ یہ تمام چیزیں اسباب کے دائرے میں آتی ہیں اور اپنے رب پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے اسباب کا لحاظ رکھنا دانش مندی ہے۔

اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کا ایک

طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنی حاجت کے مطابق ان اسماء میں سے کسی اسم الٰہی کا انتخاب کریں۔ ذیل میں دس اسماء الٰہی دئے جارہے ہیں جو انشاء اللہ ہر حاجت کے لئے کفایت کریں گے۔ کس اسم الٰہی کا ورد کس دن کرنا چاہئے اس کی وضاحت بھی کردی گئی ہے۔ وہ دس اسماء الٰہی یہ ہیں۔

| اسم الٰہی | تعداد | حاجت | متعلقہ دن |
|---|---|---|---|
| یامانع | ۱۹۱ | ہر نقصان سے اور دشمن کی ہر چال سے محفوظ رہنے کیلئے | ہفتہ |
| یافتاح | ۴۸۹ | فتوحات اور عام کامیابی کے لئے | اتوار |
| یارزاق | ۳۰۸ | رزق روزگار اور ملازمت کے لئے | پیر |
| یامنتقم | ۶۳۰ | ظالموں اور سرکشوں کو عبرتناک سزا دینے کے لئے | منگل |
| یاشافی | ۳۹۱ | شفائے امراض کے لئے | بدھ |
| یاکافی | ۱۱۱ | تمام کاموں میں کفالت، مہمات میں کامیابی اور تحفظ کیلئے | بدھ |
| یاواسع | ۱۳۷ | ترقی رزق کے لئے | بدھ |
| یاغنی | ۱۰۶۰ | حصول دولت کے لئے | جمعرات |
| یالطیف | ۱۲۹ | افسر اور حکام کی مہربانی حاصل کرنے کے لئے | جمعرات |
| یاودود | ۲۰ | محبت و تسخیر کے لئے | جمعہ |
| یامصور | ۴۹۸ | اولاد کے لئے | جمعہ |

اس فارمولے پر عمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنے مقصد کے لئے کوئی اسم الٰہی لکھے پھر طالب دوسری سطر میں اپنا نام لکھے، پھر تیسری سطر میں ان دونوں کو امتزاج دے کر لکھے اور اسم الٰہی کے حروف کو اس وقت تک امتزاج دیتے رہیں جب تک طالب کے نام کے حروف ختم نہ ہو جائیں۔

مثال:

اسم مطلوب فتاح۔ ف ت ا ح

اسم طالب سرفراز۔ س ر ف ر ا ز

امتزاج۔ ف س ت ر اف ح ف ر ت ا ح ز

اعداد یافتاح۔ ۴۸۹

اعداد سرفراز ۵۲۸

اعداد امتزاج ۱۲۸۵

نقش ۱۲۸۵ کا بنے گا۔ قانون کے وضع ہوں گے ۳۰ عدد اس کے بعد ۴ سے تقسیم کیا جائے گا۔

۱۲۸۵

۴) ۳۰ (۳۱۳

۱۲۵۵

۱۲

۵

۴

۱۵

۱۲

۳

تقسیم کے بعد ۳ باقی رہے۔ نقش میں کسر آئے گی اور پانچویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ طالب کے اعداد کو ۴ سے تقسیم کرکے عنصر معلوم کریں گے۔

سرفراز کے اعداد ہیں ۴ سے تقسیم کیا

۴) ۵۲۸ (۱۳۲

۴

۱۲

۱۲

۸

۸

x

تقسیم کے بعد کچھ بھی باقی نہ رہا۔ معلوم ہوا کہ سرفراز کا عنصر خاکی ہے اس لئے نقش خاکی چال سے بنے گا۔ اگر تقسیم کے بعد ایک باقی رہتا تو نقش کی چال آتشی ہوتی۔ اگر دو باقی رہتا تو نقش کی چال بادی ہوتی اگر تین باقی رہتا تو نقش کی چال آبی ہوتی۔

نقش بنانے کے بعد نقش کے چاروں طرف امتزاج والے حروف برابر برابر لکھ دیئے جائیں گے۔

نقش خاکی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

ف س ت رو

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۲۳ | ۳۱۸ | ۳۱۶ | ۳۲۸ |
| ۳۱۵ | ۳۲۹ | ۳۲۲ | ۳۱۹ |
| ۳۲۶ | ۳۱۴ | ۳۲۰ | ۳۲۵ |
| ۳۲۱ | ۳۲۴ | ۳۲۷ | ۳۱۳ |

[illegible]

نقش دو عدد بنائیں ایک طالب کے سیدھے بازو پر باندھیں اور ایک نقش طالب کے گھر میں دبادیں۔ اگر عنصر آتشی ہوتا تو ایک نقش آگ میں

...جاتا۔ اگر بادی ہوتا تو ایک نقش گھر میں دفنایا جاتا۔ اگر آبی ہوتا تو ایک ... نے میں کوئی بنا کر دریا میں ڈالا جاتا۔

اس نقش کو اتوار کے دن عروج ماہ میں پہلی ساعت میں لکھیں اور ۴۰ ... تک لگاتار روزانہ "یا فتاح" کو ۱۹۸۵ مرتبہ پڑھتے رہیں۔

اگر ۴۰ دن میں تاثیر ظاہر نہ ہو تو اسم الٰہی اور طالب کے حروف کو ملفوظی کر کے لکھیں اور پھر نقش تیار کریں۔ اس کو بھی مثال سے سمجھیں۔

اسم الٰہی۔ فتاح فا۔ تا۔ الف۔ حا۔ ف ا ت ا ل ف ح ا

طالب سرفراز۔ سین۔ را۔ فا۔ را۔ الف۔ زا۔ س ی ن ر ا ف ا ر ا ا ل ف ز

امتزاج۔ ف س ا ی ت ن ا ر ا ا ل ف ف ر ح اااا ف ل ا ف ت ز اا ا

اعداد مطلوب۔ ۶۰۳

اعداد طالب ۷۴۱

اعداد امتزاج ۱۶۰۷

۱۶۰۷

قانون کے وضع ہوں گے ۳۰

۳۹۴ ) ۱۵۷۷ ( ۴

۱۲

۳۷

۳۶

۱۷

۱۶

(۱)

تقسیم کے بعد ایک بچا۔ اس طریقے سے ۱۳ ویں خانے میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ اور نقش خاکی چال ہی سے بنے گا۔ نقش اتوار کے دن پہلی ساعت میں بنے گا اور ۴۰ دن تک روزانہ "یا فتاح" ۱۶۰۷ مرتبہ پڑھنا ہوگا۔ انشاء اللہ ۴۰ دن کے اندر اندر مقصد میں کامیابی ملے گی اور ... فتوحات ہوں گی۔ یہ فارمولہ بزرگوں کا عطا کردہ ہے۔ جسے ... کے لئے نقل کر دیا گیا ہے۔


# شہید کربلا کا دفاع

## اور عاشقان یزید کی خانہ تلاشی

مولانا منظور نعمانی کے صاحبزادے کی

اہل بیت رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخیوں کا مدلل جواب

## عتیق الرحمٰن سنبھلی کی

## واقعہ کربلا کے پس منظر کا رد

از قلم

## مولانا حسن احمد صدیقی

(فاضل دارالعلوم دیوبند)

**یہ کتاب علماء دیوبند کی خاموشی کا کفارہ ہے۔**

اگر آپکو فی الحقیقت خاندان رسول ﷺ سے محبت وعقیدت ہے تو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔

اعلیٰ کتاب وطباعت قیمت مجلد۔ سو روپے (علاوہ محصولڈاک)

ناشر

**مکتبہ روحانی دنیا**

دیوبند یوپی 247554

# اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

## اپنا روحانی زائچہ بنوایئے

**یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا**

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھایئے ——
پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/500 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/300 روپے

**ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے**

**خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں**

اعلان کنندہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224748

# نومسلموں کی کہانی

## نومسلموں کی زبانی

ڈاکٹر محمد اسعد، ڈاکٹر راجکمار (باغپت، اتر پردیش)

میرا خیال ہے کہ ہم مسلمانوں کا باہر کا کوئی دشمن نہیں ہے۔ اسلام سے دوری ہماری سب سے بڑی دشمن ہے، بلکہ اسلام سے دور رہ کر ہم ساری انسانیت سے دشمنی کر رہے ہیں اس لئے کہ ایمان و اسلام انسانوں کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ لوگ مسلمانوں ہی کی زندگی کو اسلام سمجھتے ہیں اور اکثر مسلمانوں کو دیکھ کر اسلام کے نام سے گھبرا اٹھتے ہیں۔ اپنی سب سے بڑی ضرورت اور اپنی نجات کے راستے سے وہ ہماری وجہ سے دور ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنے لئے نہیں تو سارے انسانوں پر رحم کھا کر ان میں اسلام کا تعارف کرانے کے لئے ہی کم از کم ظاہری طور پر مسلمان بن جانا چاہئے۔ اللہ کے لئے اس دردناک پہلو کی طرف توجہ کریں۔

میں نومسلم کی اصطلاح کو اچھا نہیں سمجھتا اور میرا یہ خیال ہے کہ اس لفظ سے نقصان ہوتا ہے۔ عام طور پر مسلمانوں میں اس کی الگ ہی حیثیت رہتی ہے اور اسلام قبول کرنے والا بھی عرصے تک بہت سی غلط فہمیوں میں مبتلا رہتا ہے اس میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ اپنی ساری ذمے داری مسلمانوں کے ذمہ سمجھتا ہے جو اس کے لئے بہت خطرناک ہے۔ اس لئے میں اپنے کو نومسلم نہیں کہتا بلکہ نومسلم سمجھتا بھی نہیں ہوں اور جب سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا ہے کہ ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے اس کے ماں باپ اسے یہودی، مجوسی اور نصرانی وغیرہ بنا دیتے ہیں۔ میں اپنے کو پیدائشی مسلمان سمجھتا ہوں الحمدللہ۔

میرا نام محمد اسعد ہے۔ میری پیدائش موضع سرورپور جواب ضلع باغپت (یوپی) میں ہے۔ ہندو جاٹ زمین دار گھرانے میں ہوئی۔ میرا نام میرے والد محترم نے راج کمار رکھا تھا۔ میری پرائمری تعلیم گاؤں میں ہوئی، بعد میں بڑوت (یوپی) سے انٹر سائنس بائیولوجی سے کیا۔ الہ آباد (یوپی) سے آیورویدک کا ڈگری کورس بی اے ایم ایس کیا۔

میرے قبول اسلام کا واقعہ اللہ کی صفت ہادی کا کرشمہ ہے۔ B.A.M.S. کے بعد میں نے تین اپریل ۱۹۹۳ء کو پھلت آکر مولوی کلیم صدیقی صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، پھر جماعت میں وقت لگایا اور اب میں مظفر نگر میں پریکٹس کر رہا ہوں۔ سب سے پہلے گاؤں میں میڈیکل پریکٹس شروع کی۔ لیکن اللہ کو اور کچھ منظور تھا۔ میری کلینک چل نہیں سکی۔ حالانکہ تین سال تک پابندی کے ساتھ میں نے کلینک کی۔ میرے ایک رشتے دار نے مجھے مشورہ دیا کہ کاندھلہ کے پاس ہلم گاؤں میں ڈاکٹروں کی کمی ہے۔ تم وہاں کلینک کرو، اپنی دکان دینے کی بھی پیش کش کی۔ میں نے اپنے والد صاحب

ایک سال تک وہاں بھی پابندی سے بیٹھنے کے بعد میرا کلینک نہیں چلا۔ ہلم گاؤں میں ان دنوں سنسر پال عرف فوجی کا آتنک (دہشت) پھیلا ہوا تھا۔ چاروں طرف فوجی کے گینگ کی دہشت تھی۔ خود ہلم گاؤں چھاؤنی بنا ہوا تھا۔ پی اے سی لگی ہوئی تھی، ہر روز معلوم ہوتا تھا کہ فوجی آیا، کسی کو مار دیا اور کسی کو گولیوں سے بھون دیا۔ ملک کے اکثر اخباروں میں فوجی کی خبریں آتی تھیں۔ پولیس نے اس کو زندہ یا مردہ لانے پر دو لاکھ روپے انعام مقرر کیا تھا، میری بھی اس سے دور کی رشتے داری تھی۔ کلینک سے مایوس ہو کر مجھے بھی اس کے ساتھ رہنے کی سوجھی، کسی طرح میری اس سے ملاقات ہو گئی، فوجی قاتل اور ڈاکو کی صورت میں، میں نے اس کے اندر ایک بڑے انسان کو دیکھا۔ پہلی ملاقات نے مجھے اس کا گرویدہ بنا دیا اور میں نے اس کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کر لیا۔

فوجی کی شخصیت کو سمجھنے کے لئے اس کی داستان سننی پڑے گی۔ اصل میں وہ بہت شریف گھرانے کے چھیلے نوجوان تھے۔ ایسی وجاہت کے نوجوان کہ جہاں سے وہ گزرتے، آدمی ان کو دیکھنے کے لئے مجبور ہو جاتا۔ ان کو فوج میں ملازمت مل گئی، وہ بہت جذباتی اور مضبوط عزم کے آدمی تھے وہ جس افسر کے ماتحت تھے اس کے بارے میں انہوں نے سنا کہ اس نے رشوت لے کر دشمن جاسوسوں کو راز دیے ہیں۔ وہ تحقیق میں لگ گئے اور بات سچ ہونے کے بعد انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ ایسے غدار کو جینے کا حق نہیں۔ مجھے اس کو مارنا ہے۔ انہوں نے اپنے ارادے کو پورا کیا اور اپنے افسر کو گولی مار کر فوج سے بھاگ آئے۔ اپنے گھر وہ نہیں جا سکتے تھے اس لئے جنگلوں میں دربدر پھرتے رہے پولیس ان کی تلاش میں تھی۔ اس دوران وہ بڑھانہ ضلع مظفر نگر (یوپی) میں ایک قاری صاحب کے یہاں کبھی کبھی رات گزارا کرتے تھے۔ قاری صاحب کو وہ اپنا سادھو (محسن) سمجھتے تھے۔ قدرت کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ مقدمہ فوجی عدالت میں

ملک میں گرم ہوا۔ اس گاؤں میں کچھ مسلمان رہتے تھے۔ ایک روز وہ فوجی کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ بھائی فوجی! ہمیں معاف کر دو، ہم گاؤں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ فوجی نے وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ پردھان جی کے گھر والے مسجد ڈھانے کو کہہ رہے ہیں اور جب ہماری مسجد نہ رہے گی تو ہمارا اس گاؤں میں رہنا بے کار ہے۔ فوجی نے جواب دیا، جب تک میں زندہ ہوں تمہاری مسجد کو کوئی نہیں گرا سکتا، تم آرام سے گاؤں میں رہو۔ ان لوگوں نے پردھان سے کہہ دیا کہ فوجی نے کہا ہے کہ میرے رہتے ہوئے کوئی مسجد نہیں گرا سکتا۔ اس پردھان سے فوجی کے خاندان کی چلتی تھی۔ پردھان نے کہا۔ ایسے فوجی سینکڑوں میں ہوں گے۔ ہمیں تو ۶ دسمبر کو مسجد ڈھانے سے کوئی روک نہیں سکا یہ لوگ بھی بے وقوف تھے، انہوں نے یہ بات بھی فوجی سے جا کر کہہ دی۔ اس نے رائفل اٹھائی۔ پردھان اس کے ایک بیٹے اور ایک بھتیجے کو گولی ماری اور مسجد کے سامنے گھسیٹ کر لا کر ڈال دیا اور مسلمانوں سے بولا۔ یہی تھے تمہاری مسجد کو ڈھانے والے، اب تو تمہیں کوئی ڈر نہیں۔؟ اب تم آرام سے رہو۔ اس خاندان کے بچے ہوئے لوگوں نے کسی گینگ سے رابطہ قائم کیا اور فوجی کے گھرانے پر رات کو ڈاکا ڈلوا دیا۔ سامان لوٹنے کے علاوہ عورتوں کی بے عزتی کی، فوجی کی بھابھی اور چچی کی عزت لوٹ کر ان کو مارا اور ان کی چھاتیاں کاٹ ڈالیں۔ فوجی گھر نہیں تھا۔ اس کو معلوم ہوا۔ بھابھی اور چچی کی لاش دیکھ کر اس کا حال خراب ہو گیا۔ اس نے ان لاشوں کی سوگندھ (قسم) کھائی کہ جب تک زندہ رہوں گا پردھان کے خاندان، برادری والوں کا روزانہ ایک آدمی ماروں گا، پھر گینگ بنایا اور روزانہ ایک آدمی قتل کیا۔ شاید ۱۶۵ لوگوں کو قتل کیا۔ پورے صوبے کی پولیس پریشان تھی مگر فوجی پر قابو پانا مشکل تھا۔ وہ عجیب ڈاکو تھے۔ ڈاکا ڈالتے تھے، لوگوں سے پیسے وصول کرتے تھے، مگر اس میں نہ تو خود ایک پیسہ استعمال کرتے تھے نہ ساتھیوں کو کھانے دیتے تھے۔ غریبوں کی مدد کرتے اور بیواؤں اور یتیموں کی شادیاں کراتے۔ عجیب بات یہ ہے کہ غریب لوگ اکثر مسلمان تھے۔ اس لئے زیادہ تر وہ مسلمانوں کی مدد کرتے تھے۔ اسی دوران اللہ کی رحمت کو جوش آیا بڑھانہ میں قاری صاحب کے حجرے میں فوجی رکا ہوا تھا۔ مولوی کلیم صدیقی صاحب ہریانہ کے ایک سفر سے صبح صبح واپس ہو رہے تھے۔ ان کو قاری صاحب سے کچھ کام تھا، وہ مسجد میں آگئے۔ قاری صاحب بہت خوش ہوئے ان کو دیکھ کر فوجی کو ذرا تکلف ہوا۔ مگر قاری صاحب نے کہا کہ میں آپ کا کون ہوں۔؟ انہوں نے کہا: آپ میرے ساؤ (محسن) ہیں۔ قاری صاحب نے کہا یہ میرے ساؤ (محسن) ہیں۔ مجھے آپ کو ان سے ملانا تھا۔ قاری صاحب مولوی صاحب سے فوجی کا تعارف بڑوت سے بڑھانہ تک کے ایک سفر کے دوران کرا چکے تھے۔ مولوی صاحب بتاتے ہیں کہ مسجد کی حفاظت کے سلسلے میں ڈاکو بننے کی حالت نے ان کو بہت متاثر کیا اور وہ بڑھانہ تک فوجی کی ہدایت کے لئے دعائیں مانگتے رہے کہ یا اللہ! آپ کے گھر کی حفاظت نے اس کو یہاں تک پہنچا دیا، اس لئے اس کو ضرور ہدایت دیجئے۔ مولوی صاحب بھی ان سے ملنے کے مشتاق تھے۔ مل کر خوش ہوئے۔ مولوی صاحب نے فوجی سے کہا۔ پورے علاقے میں یہ قتل عام تم نے کیوں مچا رکھا ہے۔؟ فوجی نے کہا، میں نے سوچا، میری موت قریب ہے، تھوڑا سا نام ہی کر جاؤں۔ مولوی صاحب نے کہا۔ موت کو قریب سمجھتے ہو تو وہاں کی کچھ تیاری بھی کر رکھی ہے۔؟ یہاں کی پولیس اور عدالت سے تو بچ سکتے ہو، وہاں کی عدالت سے بچنا ممکن نہیں ہے۔ فوجی نے کہا۔ موت کے بعد کس نے دیکھا؟ مولوی صاحب نے کہا۔ جس نے دیکھا ہے اس نے بتایا ہے۔ وہاں کا مسئلہ بڑا نازک ہے۔ وہاں کی تیاری کی فکر کرو۔ فوجی نے کہا۔ لارے (وہاں) کی بات تو میں سمجھتا نہیں، جب میرے ساؤ (محسن) کے ساؤ (محسن) ہو تو بتاؤ۔ آپ کیا چاہتے ہو۔؟ مولوی صاحب نے فرمایا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ۔ فوجی نے فوراً کہا، پڑھاؤ۔ انہوں نے سوچا کہ مذاق میں کہہ رہا ہے۔ وہ اس وقت تک اس کے عزم سے واقف نہیں تھے۔ مگر انہوں نے اس کو کلمہ پڑھایا۔ اس نے کلمہ پڑھا اور بولا۔ جی میں مسلمان ہو گیا۔ اب موت کے بعد کی میری سزا ختم ہو گئی۔؟ مولوی صاحب نے کہا۔ انشاء اللہ دن نکل رہا تھا، اس نے اپنے ہتھیار اٹھائے اور چلنے لگا۔ مولوی صاحب نے پوچھا، کہاں جانا ہے۔؟ فوجی نے بتایا۔ ہمارے مخالف ایک مخبر نے ہمارے ایک ساتھی کی مخبری کر کے پولیس سے ہاتھ پاؤں تڑوا دیے ہیں، آج حسین پور کے ایک باغ میں اس کا کام کرنا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ اب اس کا کوئی مطلب نہیں، اب تم کسی کا قتل نہیں کر سکتے۔ فوجی نے کہا۔ آپ نے تو یہ نہیں کہا تھا۔ مولوی صاحب نے کہا، کلمہ میں پہلا لفظ لا پڑھایا تھا۔ جس کے معنی ہیں۔ نہ یعنی اللہ کی ہر نافرمانی، قتل، ظلم، کفر اور ہر برائی یہ رہے۔ فوجی نے کہا۔ یہ ہتھیار تو بھینٹ (نذرانہ) مانگتے ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا۔ اگر بھینٹ (نذرانہ) مانگتے ہیں تو آج مجھے قتل کر دو۔ کل قاری صاحب کو کر دینا۔ فوجی نے کہا کہ میں کوئی باؤلا ہوں۔؟ مولوی صاحب نے کہا اس طرح تم روز قتل کرتے ہو تو کیا تم راؤلے (عقل مند) ہو۔؟ فوجی نے کہا۔ اچھا تو نہ ہے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ بالکل نہ ہے۔ فوجی نے کہا، اگر نہ ہے تو پھر آج کے بعد فوجی قتل اور ڈاکا کچھ بھی نہیں کرے گا۔

فوجی وہاں سے چلا گیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو اکٹھا کیا۔ اس میں ۴۱ غیر مسلم تھے اور ۹ مسلمان تھے۔ اس کو نہ جانے کیوں ہم گھنی سے کچھ اعتقاد تھا۔ اپنے مسلمان ہونے کی خبر دی اور اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ مجھ پر جان دینے والے سارے ساتھی مسلمان ہو جائیں۔ دوسرے روز فوجی کو گرفتار کر لیا گیا۔ دیش کے سارے بڑے اخباروں نے فوجی کی گرفتاری کو سرخیوں میں چھاپا۔ تہاڑ جیل میں اس نے تین مہینے گزارے۔ یوپی پولیس نے معذرت کر دی تھی

کروں گی چار بار جیل سے فرار ہو چکا ہے۔ اگر اب فرار ہوا تو ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

جیل میں فوجی کے ایک بھائی ملاقی کرنے گئے۔ فوجی نے سگریٹ کے کاغذ پر ایک خط مولوی صاحب کے نام لکھ کر میرے پاس پیغام بھیجا کہ ڈاکٹر راجکمار سے کہا۔ اگر فوجی سے محبت ہے تو پھلت جا کر مولوی صاحب کے پاس کلمہ پڑھ لے اور جماعت میں چلا جائے اور میرا یہ خط مولوی صاحب کو دیدے اور میرا اسلام سو بار کہے۔ وہ مجھ سے بہت محبت کرتے تھے۔ میں وہ خط لے کر پھلت آیا۔ ۳ ارا پریل ۱۹۹۳ء کو ۱۲ بجے کے قریب میں پھلت پہنچا۔ مولوی صاحب کو وہ خط دیا۔ آج بھی اس کی فوٹو اسٹیٹ کاپی میرے پرس میں رکھی رہتی ہے۔ خط کا مضمون یہ ہے۔

”پریہ (پیارے) مولانا صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کو سویم آتما (اندرونی روحانی قوت) پتہ لگ گیا ہوگا۔ تہاڑ جیل میں ہوں۔ موت کے منہ میں ہوں۔ جیل کی اس تنگ زندگی میں ایمان کے بعد بادشاہت کا مزہ آرہا ہے وہ اتم (آخری) اچھائیں (آرزوئیں) ہیں۔ ایک یہ کہ میرے سب ساتھی جو میرے ساتھ سدا جان سے کھیلتے رہے، کلمہ پڑھ لیں اور مسلمان ہو جائیں اور دوسری یہ کہ آپ ایک بار مل لیں۔ ایمان سلامت ہے۔ آپ کے احسان کا بدلہ اپنی کھال کی جوتیاں بنا کر بھی ادا نہیں کر سکتا۔

والسلام

آپ کا سیوک (خادم) سنسر پال فوجی!

مولوی صاحب نے مجھے کلمہ پڑھایا، کھانا کھلایا، میرا نام محمد اسعد رکھا۔ تھوڑی دیر باتیں کیں۔ مجھے وضو کرا کے مدرسے لے گئے۔ ظہر کی نماز میں نے ساتھ پڑھی۔ مدرسے کے بچے مجھے گھور گھور کر دیکھ رہے تھے کیونکہ میں نماز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ مجھے نماز آتی نہیں تھی۔ میں نے دس ہزار روپے مولوی صاحب کو دیئے کہ آپ نے مجھے جماعت میں جانے کے لئے کہا ہے۔ میں اپنے ان پیسوں سے یہ کام نہیں کرنا چاہتا۔ آپ یہ پیسے لے کر مجھے اپنے پاس سے خرچ دید یجئے۔ مولوی صاحب نے کہا یہ پیسہ تو ہم بھی نہیں لے سکتے، مگر آپ کے خرچ کا انتظام کر دیتے ہیں۔ انہوں نے مجھے خرچ دیا۔ چار مہینوں کے لئے جماعت میں جانا تھا۔ جماعت میں مجھے بڑے اچھے امیر ملے۔ وہ بارہ بنکی کے ایک ٹیچر تھے۔ انہوں نے کہا۔ جماعت میں اپنی جان اور اپنا مال لگانا چاہئے۔ اس لئے اس وقت صرف ایک چلہ لگا کر میں نے اپنا کام کرنے کا پروگرام بنایا اور پھر کما کر اپنے مال سے باقی دو چلے لگانے کا ارادہ کیا۔ لوٹ کر پھلت آیا۔ مولوی صاحب پہلے تو وقت سے پہلے میری واپسی دیکھ کر پریشان ہوئے، مگر جب وجہ معلوم ہوئی تو بہت خوش ہوئے۔ مظفر نگر میں، میں نے کلینک شروع کیا۔ جو شروع میں نہ چل سکا۔ ایک سال میں تین جگہیں بدلیں، مگر ایک سال کے بعد مولوی صاحب نے استغفار کی تسبیح بتائی اور روزانہ صدقہ کرنے کو کہا۔ اللہ کا شکر ہے کہ کام اچھا چل گیا۔ اس کلینک سے میں نے اپنا مکان بنایا اور اب الحمدللہ حال بہت اچھا ہے۔

مولوی صاحب بتایا کرتے تھے کہ فوجی کے خط کو پڑھنے کے بعد ان کو تہاڑ جیل میں جا کر فوجی سے ملنے کی بڑی تڑپ ہوئی اور کچھ ہی روز میں وہاں جانے کا ایک بہانہ بھی بن گیا مگر جس روز وہاں جانا تھا، ہندوستان ٹائمز نئی دہلی میں یہ خبر چھپی کہ سنسر پال نے خودکشی کر لی۔ مولوی صاحب کہتے تھے کہ مجھے اس خبر سے حد درجہ صدمہ ہوا۔ پورے اعصاب پر اس کا اثر ہوا۔ انہوں نے اپنے شیخ علی میاں کو اس الم ناک واقعے کی اطلاع دی۔ مولوی صاحب بتاتے ہیں کہ شیخ علی میاں صاحب کو یہ خبر سناتے ہوئے میری ہچکیاں بندھ گئیں۔ انہوں نے مولوی صاحب کو بہت تسلی دی اور اطمینان دلایا کہ ہمیں امید ہے کہ اس شخص نے خودکشی نہیں کی ہوگی اور اگر ایک فیصد اس نے خودکشی کی بھی ہوگی تو ابھی وہ اس کا مکلف نہیں تھا۔ (۱) انشاء اللہ اس کا خاتمہ بخیر ہوگا۔ بعد میں وہاں کے ایک مسلمان افسر جو اس وقت جیل کے ذمہ دار تھے انہوں نے مولوی صاحب کو بتایا کہ اس سے قبل فوجی جیل سے چار بار فرار ہو چکا تھا، اس لئے یو پی پولیس نے آئندہ کے لئے معذرت کر دی تھی، اس لئے تہاڑ جیل سے انہیں لے جایا گیا اور شاید الیکٹرک شاک سے ان کو مار دیا گیا اور بعد میں خودکشی کی خبر پھیلا دی گئی۔ اس افسر نے بہت افسوس کا اظہار کیا کہ اگر مجھے پہلے سے معلوم ہو جاتا تو میں ضرور کچھ کرتا۔ اللہ کا شکر ہے کہ فوجی کی خواہش کافی حد تک پوری ہوئی۔ اس کے ۳۱ غیر مسلم ساتھیوں میں سے ۲۳ الحمدللہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ ان میں سے ۵، ۶ تو ایسے ہیں کہ عام لوگ اور خود ہم ان سے دعا کو کہتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی زندگی کا حال ایسا ہے کہ ان پر کتابیں چھپیں۔ عجیب اللہ کی شان ہے کہ اس راستے سے رحمت کی ہوا چلائی! میری شادی ہو گئی تھی۔ میری بیوی میرے ساتھ ہر حال میں جس طرح رہی، وہ مثالی بات ہے۔ اس نے میرے اسلام قبول کرنے کے بعد ایک لمحہ میری مخالفت نہیں کی۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ مالک نے مجھے آپ کے ساتھ باندھا ہے۔ میں بھارت کی پتنی (ہندوستان کی بیوی) ہوں۔ آپ کے ساتھ خوشی سے ستی ہونے کو تیار ہوں۔ جماعت سے آنے کے بعد جب میں نے اس کو اسلام کے بارے میں سمجھانا شروع کیا تو وہ بہت خوش ہوئی۔

الحمدللہ میرے تین بچے ہیں۔ بڑے بیٹے کا نام ابوبکر ہے۔ چھوٹے کا محمد عمر ہے۔ لڑکی کا نام میں نے فاطمہ رکھا ہے۔ بڑا بیٹا حفظ کر رہا ہے۔ چھوٹا بچہ

تیسری کلاس میں پڑھ رہا ہے۔ فاطمہ بھی اب مدرسے جانے لگی ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ ان سب کو اور اللہ جتنی اولاد دے گا سب کو عالم، حافظ اور دین کا داعی بنانے کی کوشش کروں گا۔ گھر والوں نے شروع میں مخالفت کی اور کچھ روز ہر الگ بھی رہی مگر میں نے تعلق رکھا اور والدین کی خدمت کرتا رہا۔ ہر ماہ ان کے پاس پہنچ کر کچھ دے کر جاتا ہوں۔ اب وہ خوش اور اسلام کے بھی قریب ہو رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اللہ نے خدمت میں بڑی تاثیر رکھی ہے۔ خدمت سے پتھر دل بھی موم ہو جاتے ہیں۔ اسلام سے پہلے ہم نے والدین کی خدمت نہیں کی۔ مگر اب میں اور میری بیوی جب بھی گھر جاتے ہیں، بہت خدمت کرتے ہیں۔ اب وہ سارے بہن بھائیوں میں ہم سے ہی زیادہ محبت کرتے ہیں۔

میرا خیال ہے کہ ہم مسلمانوں کا باہر کا کوئی دشمن نہیں ہے۔ اسلام سے دوری ہماری سب سے بڑی دشمن ہے، بلکہ اسلام سے دور رہ کر ہم ساری انسانیت سے دشمنی کر رہے ہیں، اس لئے کہ ایمان و اسلام انسانوں کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ لوگ مسلمانوں ہی کی زندگی کو اسلام سمجھتے ہیں اور اکثر مسلمانوں کو دیکھ کر اسلام کے نام سے گھبرا اٹھتے ہیں۔ ایسی سب بڑی ضرورت ہماری نجات کے راستے سے وہ ہماری وجہ سے دور ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنے لئے نہیں تو سارے انسانوں پر رحم کھا کر ان میں اسلام کا تعارف کرانے کے لئے ہی کم از کم ظاہری طور پر مسلمان بن جانا چاہئے۔ اللہ کیلئے اس درد ناک پہلو کی طرف توجہ کریں۔

میرے اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت عطا فرمائی دراصل اور کریم مالک کی کرم فرمائی اور قدرت دیکھئے کہ ڈاکازنی کے اندھیرے

راستے سے اسلام کی روشنی کی طرف مجھ گندے کو نکال لائے۔ میں اپنے اللہ کے قربان جاؤں، صدقے جاؤں اس کی رحمت کے۔

(مستفاد از ماہنامہ ارمغان ولی اللہ پھلت ضلع مظفر نگر (یوپی) اکتوبر ۲۰۰۴ء، ص ۳۲ ـ ۳۶)

## اپنے من پسند اور اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

پتھر اور نگینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہیں۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے شفاء اور تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل و کرم سے صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔

ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کر سکتے ہیں ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل و کرم سے کسی بھی شخص کو کوئی پتھر راس آجائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے اس کی غربت مالداری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو راس آتے ہیں۔ بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جس طرح آپ دواؤں، غذاؤں پر اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اپنا پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور سبب استعمال کرتے ہیں اسی طرح ایک بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں انشاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں تھا۔ ہمارے یہاں الماس، نیلم، پنا، یاقوت، مونگا، موتی، گارنیٹ، اوپل، سنہلا، گومید، لاجورد، عقیق، یشب وغیرہ بھی پتھر موجود رہتے ہیں اور جو پتھر نہیں ہوگا وہ فرمائش موصول ہونے پر مہیا کرا دیا جاتا ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں۔ اس موبائل نمبر پر رابطہ کریں 09897648829 یا بذریعہ خط ہمیں لکھیں۔

گھر بیٹھے اپنا روحانی علاج ان نمبروں پر کروا سکتے ہیں
موبائل نمبر 9897648829-9997564404

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند۔ (یوپی) پن کوڈ نمبر: ۲۴۷۵۵۴

# حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ

خان آصف

آپ کا شجرۂ نسب امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ سے ملتا ہے۔ آپ کے دادا حضرت قاضی شعیب کابل سے ترک سکونت اختیار کرکے ہندوستان تشریف لائے۔ آپ پہلے لاہور پہنچے، اس کے بعد قصور سے ہوتے ہوئے بمقام کھتوال پہنچے جس کا موجودہ نام چاؤلی مشائخ ہے۔ حضرت قاضی شعیب کے دو فرزند تھے، بڑے کا اسم گرامی قاضی جمال الدین سلیمان اور چھوٹے کا نام قاضی عبداللہ تھا۔ قاضی سلیمانؒ بڑے عالم، فاضل تھے، آپ کی زوجہ محترمہ کا نام بی بی قرسم خاتون تھا، والد ماجد کے وصال کے بعد آپ کھتوال کے قاضی مقرر ہوئے، قاضی سلیمان کے تین فرزند تھے، پہلے فرزند کا اسم گرامی شیخ اعز الدین محمودؒ، دوسرے کا حضرت شیخ فریدالدین مسعودؒ اور تیسرے کا حضرت شیخ نجیب الدین متوکلؒ تھا، حضرت بی بی قرسم خاتون بڑی عابدہ، زاہدہ اور مستجاب الدعوات تھیں، یعنی جو دعا وہ مانگتی تھیں قبول ہوتی تھی۔ آپ کے بارے میں ایک مشہور واقعہ ہے۔ ایک رات جب حضرت بی بی قرسم خاتون تہجد و ذکر و فکر میں مشغول تھیں تو گھر میں ایک چور داخل ہوا اور اس عفت مآب خاتون کے سامنے آتے ہی اندھا ہو گیا، اب وہ بھاگنا چاہتا تھا لیکن اندھا ہونے کے باعث اسے راستہ نظر نہیں آتا تھا۔ اس نے آواز دی کہ اس گھر میں ضرور کوئی ایسی ہستی موجود ہے جس کی وجہ سے میں اندھا ہو گیا ہوں۔ اب میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر میری بینائی ٹھیک ہو جائے تو میں چوری کرنا چھوڑ دوں گا۔ حضرت بی بی صاحبہ کو اس پر ترس آیا اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس کی بینائی واپس آگئی اور وہ چلا گیا۔ دوسرے روز وہ چور اپنے بال بچوں سمیت حاضر ہوا اور پورا کنبہ مسلمان ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے اس پاک گھرانے کی بے حد خدمت کی اور ولایت کے درجہ پر پہنچا۔ اس کا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا، اس کا مزار حضرت بابا گنج شکرؒ کے آباء و اجداد کے ساتھ واقع ہے۔

حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ 571 میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قصبہ کھتوال میں حاصل کی۔ آپ تیرہ سال کی عمر میں ملتان تشریف لے گئے جو اس وقت علم و فضل کا گہوارہ اور اہل علم کا مرکز تھا، وہاں تقریباً پانچ سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کی ملاقات حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ سے ہوئی، حضرت خواجہ گنج شکر مولانا منہاج الدین ترمذی کی مسجد میں بیٹھے فقہ حنفی کی مشہور کتاب "نافع" پڑھ رہے تھے کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ بھی وہاں تشریف لے آئے اور نماز تحیۃ الوضو سے فارغ ہو کر ان سے دریافت فرمایا کہ کیا پڑھ رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ "نافع"۔ حضرت شیخ نے فرمایا: "اس سے تم کو نفع ہوگا"۔ انہوں نے جواب دیا کہ حضور مجھے نفع تو آپ کی نظر کیمیا اثر سے ہوگا۔ اس واقعہ کے بعد جب حضرت خواجہ قطب الدینؒ دہلی تشریف لے گئے تو حضرت خواجہ گنج شکرؒ بھی ساتھ تھے اور وہاں جا کر بیعت سے مشرف ہوئے اور ذکر و فکر میں مشغول ہو گئے۔ شدید ریاضت و مجاہدات کے بعد حضرت خواجہ قطب الدینؒ نے آپ کو خلافت عطا فرمائی۔ جب دہلی میں آپ کے گرد خلقت کا ہجوم ہونے لگا تو آپ ہانسی چلے گئے۔ وہاں پر بھی دہلی اور گرد و نواح سے خلق خدا جب آپ کے گرد جمع ہونے لگی تو آپ اپنے قدیم وطن کھتوال چلے گئے۔ چونکہ کھتوال ملتان سے قریب تھا آپ کی شہرت اس قدر ہوئی کہ ملتان سے خلق خدا جا کر حضرت اقدس کے گرد جمع ہونے لگی۔ چنانچہ آپ اجودھن (پاکپتن) چلے گئے اور یوم وصال تک آپ نے وہیں قیام فرمایا۔ حضرت اقدس کی تمام تر توجہ کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات تھی۔ آپ نے جنگلوں اور ویرانوں کو اسی لئے اپنا مسکن بنا لیا تھا اور درویشانہ اور جامہ فقیرانہ پر قناعت کر رکھی تھی لیکن آپ جس قدر اپنے آپ کو چھپاتے تھے اسی قدر زیادہ آپ کی شہرت اطراف عالم میں ہوتی تھی۔ جب آپ نے اجودھن میں سکونت اختیار کی تو اس قدر زیادہ خلق خدا آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگی کہ آدھی آدھی رات تک مجمع رہتا تھا۔ جو بھی نذر و نیاز اور خورد و نوش کی اشیاء لوگ خدمت میں پیش کرتے وہ آپ تقسیم فرما دیتے اور خود جنگل کے پھل مثلاً پیلو اور ڈیلے (کریر کا پھل) کھا کر بسر اوقات کرتے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ آپ شربت سے روزہ افطار فرماتے تھے جس میں کشمش یا منقہ کے چند دانے ہوتے تھے۔ پیالے میں سے ایک تہائی شربت اپنے مصرف میں لاتے، باقی حاضرین میں تقسیم فرما دیتے۔ نماز سے پہلے گھی لگا کر دو روٹیاں آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی تھیں۔ ایک روٹی کے ٹکڑے کر کے آپ حاضرین مجلس کو عطا فرماتے تھے ایک روٹی اپنے لئے رکھ لیتے بلکہ اس روٹی میں سے بھی بعض لوگوں کو عطا فرمایا کرتے تھے۔ آپ جس چارپائی پر سوتے تھے اس کا بستر اس قدر چھوٹا تھا کہ پائنتی ننگی رہ جاتی تھی۔

سیر الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک خادم نے بازار سے نمک ادھار لے کر آٹے میں ڈالا، جب روٹی پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ کھانے سے اسراف کی بو آتی ہے۔ چنانچہ آپ نے اس روز کھانا نہ کھایا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ فریدالدینؒ خلوت وجلوت میں ایک جیسی بات کہتے تھے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ خلوت میں آپ نے کوئی ایسی بات کہی ہوں یا کوئی ایسا کام کیا ہو جس کا جلوت میں من و عن ذکر نہ کردیا ہو یعنی وہ ظاہر اور باطن میں بالکل ایک ہی روش رکھتے تھے۔ آپ کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے سرشار تھا۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ فرماتے ہیں کہ پہلے دن جب میں حضرت فریدالدینؒ کی خدمت میں پہنچا تو میرے دل میں خیال آیا کہ جو کچھ ان کی زبان مبارک سے سنوں گا، لکھ لوں گا، جب میں قدم بوسی کی دولت سے سرفراز ہوا تو پہلی بات جو میں نے حضرت شیخ سے سنی وہ یہ تھی۔

اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ
سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ

یعنی اے اللہ تعالیٰ! تیری آتش فراق نے دلوں کو کباب کردیا ہے اور تیرے اشتیاق کے سیلاب نے جانوں کو ویران کردیا ہے۔ فرمایا ایک روز میں حضرت شیخ فریدالدینؒ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نماز فجر پڑھ رہے تھے، آپ سجدہ میں سر زمین پر رکھے بہت دیر اسی حالت میں رہے۔ سردی کا موسم تھا، چنانچہ ایک پوستین لاکر آپ پر ڈال دی گئی۔ فرمایا: حضرت شیخ فریدالدینؒ جگہ بیٹھے تھے اسی جگہ۔ بار بار سجدہ کرتے تھے اور ایسا نماز سے باہر ہوتا تھا۔ فرمایا: ایک دفعہ حضرت شیخ اپنے حجرے میں تھے اور دروازہ بند تھا۔ میں نے کسی طرح اندر نگاہ ڈالی تو دیکھا آپ بار بار کھڑے ہوتے ہیں اور سجدے میں چلے جاتے ہیں اور یہ مصرع زبان مبارک سے ادا ہوتا ہے:

از بہرے تو میرم از برای تو زیم

یعنی میری موت اور زندگی تمہارے لئے ہے۔

سورۂ علق کی آیت ۱۹ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ''سجدہ کرو اور میرے قریب ہو جاؤ'' جو اس آیت پر مکمل یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتا ہے اسی کی زبان سے عشق ومحبت میں ڈوبے ہوئے ایسے الفاظ ادا ہو سکتے ہیں کہ اے میرے محبوب، اے میرے پروردگار، اے میرے پالنہار! میرا مرنا اور جینا صرف تیرے لئے ہے۔ ایسی ہی پاک ہستیوں کے بارے میں سورۂ توبہ کی آیت ۱۱۹ میں ہے: ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ان کے ساتھ رہو جو (ایمان میں) سچے ہیں''۔

ایسی ہستیوں سے اگر قلبی لگاؤ اور روحانی تعلق ہو تو اس کے اثرات انسان کے قلب وذہن پر ہمیشہ مثبت ہوتے ہیں جو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رجوع رکھتے ہیں اور انسان شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے اپنے انداز میں اس طرف اشارہ کیا ہے:

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

دیکھا جائے تو انسان نفسانی خواہشات کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اور آخرت پر کامل ایمان اور پختہ یقین ہو تو انسان زنجیروں سے رہائی حاصل کرسکتا ہے۔

کہتے ہیں کہ چہرہ انسان کی ذہنی کیفیات کا ترجمان ہوتا ہے۔ انگریزی میں کہتے ہیں: Face is the index of mind.

صحیح حدیث پاک میں ہے کہ جب محبت سے انسان اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے، اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کم از کم دس گنا زیادہ محبت حاصل ہوتی ہے۔ جس شخص کا دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے منور اور ذہن انوار الٰہی سے روشن ہو تو تصور کریں کہ اس کے چہرۂ اقدس پر بزرگی اور نور کا عالم کیا ہوگا۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت فریدالدینؒ کی خدمت میں پہلی مرتبہ حاضر ہوا تو اس مجلس عرفانی کا رنگ دیکھ کر میرے جسم پر لرزہ طاری ہوگیا۔ جب میری نظر حضرت بابا فریدؒ کے چہرۂ اقدس پر پڑی تو میری طاقت گویائی جاتی رہی۔

ایک دفعہ شیخ فریدالدینؒ نے شیخ قطب الدین بختیار کاکیؒ سے عرض کیا کہ لوگ مجھ سے تعویذ مانگتے ہیں۔ آپ کا کیا فرمان ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مراد پوری کرنا نہ تمہارے ہاتھ میں ہے نہ میرے ہاتھ میں، تعویذ میں خدا کا نام اور خدا کا کلام ہوتا ہے۔ لکھ کر دیدیا کرو۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ فرماتے ہیں کہ بزرگوں کا ہاتھ چھو جانا ہی باعث برکت ہے۔

## وجہ تسمیہ گنج شکرؒ

ایک دفعہ حضرت فریدالدینؒ نے حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں کوئی مجاہدہ کرنا چاہتا ہوں، حضرت اقدس نے فرمایا کہ طے کا روزہ رکھو (یعنی بغیر سحری اور افطاری کے کئی روز کا روزہ) حضرت خواجہ فریدالدینؒ فرماتے ہیں کہ میں نے تین دن طے کا روزہ رکھا۔ تیسرے دن ایک آدمی چند روٹیاں لایا جن سے میں نے روزہ افطار کیا۔ لیکن مجھے قے ہوگئی اور معدہ بالکل خالی ہوگیا۔ جب میں نے یہ واقعہ حضرت شیخ کی خدمت میں سنایا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ روٹی ایک شراب فروش کے گھر سے آئی تھی اس لئے تمہارے پیٹ میں نہ رہ سکی۔ اب جاؤ اور مزید تین دن کا روزہ رکھو۔ چنانچہ میں نے تین مزید طے کا روزہ رکھا اور چھ دن کچھ نہ کھایا۔ اس سے جسم بے حد کمزور ہوگیا اور بے حد بھوک محسوس ہوئی۔ میں نے زمین سے چند سنگریزے اٹھا کر منہ میں ڈالے تو وہ شکر ہوگئے۔ مجھے خیال آیا کہ شاید یہ شیطان کا مکر ہے اس لئے منہ سے نکال کر پھینک دیئے اور پھر ذکر حق میں مشغول ہوگیا حتیٰ کہ آدھی رات گزر گئی اور کمزوری غالب آگئی۔ اس کے بعد پھر سنگریزے اٹھا کر منہ میں ڈالے تو وہ شکر ہو گئے اور میں [illegible] سے نکال کر

پھینک دیے۔ اس کے بعد ضعف کا ایسا غلبہ ہوا کہ میں نے پھر پتھر اٹھا کر منہ میں ڈالے تو وہ بھی شکر ہو گئے۔ اس مرتبہ خیال آیا کہ یہ حق کی طرف سے ہے۔ چنانچہ آپ نے پتھر کے ٹکڑے جو شکر ہو گئے تھے تناول فرمائے اور صبح ہوتے ہی سارا واقعہ حضرت شیخ کی خدمت میں عرض کیا۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ یہ افطاری تمہیں غیب سے کرائی گئی ہے۔ اب تم بھی شکر کی طرح میٹھے بن جاؤ گے۔ یہی وجہ کہ ہے حضرت بابا فرید الدین مسعودؒ کو گنج شکر کہا جاتا ہے۔

## حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی آپ کے حق میں دعا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ اور حضرت خواجہ فرید الدینؒ ایک حجرہ میں تشریف رکھتے تھے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے فرمایا کہ فرید الدین مسعود ایک ایسی شمع ہیں کہ جس سے سارا جہان روشن ہوگا۔

## کرامات

حضرت شیخ فرید الدینؒ کی چند کرامات حسب ذیل ہیں۔

۱- آپ کی سب سے بڑی کرامت آپ کے عظیم خلفاء خصوصاً حضرت مخدوم علی احمد صابرؒ اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ محبوب الٰہی ہیں جو آپ کی صحبت میں رہ کر کامل ولی اللہ بن گئے۔

۲- ایک دفعہ آپ کی انگلی پر سانپ نے ڈس لیا لیکن آپ نے کوئی علاج نہیں کیا اور حق میں مشغول رہے۔ اسی دوران آپ کے جسم سے پسینہ رواں ہوا تو زہر کا اثر بھی جاتا رہا۔

۳- ایک دفعہ ایک شیخ غنی نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ فلاں علاقے کا گورنر بہت ظالم ہے اور مجھے تنگ کرتا ہے۔ میری سفارش کی جائے حضرت اقدس نے اپنے ایک خادم کو گورنر کے پاس بھیجا لیکن اس نے کوئی توجہ نہ دی۔ وہ شخص پھر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور اب وہ پہلے سے بھی زیادہ تنگ کرنے لگا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ تو نے بھی کسی کو تنگ کیا ہے۔ اس نے کہا حضور میں نے ایک ماتحت کو ضرور تنگ کیا تھا۔ اب توبہ کرتا ہوں کہ تھوڑے دنوں بعد ہی اس کا گورنر کا رویہ ٹھیک ہو گیا۔ اس نے ایک گھوڑا اور خلعت حضرت اقدس کی خدمت میں ارسال کی اور آپ کی خدمت میں خود حاضر ہو کر اپنی بداعمالیوں سے توبہ کی۔

۴- حضرت شیخ فرید الدینؒ جب ملتان کے ایک مکتب میں دینی تعلیم حاصل کرنے والے نوجوان طالب علم تھے، اس وقت حضرت قطبؒ نے ان کو "بابا فریدؒ" کہہ کر پکارا تھا، اسی روز سے یہ لقب دائمی حیثیت اختیار کر گیا۔ پیرو

حاصل کیا۔ آپ بخارا، بغداد، سیستان اور بدخشاں سے ہوتے ہوئے خراسان کے ایک مشہور قصبے چشت پہنچے۔ یہ وہی مقام ہے جس کی نسبت سے سلسلہ چشتیہ نے شہرت دوام حاصل کی۔ حضرت ابواسحاق چشتیؒ شام کے رہنے والے تھے اور یہ چشتیہ سلسلہ میں پہلے بزرگ ہیں جن کے نام کے ساتھ چشتی کا لفظ استعمال ہوا۔ قصبہ چشت میں روحانی تربیت کا ایک بڑا مرکز قائم تھا۔ حضرت ابواسحاق چشتیؒ کے بعد جو لوگ مسند خلافت پر فائز ہوئے وہ یہ ہیں۔ حضرت ابواسحاق چشتیؒ، حضرت ابو محمد چشتیؒ، حضرت ابو یوسف چشتیؒ، حضرت خواجہ مودود چشتیؒ، حضرت حاجی شریف زندنیؒ، حضرت خواجہ عثمان ہرونیؒ، سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ جو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے پیر و مرشد تھے۔ چشت میں قیام کے دوران ایک دن صوفیا کی کسی مجلس میں حضرت بابا فریدؒ بھی موجود تھے۔ ایک درویش نے صاحب مجلس سے اپنا خواب بیان کرتے ہوئے کہا "کل رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میری موت واقع ہو چکی ہے اور میری روح شدید اضطراب میں مبتلا ہے" صاحب مجلس کی اجازت سے حضرت بابا فریدؒ نے خواب کی تعبیر کرتے ہوئے فرمایا "اس خواب میں موت سے مراد حقیقی موت نہیں ہے۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ آپ سے فجر کی نماز قضا ہو گئی ہے"۔ اس درویش نے کہا کہ "یہ حقیقت ہے کہ آج میری فجر کی نماز قضا ہو گئی ہے۔ خواب دیکھ کر جب میری آنکھ کھلی تو نماز فجر کا وقت گزر چکا تھا"۔ حضرت بابا فریدؒ نے فرمایا کہ نماز کا قضا ہو جانا بھی ایک مسلمان کے لئے موت کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت بابا فریدؒ کی اس گفتگو سے حاضرین پر بہت اثر ہوا۔ پھر صاحب مجلس نے پیش گوئی کی کہ "یہ نوجوان بہت جلد معرفت کے افق پر آفتاب بن کر ابھرے گا۔"

۵- جب حضرت بابا فریدؒ درویشوں کے ساتھ اجودھن (پاکپتن) پہنچے تو آبادی سے دور سایہ دار درختوں کے نیچے قیام فرمایا۔ ایک دن ایک گوالن عورت اپنے سر پر دودھ کا برتن رکھے ہوئے ادھر آنکلی۔ اس نے حضرت بابا فریدؒ کو بتایا کہ: "میرا تعلق اجودھن میں بسنے والے گوالوں سے ہے۔ میرا شوہر مر چکا ہے اور میں بروں سے دودھ فروخت کر کے اپنے بچوں کی پرورش کر رہی ہوں۔ کچھ دنوں سے میں بڑی مصیبت میں ہوں۔ یہاں چند جوگی اور جادوگر آئے ہوئے ہیں جو مجھے پریشان کرتے ہیں۔ وہ مجھ سے سارا دودھ بغیر قیمت ادا کئے لے لیتے ہیں۔ اگر میں دودھ ان کو نہیں دیتی تو وہ ایسا عمل کرتے ہیں کہ دودھ میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ ایک دن جادوگروں کے چیلے میرے گھر آئے اور کہنے لگے کہ "گرو کا حکم ہے کہ ہمیں دودھ فراہم کرو ورنہ تمہارے سب جانور مر جائیں گے اور اس کے بعد تمہارے بچے بھی اس دنیا میں نہیں رہیں گے۔" یہ کہہ کر وہ مظلوم عورت رونے لگی۔ حضرت بابا فریدؒ نے اس عورت کو تسلی دی اور فرمایا کہ "صبر کرو، تمہاری مصیبت کے دن اب ختم ہونے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔'' یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ان جادوگروں کے چیلے اس عورت کی تلاش میں وہاں پہنچ گئے اور بڑے غصے سے عورت سے کہنے لگے کہ ''تو یہاں بیٹھی ہے اور گروجی دودھ کا انتظار کر رہے ہیں''۔ حضرت بابا فریدؒ نے ان سے کہا کہ ''اسے میں نے روک لیا ہے۔ تم بھی بیٹھو'' آپ کی آواز میں کچھ ایسا اثر تھا کہ ان جوگیوں پر سکتہ طاری ہو گیا اور وہ اس طرح بیٹھ گئے جیسے زمین نے ان کو جکڑ لیا ہو۔ کچھ دیر بعد جوگیوں کی دوسری ٹولی آئی۔ حضرت بابا فریدؒ کے کہنے سے وہ بھی سر جھکا کر بیٹھ گئے۔ آخر جوگیوں کا گرو اپنے چیلوں کو ڈھونڈتا ہوا ادھر آنکلا اور غضب ناک ہو کر اپنے چیلوں سے کہا کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ چیلے خاموش رہے جیسے ان کی طاقت گویائی سلب ہو گئی ہو۔ گرو بلند آواز میں منتر پڑھنے لگا لیکن ان کا کچھ اثر نہ ہوا۔ آخر گرو نے حضرت بابا فریدؒ کے قدموں میں سر رکھ دیا اور اپنے چیلوں کی رہائی کے لئے درخواست کرنے لگا۔ حضرت بابا فریدؒ نے پر جلال لہجے میں فرمایا: کہ ''تیرے شاگردوں کو اس شرط پر رہائی مل سکتی ہے کہ انہیں لے کر یہاں سے دور چلا جا۔'' چنانچہ گرو اپنے چیلوں کو لے کر اجودھن کی حدود سے نکل گیا۔ پورے قصبے میں آپ کی اس کرامت کی شہرت ہوئی اور آپ کے دست رحمت پر سینکڑوں لوگ حلقۂ اسلام میں داخل ہو گئے۔ اجودھن کے گرد و پیش سے بھی ضرورت مند آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ آپ ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے اور ان کی پریشانی دور ہو جاتی۔

۶- ایک دن ایک غریب بوڑھی عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور رو رو کر عرض کرنے لگی کہ: ''میں بیوہ ہوں اور میری تین جوان بیٹیاں ہیں۔ میں نے آپ کی سخاوت سنی ہے، آپ میری مدد کریں''۔ حضرت بابا فریدؒ نے اپنے خادم سے کہا کہ ''آج جتنی بھی نذریں آئی ہیں اس خاتون کے حوالے کر دو۔'' خادم نے شرمسار ہو کر کہا: ''سیدی! آج تو کوئی بھی نذر لے کر حاضر نہیں ہوا'' حضرت بابا فریدؒ نے عورت سے فرمایا: ''اصل سہارا تو اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اس فقیر کو بھی اسی کا سہارا ہے۔ اللہ تعالیٰ کوئی سبب پیدا کر دے گا۔'' اس جواب سے وہ عورت مطمئن نہ ہوئی اور گریہ وزاری کرتے ہوئے امداد کے لئے ضد کرتی رہی۔ آخر بابا فریدؒ نے مجبور ہو کر اس عورت سے کہا کہ وہ قریب ہی پڑا ہوا اینٹ کا ٹکڑا اٹھا کر لائے۔ آپ نے تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر اس پر دم کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اینٹ کا ٹکڑا سونے میں تبدیل ہو گیا۔ حضرت بابا فریدؒ نے وہ ٹکڑا اس عورت کو دیتے ہوئے فرمایا: ''تمہاری بیٹیوں کی شادی کے لئے یہ سونا کافی رہے گا۔'' وہ عورت سونا لے کر دعائیں دیتی ہوئی خوش خوش اپنے گھر روانہ ہو گئی۔ گھر پہنچ کر اسے خیال آیا کہ اینٹ کو سونا بنانے کا بہت اچھا نسخہ ہاتھ آ گیا ہے۔ اس نے غسل کیا، صاف کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی۔ پھر بہت سی اینٹیں اپنے سامنے رکھ کر تین کے بجائے تین سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی اور ان اینٹوں پر دم کیا لیکن اس کے دم کا ان اینٹوں پر کچھ اثر نہ ہوا۔ آخر وہ حضرت بابا فریدؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: ''میں نے اینٹوں پر دم کرنے کے لئے آپ سے زیادہ اہتمام کیا، سورۂ اخلاص بھی تین کے بجائے تین سو مرتبہ پڑھی لیکن میرے دم کا اینٹوں پر کوئی اثر نہیں ہوا، اس کی کیا وجہ ہے؟'' حضرت بابا فریدؒ نے فرمایا کہ تمہاری سب باتیں درست لیکن سورۂ اخلاص پڑھنے والی زبان فرید کی نہیں تھی۔'' (دراصل اللہ تعالیٰ سے جتنی زیادہ محبت ہوتی ہے، اخلاص ہوتا ہے، ایمان، اعتقاد اور یقین پختہ ہوتا ہے، دل حرص و ہوس سے خالی ہوتا ہے، اتنا ہی زیادہ زبان میں اثر ہوتا ہے۔)

۷- حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے خلیفہ حضرت نصیر الدین چراغ دہلویؒ نے بیان کیا ہے کہ اجودھن کے قریب ایک گاؤں تھا جس میں ایک مسلمان روغن گر (تیلی) رہتا تھا۔ سیاسی اغراض کے پیش نظر دیپال پور کے حاکم نے اس گاؤں کو تباہ کر دیا اور مقامی باشندوں کا مال و متاع لوٹ لیا گیا۔ روغن گر کی بیوی نہایت حسین و جمیل تھی۔ حاکم کے کارندے اس عورت کو اپنے ساتھ لے گئے، اس وقت روغن گر گھر پر نہیں تھا، روغن گر نے اپنی بیوی کو بہت تلاش کیا مگر ناکام رہا۔ کسی نے اسے حضرت بابا فریدؒ کی خانقاہ کا پتہ دیا، وہ روتا ہوا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور فریاد کی۔ آپ نے اس کے لئے کھانا منگوایا اور فرمایا ''اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ وہ بڑی کریم ذات ہے۔ عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہاری پریشانی دور کر دے'' روغن گر کا بہت برا حال تھا۔ وہ بار بار آپ کے پاس آتا اور اپنی پریشانی ظاہر کرتا۔ حضرت بابا فریدؒ ہر بار اس کو تسلی دیتے۔ اسی کشمکش میں دو دن گزر گئے۔ تیسرے روز ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ دیپال پور کے حاکم نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ اجودھن کے منشی کو پکڑ کر اس کے پاس پیش کریں۔ منشی بے قصور تھا لیکن کچھ مخبروں نے حاکم دیپال پور کو اکسایا کہ وہ اس کے خلاف سازشیں کر رہا ہے۔ جب سپاہی منشی کو لے جانے لگے تو اس نے سپاہیوں کی منت سماجت کی کہ ''مجھے پہلے حضرت بابا فریدؒ کی خدمت میں لے چلو میں تمہیں اس کے عوض ایک بڑی رقم دوں گا''۔ سپاہی لالچ میں آ گئے اور اس کو اس حالت میں کہ وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا، حضرت بابا فریدؒ کے پاس لے گئے۔ آپ کے سامنے پہنچ کر منشی رونے لگا اور عرض کیا کہ ''سرکار! میں بے قصور ہوں۔ میرے پاس کوئی سفارش نہیں۔ بس آپ کی دعاؤں کا سہارا ہے''۔ حضرت بابا فریدؒ چند لمحوں تک خاموش کچھ سوچتے رہے پھر منشی کو مخاطب کر کے فرمایا: ''دیپال پور کا حاکم تجھے آزاد کر دیگا۔ خلعت فاخرہ سے نوازے گا اور تحفے کے طور پر ایک کنیز بھی دے گا۔ مجھ سے وعدہ کرو کہ تم اس کو روغن گر کے حوالے کر دو گے۔'' منشی نے عرض کیا کہ ''میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کے حکم پر دل و جان سے عمل کروں گا۔'' چنانچہ روغن گر بھی منشی کے ساتھ روانہ ہو گیا لیکن [illegible]

کرے مسلسل رو رہا تھا۔

منشی کو جب حاکم دیپالپور کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ بڑے غیض و غضب کی حالت میں تھا مگر جیسے ہی اس کی نظر منشی کے چہرے پر پڑی وہ پکار اٹھا کہ "یہ سازشی نہیں ہو سکتا، اس کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ سراسر جھوٹ ہے۔" حاکم نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس کی زنجیریں کھول دو۔ اس نے منشی کو اپنے قریب بٹھایا اور معذرت کی۔ حاکم دیپالپور نے منشی کو خلعت سے نوازا اور ایک اعلیٰ نسل کا گھوڑا دیا۔ اس نے ایک برقع پوش کنیز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے منشی سے کہا "اور یہ کنیز تمہاری خدمت کے لئے ہے۔" منشی شکریہ ادا کرنے کے بعد حاکم کے دربار سے باہر آیا تو کنیز کو لے کر روغن گر کے پاس پہنچا۔ جیسے ہی کنیز کی نظر روغن گر پر پڑی وہ دوڑ کر اس سے لپٹ گئی۔ روغن گر نے اس کنیز کو اپنے سے الگ کرتے ہوئے کہا کہ "مجھے اپنی بیوی کے علاوہ کسی عورت کی طلب نہیں۔" اس پر اس عورت نے اپنے چہرے سے نقاب الٹ دیا۔ روغن گر نے جب دیکھا کہ اس کے سامنے اس کی محبوب بیوی کھڑی ہے تو اس پر سکتہ طاری ہو گیا۔ پھر کچھ دیر بعد وہ چیخیں مار مار کر رونے لگا اور "بابا! بابا!" پکار کر حضرت بابا فریدؒ کو یاد کرنے لگا۔ اس کی بیوی نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا کہ "بابا! بابا!" کہہ کر تم کسے پکار رہے ہو؟ روغن گر نے زار و قطار روتے ہوئے کہا "میں اس بزرگ ہستی کو پکار رہا ہوں جس کی دعاؤں کے طفیل آج تو مجھے ملی ہے۔" منشی نے جب پورا واقعہ سنا تو اس کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو گئے۔ کثرت ریاضت، مسلسل نفس کشی اور پرہیزگاری نے حضرت بابا فریدؒ کو ایک ایسا مرد روشن ضمیر بنا دیا تھا جس کی مثال تاریخ تصوف میں بہت کم نظر آتی ہے۔

۸۔ حضرت بابا فریدؒ نے فرمایا کہ درویش کے عناصر ریاضت، صبر، قناعت، توکل اور خدمت خلق ہیں۔ آپ کا قول ہے کہ فقیر کے لئے سب سے مضر شئے کسی دولت مند کی محبت ہے۔ ایک مرتبہ سلطان غیاث الدین بلبن والی ہندوستان نے سرخ سکوں سے بھرے دو طشت حضرت بابا فریدؒ کی خدمت میں بھیجے۔ آپ نے مولانا بدر الدین اسحاقؒ سے دریافت فرمایا۔ آج لنگر خانے میں کتنی رقم کی ضرورت ہے؟" انہوں نے عرض کیا "صرف ایک سکہ درکار ہے۔ البتہ ایک سکہ قرض بھی ہے جو غریبوں کو کھانے کے لئے قرض لیا تھا۔" حضرت بابا فریدؒ نے فرمایا "دو سکے لے لو۔ باقی فقراء میں تقسیم کر دو۔" مولانا بدر الدین نے ایسا ہی کیا مگر ایک سکہ یہ سوچ کر جیب میں رکھ لیا کہ دوسرے دن لنگر کے کام آئے گا۔ پھر عشاء کی نماز کا وقت ہوا۔ حضرت نے امامت کراتے ہوئے نماز کی نیت باندھی۔ ابھی سورہ فاتحہ کی تلاوت کی تھی کہ اچانک نیت توڑ دی۔ حضرت بابا فریدؒ نے دوبارہ نیت باندھی۔ ابھی نہ صرف نماز ادا نہیں ہوئی تھی کہ پھر نیت توڑ دی۔ کئی بار ایسا ہوا حضرت بابا فریدؒ اپنی نماز نامکمل چھوڑ کر مصلی پر بیٹھ گئے اور شیخ بدر الدین اسحاقؒ سے مخاطب ہوئے "مولانا مجھے نماز میں حضوری حاصل نہیں ہو رہی۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سلطان کی پیش کردہ نذر میں سے کچھ باقی رہ گیا ہے۔" مولانا بدر الدین نے شرم و ندامت سے اپنا سر جھکا لیا اور جیب سے سکہ نکال کر پیر و مرشد کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ میں نے کل لنگر کے لئے رکھ لیا تھا۔ حضرت بابا فریدؒ نے اس سکہ کو دور پھینکتے ہوئے فرمایا۔ "مولانا! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ درویش ہو کر مادی اشیاء پر بھروسہ کرتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کی رزاقی پر یقین نہیں ہے؟ کیا ابھی تک توکل کے مفہوم سے نا آشنا ہو؟" مولانا بدر الدین اسحاق کا برا حال تھا اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ یہ تھی ایک سچے عاشق کی نماز جس میں جسم، دماغ اور قلب و روح ہم آہنگ تھے۔ کسی نے سچ کہا ہے

نماز زاہداں سجدہ سجود است

نماز عاشقاں ترک وجود است

۹۔ جب حضرت بابا فریدؒ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی تو غیر مسلموں کو بہت تشویش ہوئی، انہوں نے ایک بڑے جوگی کی خدمت حاصل کیں اور اس کو بہت بڑی رقم کا لالچ دیتے ہوئے اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ حضرت بابا فریدؒ کے سامنے اپنے کمالات کا مظاہرہ کرے جس سے ان کا دھرم کی برتری ثابت ہو۔ وہ جوگی آپ کے سامنے پہنچ گیا اور سب سے پہلے اپنی مذہبی رسم کے مطابق دونوں ہاتھ جوڑ دیے پھر زمین پر سر رکھ دیا۔ عین اس وقت حضرت بابا فریدؒ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگی۔ "اے اللہ اس جوگی کو اپنے دامن رحمت میں چھپا لے۔ اس کا سر تیری بارگاہ میں ہمیشہ جھکا رہے۔" لوگ انتظار میں تھے کہ جوگی زمین سے سر اٹھائے گا اور پھر اپنا مدعا بیان کرے گا۔ جب کافی دیر ہو گئی تو حضرت بابا فریدؒ جو نیت لے کر یہاں آئے تھے اب اس پر عمل کرو۔" جوگی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، اس نے لرزتے ہوئے کہا اس سے پہلے میں اس کی لذت سے نا آشنا تھا۔ میں اب آپ کے دربار کا بھکاری رہنا چاہتا ہوں۔ مجھے اپنی غلامی میں قبول فرمائیں۔" اس کے بعد وہ جوگی اپنوں کے پاس پہنچا ان کی دی ہوئی رقم واپس کر دی۔ جوگی نے ان کو بتایا کہ "میرا اور حضرت بابا کا کوئی مقابلہ نہیں۔ وہ ایک سجدہ جو حضرت بابا فریدؒ کے سامنے میں نے اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو کیا ہے اس ساری عمر کے سجدوں سے افضل ہے جو میں پہلے کرتا رہا۔" یہ کہہ کر جوگی حضرت بابا فریدؒ کے آستانہ عالیہ کی طرف چلا گیا۔

## آپ کے ارشادات گرامی

۱۔ آپ کا یہ شعر مسجد کی اہمیت کو واضح کرتا ہے:

اٹھ فریدا ستیا جھاڑو دے مسیت

توں ستا رب جاگدا تیری مالک پریت

۲- قناعت کے بارے میں آپ کا یہ شعر مشہور ہے:

روکھی سوکھی کھا کے ٹھنڈا پانی پی
دیکھ پرائی چوپڑی نہ ترساویں جی

۳- آپ کا قول ہے "حق تعالیٰ سے اپنی بندگی کے رشتہ کو مضبوط کرو۔ جو کچھ ملتا ہے اسی سے ملتا ہے، جب وہ کسی کو دیتا ہے تو اس سے کوئی چھین نہیں سکتا۔"

۴- حضرت بابا فریدؒ درویشی میں نمود و نمائش کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ آپ مریدین کو بھی یہی ہدایت کرتے تھے کہ اظہار ذات سے گریز کریں ورنہ دنیا فائدہ تو ہو سکتا ہے مگر آخرت برباد ہو جائے گی۔

۵- آپ کا قول ہے "دشمنوں کو نیک مشورے سے شکست دو اور دوستوں کو تواضع سے اپنا گرویدہ بناؤ۔"

۶- آپ نے فرمایا کہ جلال شیرازیؒ نے ایک مرتبہ درویش کی تعریف کرتے ہوئے حضرت جنیدؒ کا یہ قول دہرایا۔ "اہل دنیا سے رسم و راہ رکھنا اور امرائے وقت سے ملاقاتیں کرنا فقیر کے لئے قطعاً حرام ہے۔"

۷- آپ نے فرمایا کہ اس بات پر سب مشائخ عظام متفق ہیں کہ سب سے زیادہ بزرگ وہ ہے جسے اللہ کے راستہ سے کوئی چیز متغیر نہ کر سکے۔ سب سے زیادہ دانا وہ ہے جو تارک الدنیا ہے۔ سب سے زیادہ غنی اور دولت مند وہ ہے جو قناعت کرتا ہے اور سب سے زیادہ محتاج وہ ہے جو قناعت ترک کر دیتا ہے خواہ وہ کتنا ہی صاحب ثروت ہو۔

۸- آپؒ نے فرمایا کہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے حیا کرتا ہے، اس بارے میں کہ بندہ اس کے در پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول نہ کرے اور وہ خالی ہاتھ لوٹے۔ اس کے خزانے میں کسی چیز کی کمی نہیں اور دینے میں اس کا ہاتھ کھلا ہے۔

۹- آپ نے فرمایا کہ بہت باتیں کرنا دل کو اللہ سے غافل کر دیتا ہے۔ اول کلام اور آخر کلام اگر اللہ تعالیٰ کے لئے ہے تو بات کرو ورنہ خاموش رہو۔

۱۰- آپ نے فرمایا علم حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرو اور کاہل مت ہو۔ جو شخص حق کی تلاش میں کاہلی اختیار کرتا ہے آخرت میں اسے ندامت ہوگی۔ سب سے افضل علم قرآن و سنت کا ہے۔

۱۱- آپ نے فرمایا جو کچھ تم ہو وہی ظاہر کرو ورنہ حق تعالیٰ تمہیں ظاہر کر دے گا۔ دوسرے کے عیب دیکھنے کے بجائے اپنے عیبوں پر نظر رکھو۔

۱۲- آپؒ نے فرمایا کہ اپنے معاملات کی درستی کے لئے تدبیر کرو لیکن بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھو۔ اپنے معاملات خدا کے سپرد کرنے میں ہی عافیت ہے۔ خدا تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرو کیوں کہ خلقت لینے والی ہے اور وہ دینے والا ہے اور جب وہ نہیں دیتا تو کسی کو کچھ نہیں ملتا۔ اس لئے جاہ و مال کی خاطر جھگڑا مت کرو۔

۱۳- فرمایا اپنے باطن کو ظاہر سے زیادہ بہتر بناؤ، موت کو ہر وقت یاد رکھو، تمہارا دل جس چیز کے برابر ہونے کی گواہی دے اسے ترک کردو۔ دوسروں کے ساتھ نیکی کے لئے ہمیشہ بہانہ تلاش کرتے رہو، جب اہل دولت کے پاس بیٹھو تو اپنے دین کو فراموش مت کرو، اپنی عزت و حشمت عدل و انصاف میں سمجھو۔ اپنے وقت کی قدر کرو، اس کو صحیح کاموں میں خرچ کرو، تکبر سے بچو۔

۱۴- جب حق تعالیٰ کی طرف سے کوئی تکلیف آئے تو صبر سے کام لو اور اللہ تعالیٰ سے اپنی کوتاہیوں کی معافی چاہو۔ اگر ذہنی آسودگی چاہتے ہو تو حسد سے بچو۔

۱۵- فرمایا تنگی معیشت کا وظیفہ یہ ہے کہ ہر جمعہ کی رات سورہ جمعہ پڑھیں۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ فرماتے ہیں کہ خواب میں حضرت خواجہ فریدالدینؒ نے مجھے روزانہ ایک سو بار یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا۔

"لا الٰه الا اللّٰه وحدهٗ لاشریك لهٗ له الملك وله الحمد وهو علی كل شئ قدیر" مجھے اس دعا کے بارے میں یہ معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص یہ دعا ایک سو بار روزانہ پڑھے تو وہ تازندگی خوش رہے گا۔ اسی طرح حضرت شیخؒ نے خواب میں مجھے سورہ نبا پڑھنے کا حکم دیا۔ معلوم ہوا کہ جو شخص عصر کے بعد پانچ دفعہ سورہ نبا پڑھے تو اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی۔

## حضرت شیخ فریدالدین گنج شکرؒ کا وصال

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ فرماتے ہیں کہ ماہ محرم ۶۶۴ھ کی پانچویں رات تھی۔ حضرت شیخ فریدالدینؒ کی بیماری شدت اختیار کر گئی۔ آپ نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی۔ بعد ازاں بے ہوش ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد آپ ہوش میں آ گئے۔ آپ نے پوچھا کہ "کیا میں نے نماز عشاء پڑھی ہے؟" بتایا گیا، پڑھی ہے۔ فرمانے لگے کہ "ایک بار اور پڑھ لوں۔ کون جانے پھر کیا ہو؟" جب دوسری بار نماز عشاء پڑھی تو پھر بے ہوش ہو گئے۔ کافی دیر بعد جب ہوش میں آئے تو پوچھا۔ "کیا میں نے عشاء کی نماز پڑھی تھی؟" لوگوں نے کہا آپ نے دوبارہ عشاء کی نماز ادا کی ہے۔ فرمایا "ایک بار اور پڑھ لوں، کون جانے پھر کیا ہو؟" اس وقت آپ نے تیسری بار نماز عشاء پڑھی اور بے ہوش ہو گئے اور ۹۳ سال کی عمر میں

# علم الاعداد

## ایک سرسری جائزہ

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

(۱) جو لوگ کسی بھی انگریزی ماہ کی یکم، ۱۰، ۱۹، یا ۲۸ کو پیدا ہوتے ہیں ان کا عدد ایک ہوتا ہے۔ ایک عدد کے لوگ راہ اعتدال پر گامزن رہتے ہیں، یہ بھی افراط وتفریط کا شکار نہیں ہوتے، یہ لوگ دوسروں کے جذبات کا احترام کرتے ہیں، مستقل مزاجی ان کی فطرت ہوتی ہے۔ ایک عدد کے لوگ اچھے شوہر ثابت ہوتے ہیں، ایک عدد کی خواتین بھی بہت سی خوبیوں کی مالک ہوتی ہیں۔ ایک عدد کے شوہر کی شادی اگر ایک عدد کی عورت سے ہوجائے تو زندگی اچھی گزرتی ہے لیکن چونکہ دونوں ہی فریق ذکی الحس ہوتے ہیں اس لئے زندگی کا ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنا پڑتا ہے۔

(۲) جو لوگ کسی بھی انگریزی ماہ کی ۲، ۱۱، ۲۰ یا ۲۹ کو پیدا ہوئے ہوں تو ان کا عدد ۲ ہوتا ہے۔ جنسی طور پر یہ لوگ بے راہ روی کا شکار ہوسکتے ہیں۔ ۲ عدد کے لوگ جنسی لحاظ سے مستحکم ہوتے ہیں لیکن تبدیلی کو پسند کرتے ہیں، یہ محبت کے معاملے میں مختلف رعنائیوں پر نظر رکھتے ہیں لیکن اگر ان کی شادی ایسی عورت سے ہوجائے جو انہیں اتنا پیار دے جس کی یہ ضرورت یا خواہش رکھتے ہیں تو پھر یہ وفادار ثابت ہوتے ہیں۔

(۳) جو لوگ کسی بھی انگریزی ماہ کی ۳، ۱۲، ۲۱ یا ۳۰ کو پیدا ہوئے ہوں تو ان کا عدد ۳ ہوتا ہے۔ ۳ عدد کے لوگ بہت طاقت ور ہوتے ہیں، یہ لوگ بہت حساس ہوتے ہیں، یہ لوگ کسی غم کو اور کسی کی بے وفائی کو بہت دیر تک یاد رکھتے ہیں۔ ۳ عدد کے لوگ بہتر جیون ساتھی ثابت ہوتے ہیں۔ ۳ عدد کے لوگ دوسروں کی محبت اور خدمت کی قدر کرتے ہیں اور احسان کا بدلہ چکانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

(۴) جو لوگ کسی بھی انگریزی ماہ کی ۴، ۱۳، ۲۲ یا ۳۱ کو پیدا ہوئے ہوں تو ان کا عدد ۴ ہوتا ہے۔ ۴ کا عدد انتہائی جنسی طاقت ور عدد ہے۔ ۴ عدد کے لوگ محبت کے متلاشی رہتے ہیں اور اگر انہیں محبت نہ ملے تو یہ مایوس ہوجاتے ہیں اور اکثر بے راہ روی کا شکار بھی ہوجاتے ہیں۔ ۴ عدد کی خواتین بھی محبت پرست ہوتی ہیں اور اگر انہیں جائز محبت نہ ملے تو پھر یہ بھی بھٹک جاتی ہیں کیونکہ محبت کے بغیر یہ زندہ نہیں رہ سکتیں۔

(۵) جو لوگ کسی بھی انگریزی ماہ کی ۵، ۱۴، یا ۲۳ کو پیدا ہوئے ہوں ان کا عدد ۵

ان کا مزاج بھونرے کی طرح ہوتا ہے یہ ہر پھول سے رس چوسنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگ اکثر بے وفا ثابت ہوتے ہیں لیکن اگر انہیں صحیح جیون ساتھی مل جائے جو ان کے مزاج کو سمجھنے والا ہو اور ان کی سوچ وفکر پر اپنا دست شفقت رکھنے والا ہو تو پھر یہ بے مثال زندگی گزارتے ہیں اور اپنے بیوی بچوں کی خاطر ہر قربانی دے سکتے ہیں۔

(۶) جو لوگ کسی بھی انگریزی ماہ کی ۶، ۱۵، یا ۲۴ کو پیدا ہوئے ہوں ان کا عدد ۶ ہوتا ہے۔ یہ عدد بھی محبت کا عدد سمجھا جاتا ہے لیکن اس عدد کی خرابی یہ ہے کہ یہ اپنے اور پرائے میں تمیز نہیں کرپاتا، چنانچہ ۶ عدد کے لوگ زیادہ تر خوشامد پسند ہوتے ہیں اور منافقین کی باتوں پر یقین کرکے اچھے دوستوں اور وفاداری سے محروم ہوجاتے ہیں لیکن ۶ عدد کے لوگ بیوی کے غلام ہوتے ہیں۔

(۷) جو لوگ کسی بھی انگریزی ماہ کی ۷، ۱۶، یا ۲۵ کو پیدا ہوئے ہوں تو ان کا عدد ۷ ہوتا ہے۔ ۷ عدد کے لوگ محبت کو سراہتے ہیں اور محبت کے خوگر ہوتے ہیں۔ ۷ عدد کے لوگ بہت حساس ہوتے ہیں اور حساس ہونے کی وجہ سے اکثر دوسروں سے بدگمان ہوجاتے ہیں دل کے اچھے ہوتے ہیں، اچھے جیون ساتھی بن سکتے ہیں لیکن ان کی زبان ان کے کنٹرول میں نہیں رہتی۔

(۸) جو لوگ کسی بھی انگریزی ماہ کی ۸، ۱۷، یا ۲۶ کو پیدا ہوئے ہوں ان کا عدد ۸ ہوتا ہے، اس عدد کو سمجھنا تھوڑا دشوار ہوتا ہے، خصوصاً جنسی طور پر اس کی پرکھ بہت مشکل ہوتی ہے۔ کبھی کبھی تو اتنے جوشیلے بن جاتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اور کبھی کبھی ایسا سرد مہری کا شکار ہوجاتے ہیں کہ ان کا جیون ساتھی ان سے بدگمان ہوکر رہ جاتا ہے اگرچہ یہ پکے وفادار ہوتے ہیں لیکن ان کا مزاج دم میں تولہ دم میں ماشہ والا رنگ رکھتا ہے۔

(۹) جو لوگ کسی بھی انگریزی ماہ کی ۹، ۱۸، یا ۲۷ کو پیدا ہوئے ہوں تو ان کا عدد ۹ ہوتا ہے اور یہ عدد جنسی طور پر ایک طاقت ور عدد مانا جاتا ہے۔ ۹ عدد کے لوگ جنسی طور پر بہت جارح ہوتے ہیں۔ ۹ عدد کی خواتین بھی جنسی طور پر بہت جذباتی ہوتی ہیں اور شریک حیات کی سرد مہری کو برداشت نہیں کرتیں۔ ۹ عدد کے لوگ محبت کے معاملے میں بہت جذباتی ہوتے ہیں، یہ اپنی زندگی میں ایک عورت پر قناعت نہیں کرپاتے، اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ۹ عدد کے لوگ دوسرا نکاح کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔

●●●●●●

ممبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

# طہورا سوئیٹس

## اسپیشل مٹھائیاں

افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برفی
ملائی مینگو برفی ★ قلاقند ★ بادامی حلوہ ★ گلاب جامن
دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو ککلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ

مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔

و دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طہورا سوئیٹس ®

بلاسس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی-۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

GRAPHITECH

تیسری قسط

# جنات کی رہائش گاہ

از عرفان بھائی

اس بھیانک آواز کو سننے کے بعد میرا سر چکرا گیا اور مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے دماغ گھوم رہا ہے۔ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھانے لگا۔ میرے چہرے پر کچھ ہوائیاں سی اڑ رہی تھیں۔ کئی ساتھیوں کی زبان سے عرفان بھائی کیا ہوا؟

کچھ نہیں ہوا۔'' میں نے جھلا کر کہا۔'' شاید ہم سب لوگ وہم کا شکار ہو گئے ہیں۔ اگرچہ خوفناک آواز میرے کانوں میں پڑی تھی لیکن اپنا بھرم باقی رکھنے کے لئے مجھے یہ کہنا پڑا کہ یہ ضرور وہم ہے۔

عرفان بھائی! آخر یہ تازہ تازہ خون کس چیز کا ہے۔؟'' شمیم سلمان نے کہا۔''

ارے ہوگا کسی چیز کا۔'' میرے لہجے میں بیزاری تھی۔'' آؤ سب کمرے سے باہر آؤ۔

ہم سب ہال کمرے سے باہر آ گئے۔ خون کو دیکھ کر اور انجانی خوفناک سی آوازیں سن کر بھی سراسیمہ تھے اور سب کی صورتوں پر تشویش کی آندھیاں چل رہی تھیں۔ میرے بھی اوسان خطا تھے۔ میرا ذہن بھی سوچ فکر کی پگڈنڈیوں پر کسی نابالغ بچے کی طرح دوڑ رہا تھا۔ بجھ مفلوج سی ہو کر رہ گئی تھی لیکن چونکہ میں ان باتوں کا قائل نہیں تھا اور میں اپنا بھرم بھی قائم رکھنا چاہتا تھا اس لئے میں نے اپنے سب ساتھیوں سے یہی کہا کہ یہ باتیں توہمات سے تعلق رکھتی ہیں اگر ہم ان میں الجھ کر رہ گئے تو ہمارا مقصد فوت ہو جائے گا اور شکار کرنے کے بجائے ہم خود شکار ہو جائیں گے۔ لہٰذا ان باتوں سے قطع نظر ہمیں شیر کے شکار کی منصوبہ بندی کرنی چاہئے اور ان چیزوں پر جو ناگہانی طور پر ہمارے سامنے آتی ہیں ان پر دھیان نہیں دینا چاہئے۔ یہ جن بھوت سب بچوں کو بہلانے کی چیزیں ہوتی ہیں۔

لیکن یہ خون۔؟ وہ رہپٹ۔؟ یہ بھیانک سی آوازیں۔؟ شنو بولتے ہوئے بڑبڑا رہا تھا۔

دیکھو شنو صاحب۔ آواز تو میرے کانوں میں بھی آئی ہے۔'' میں نے کہا۔'' لیکن میں نے اس آواز کا کوئی مفہوم متعین نہیں کیا۔

ارے بھئی اگر آوازیں ہمارے کانوں میں آتی بھی ہیں اور اگر زمین پر ندیاں بھی بہتی ہیں تو ہمارا کیا گھر رہا ہے ... چیزیں ایک طرح

کا طلسماتی کھلونا ہیں۔ ان چیزوں سے بھی لطف لو اور اسے اپنی تفریحات کا ایک حصہ سمجھو۔ لیکن ان چیزوں کی وجہ سے ہم اپنی بہادری کا گلا گھونٹ دیں اور بچوں کی طرح ڈر جائیں تو میں آپ لوگوں کو اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ اور اگر یہاں سچ مچ کا جن ہے تو سنو۔ میں اپنے باپ سے پیدا نہیں اگر میں نے اس کے کوئی نہ ماری ہو، میں اس کا بھی شکار کروں گا اور اس کی یادگار بنا کر یہاں سے جاؤں گا۔ اگر اس جنگل میں بھوت نام کی کوئی چیز ہے تو ہم ایک بھوت بھی پکڑیں گے۔ اسے بھی ہم اپنا غلام بنائیں گے۔ میں جذبات میں بہہ رہا تھا اور میرے سب ساتھی مجھے اس طرح گھور رہے تھے جیسے مجھے پاگل سمجھ رہے ہوں۔ ابھی میری بات بھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ قریب میں کوئی دھماکہ ہوا جیسے بم پھٹ گیا ہو۔ اور مجھے ایسا لگا جیسے فضاؤں میں بدبو بکھر رہی ہو۔ عجیب طرح کی چڑاہند۔ ایک عجیب رنج کا تعفن پھیل گیا۔ یہ بدبو بغل والی بدبو سے مختلف تھی۔ اور یہ بدبو بغل والی بدبو سے بھی زیادہ اذیت ناک تھی۔ اس بدبو سے ہم سب کے دماغ پھٹنے لگے۔ ابھی ہم صحن ہی میں موجود تھے کہ انجمن کی چیخ سنائی دی۔ ہم لوگ بے تحاشا اندر کمرے کی طرف بھاگے۔ ہم نے دیکھا کہ بجھاتی رات تھی اور سامنے انجمن بیٹھی تھی اس کے بال کھڑے تھے، اس کا جسم کانپ رہا تھا اور اس کی آنکھیں دہکتے ہوئے شعلوں کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔ وہ کچھ بڑبڑا رہی تھی۔ بے ربط جملے اس کی زبان سے نکل رہے تھے۔

یہ کیا بول رہی ہے۔؟ عبدالباسط نے میری طرف دیکھ کر پوچھا۔

غور کرو۔ میں نے کہا، شاید کچھ تو سمجھ میں آئے۔ میرے پلے تو کچھ نہیں پڑ رہا ہے۔

شمیم سلمان نے انجمن کے قریب جا کر کہا۔ انجمن تمہیں کیا ہو رہا ہے کیا تمہیں ڈر لگ رہا ہے، کیا تمہیں کچھ دکھائی دیا ہے۔؟ تم کچھ تو بتاؤ۔ بالکل مت ڈرو ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ہم سب بہت نڈر ہیں۔ تو تم کیوں کانپ رہی ہو شمیم سلمان انجمن کے بالکل قریب بیٹھ کر یہ پوچھتا چھ کر رہا تھا کہ ایک دم انجمن ہنس پڑی اس کی ہنسی انتہائی خوفناک تھی۔ اس نے ایک زہریلا سا قہقہہ لگاتے ہوئے مردانہ آواز میں کہا۔

میں تم سب کو مار دوں گا، میں اپنے بیٹے کا بدلہ لوں گا۔ تم سب مرو گے، تم قاتل ہو، تم سب وحشی ہو۔

یہ تم کیا بول رہی ہو۔" شہزاد بیگ بھی شپٹا رہے تھے۔" انجمن تمہیں کیا ہوگیا۔ یہ تم اوٹ پٹانگ کیا بک رہی ہو، ہم نے کس کا قتل کیا ہے، ہم وحشی کیوں ہیں، تم جانتی ہو ہم سب تو شریف لوگ ہیں۔

ذلیل انسان۔ ہماری بات کو تو اوٹ پٹانگ کہہ رہا ہے۔ ہم سب سے پہلے تجھے ہی ماریں گے، پھر تیرے دوست عرفان کو ماریں گے۔

شہزاد بیگ کو بڑی حیرت ہوئی اور میں بھی تعجب کے سمندر میں غوطے لگا رہا تھا، دراصل انجمن شہزاد بیگ کا بہت احترام کرتی تھی اور نہایت ادب کے ساتھ ان سے گفتگو کرتی تھی۔ ویسے بھی وہ ایک سلیقہ مند لڑکی تھی، شائستگی اس کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، اس کا انداز گفتگو بہت دلنشین ہوتا تھا جب وہ بات کرتی تھی ایسا لگتا تھا جیسے اس کے ہونٹوں سے پھول جھڑ رہے ہوں۔ اس کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی خوشبو ماحول کو معطر کردیا کرتی تھی۔ وہ دولت متانت سے بھی بہرہ ور تھی اس کی سنجیدگی سے بھی سب متاثر ہوتے تھے وہ صرف شہزاد بیگ کا ہی نہیں ہم سب کا احترام کرتی تھی اور اس کے رہن سہن اور بات چیت کے انداز پر رشک آتا تھا اور اندازہ ہوتا تھا کہ اس کے ماں باپ نے اس کی تربیت پر خاص دھیان دیا ہے۔ مجھے حیرت تھی کہ اس وقت وہ جس زبان میں بات کررہی تھی یہ زبان تو گئے گزرے لوگوں کی زبان ہوتی ہے۔ پھر وہ اس طرح بول رہی تھی جیسے وہ لڑکی نہیں بلکہ کوئی مرد ہو اس کا لب ولہجہ بھی مردانہ تھا، ابھی ہم کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پائے تھے کہ وہ پھر بھڑک اٹھی اور کہنے لگی۔

تم میں سے ایک بھی نہیں بچے گا.......... میں تم سب کو ختم کردوں گا۔ ہمارے قبیلے میں ایک قتل کے بدلے میں دس قتل کیے جاتے ہیں......... یہ حویلی ہماری ہے.......... اور ہمیشہ ہماری رہے گی۔

لیکن یہ حویلی تو نواب صاحب کی تھی.......... فہیم سلمان نے کہا۔

اس شخص نے زور زبردستی سے ہماری رہائش گاہ کو مسمار کرکے یہ حویلی تعمیر کی تھی۔ ہم نے اس کو مزا چکھا دیا تھا۔ ہم نے اگلی نسل تک مٹادی.......... ہم نے اس کے خاندان کو تباہ کردیا۔

وہ ایکسیڈنٹ۔؟ میں نے کہا۔

ہاں وہ ایکسیڈنٹ اس نواب زادے کا ہم نے ہی کردیا تھا۔ اس نے بھی ہمارے قبیلے کی ایک عورت کا قتل کیا تھا ہم نے اپنا بدلہ لینے کے لئے اس کے خاندان کو ختم کردیا تھا اور جب ہی سے اس حویلی پر ہمارا راج ہے لیکن ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔؟ عبدالباسط بولے۔ ہم اس حویلی میں مہمان ہیں۔

تم نے ہمارے قبیلے کے ایک نوجوان کا خون کیا ہے۔ تم مہمان نہیں تم حیوان ہو۔ تم نے اس حویلی میں آتے ہی وہی حرکت کی جو انسان کرتے ہیں۔ تم نے ہمارے قبیلے کے ایک نوجوان پر گولی چلائی۔ اور ہم اس کا بدلہ لیں گے تم سب کو ختم کریں گے اور اس لڑکی کو ہم لے جائیں گے اسکو ہم اپنا غلام بنائیںگے۔

غلام۔ غلام۔ غلام۔

اس طرح کی کچھ الٹی سیدھی باتیں کرکے انجمن بے ہوش ہوگئی۔ نجمہ خان بے تحاشہ رو رہی تھیں۔ شہزاد بیگ بھی فکر مند نظر آرہے تھے اور بھی ساتھی بے حد افسردہ ہوچکے تھے۔ میں اور عبدالحمید بھی اس ماحول سے بہت متاثر تھے اور ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ یہ سب کچھ کیا ہے۔ میں چونکہ جنات وغیرہ کا قائل ہی نہیں تھا اس لئے میرے لئے یہ باتیں بالکل عجیب سی تھیں اور میں ان باتوں کی تاویل کرنے پر مجبور تھا۔ میں نے اپنے سب ساتھیوں کو افسردہ دیکھ کر کہا۔ دیکھو دوستو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ہم سب مرد ہیں اور ہم سب بہادر بھی ہیں۔ ہم میں بزدل شاید کوئی بھی نہیں ہے۔ انجمن جو کچھ بول رہی تھی یہ کوئی بحران بھی ہوسکتا ہے۔ کیوں عبدالحمید صاحب۔ میں نے عبدالحمید کی طرف دیکھ کر کہا۔

ہاں اکثر ایسا ہوتا ہے، عبدالحمید نے میری تائید میں زبان کھولی کہ شدید بخار کی وجہ سے مریض کا دماغ کام نہیں کرتا اور وہ اول فول بکتا ہے۔ انجمن کی طبیعت کل سے ہی خراب ہے اسے بخار بھی ہے اور سر میں شدید درد بھی ہوسکتا ہے کہ بخار کی گرمی اس کے دماغ کی طرف چڑھ گئی ہو اور اسی لئے وہ یہ سب باتیں بولنے پر مجبور ہو دیکھ لینا جب اسے ہوش آئے گا وہ ان باتوں سے اپنی لاعلمی ظاہر کرے گی کیونکہ اسے بھی خبر نہیں ہوگی کہ وہ کیا بول رہی ہے۔

لیکن قتل۔ پھر اس قتل کا بدلہ پھر ایک کے بدلے میں دس قتل کرنے کا مطلب.......... فہیم نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کرڈالے۔

اور کیا ایسا تو نہیں ہے۔" عبدالباسط" نے کہا کہ وہ جو سانپ ہم نے مارا ہے وہ از قبیلہ جنات ہو.......... پھر تو بات صاف ہوگئی۔" عبدالحمید بولے" انجمن کے دماغ میں یہ سب باتیں موجود تھیں۔ اور ہم نے جو سانپ مارا تھا وہ بات بھی اسے معلوم تھی اور جن اور بھوت کی باتیں دو دن سے ہمارے درمیان ہورہی تھیں۔ بخار کی شدت کی وجہ سے یہ سب باتیں ایک خاص انداز میں اس کی زبان پر بہنے لگیں۔ اور ایسا عام طور پر ہوتا ہے کہ جو باتیں کسی مریض کے دماغ میں موجود ہوں وہ بحران کی کیفیت میں ان ہی باتوں کی جگالی کرنے لگتا ہے۔ ایک بار کا نہیں ہزار بار کا تجربہ ہے۔ ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ باتیں بس بحرانی کیفیت کا نتیجہ ہیں۔

میرا ذہن تو اب بالکل صاف ہوگیا۔" میں نے اپنا سینہ پھلا کر کہا۔" انجمن نے جو کچھ سنا وہ سب کچھ وہ ہی بول رہی تھی اور دماغ اس کا شدت بخار کی وجہ سے چونکہ کام نہیں کررہا تھا اس لئے اول فول کی صورت میں وہ باتیں اس کی زبان پر آرہی تھیں۔ اور اسے خود بھی یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ کیا بول رہی ہے۔ کیونکہ بخار کی زیادتی کی وجہ سے اس کے ہوش وحواس قابو میں نہیں تھے۔ بس اب سب لوگ اپنا ذہن صاف کرلو اور سوجاؤ۔ کل [illegible] گے اور اگر

کامیاب ہو گئے تو پھر جلدی ہی وہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ اس بنگلے نے ہمارا موڈ خراب کر دیا ہے۔

ایک ایک کر کے سب کے خراٹے کمرے میں گونجنے لگے اور بالآخر میں بھی سو گیا۔ صبح کو اٹھے تو سب نارمل تھے۔ نجمہ بھی بالکل ٹھیک تھیں اور انجمن بھی ہشاش بشاش نظر آرہی تھی۔ دوران ناشتہ میں نے انجمن سے پوچھا۔

انجمن رات تم کیا بول رہی تھیں۔؟ اس نے لاعلمی کا اظہار کیا اس نے کہا اسے یاد نہیں کہ وہ کیا بول رہی تھی۔ ہم نے ایک ایک بات اسے یاد دلانے کی کوشش کی ہم نے کہا تم کہہ رہی تھیں کہ خون کا بدلہ خون ہے۔ اور تم ایک کے بدلے دس آدمیوں کا قتل کرو گی۔ یہ سن کر وہ ہنسنے لگی اور اس نے کہا کہ اسے کچھ یاد نہیں اور وہ اس طرح کی باتیں کیوں کرے گی۔ میں نے انجمن کی بات سن کر اپنے بھی ساتھیوں سے کہا لو دیکھو انجمن کو کچھ بھی خبر نہیں۔ دراصل یہ بخار کی شدت کی وجہ سے وہی باتیں بڑبڑا رہی تھی جو اس نے شہزاد بیگ کی زبانی سنی تھیں اور جو باتیں یہ ہماری زبان سے دو دن سے سن رہی تھی۔

بھی ساتھیوں نے اس بات کا یقین کر لیا کہ انجمن نے جو کچھ کہا اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ وہ باتیں بس ایک بحرانی کیفیت کا نتیجہ تھیں۔ لیکن میں محسوس کر رہا تھا کہ نعیم اختر اور گلزار قریشی مطمئن نہیں تھے ان کی آنکھوں سے اب بھی بے یقینی کا اظہار ہو رہا تھا وہ شاید اب بھی یہ سمجھ رہے تھے کہ انجمن جو کچھ بول رہی تھی وہ سب ایک جناتی کارروائی تھی اور کوئی جن انجمن کے بدن میں گھس کر ہم سے باتیں کر رہا تھا۔ لیکن میں نے اپنے ان دو ساتھیوں کی بے یقینی پر کوئی بحث نہیں کی اور شکار کی تیاریاں شروع کر دیں۔ شکار کے لئے ہم پانچ نکل گئے۔ میں عبدالحمید، عبدالباسط اور شنو اور شمیم سلمان۔ باقی سب لوگ بنگلے ہی میں رہے۔

ہم نے ہرن کو ایک درخت کے ساتھ باندھ دیا اور ہم لوگ اسی درخت پر چڑھ گئے۔ ہمیں یقین تھا کہ شیر اس ہرن کو دیکھ کر قریب آئے گا پھر ہم اس پر جال پھینکیں گے اور اس کو زندہ پکڑنے کی کوشش کریں گے۔ کافی دیر تک ہم درخت پر چڑھے رہے اور ہم نے شیر کے چنگھاڑنے کی آوازیں بھی نکالیں تاکہ شیر ہماری آواز سن کر ہماری طرف آئے لیکن شیر نہیں آیا۔ البتہ ایک کالا ہرن ہمیں دکھائی دیا۔ ہرن کو دیکھ کر ہمارے منہ میں پانی آگیا اور میں نے کہا کہ عبدالباسط اور شنو میرے ساتھ چلو اس ہرن کا شکار کریں گے۔ عبدالحمید اور شمیم سلمان آپ دونوں اسی درخت پر رہو اور شیر کا انتظار کرو۔ ہم تینوں جیپ گاڑی میں سوار ہو گئے اور ہم نے اپنی بندوقیں تان لیں۔ جیپ گاڑی اسٹارٹ ہوتے ہی وہ کالا ہرن بھاگنے لگا۔ ہم نے بہت تیز رفتاری سے اس کا پیچھا کیا۔ دور تک ریتیلا میدان تھا، کچھ درخت ادھر ادھر موجود تھے لیکن اس طرح کی جھاڑیاں نہیں تھیں کہ ہرن کو چھپنے کا موقع مل جاتا وہ بے تحاشہ بھاگتا رہا اور ہم اس کا پیچھا کرتے رہے۔ ہمارے اور اس کے درمیان سو گز سے زیادہ کا فاصلہ تھا اس لئے ہم نے گولی نہیں چلائی۔ ہماری گاڑی سو کلو فی گھنٹہ کی رفتار سے بھاگ رہی تھی لیکن ہمارے اور ہرن کے درمیان کا فاصلہ کم نہیں ہو رہا تھا۔ ہم اس کا پیچھا کرتے کرتے اس درخت سے جہاں سے ہم نے ہرن کا پیچھا شروع کیا تھا، پچاس کلو میٹر سے بھی آگے آگئے تھے۔ لیکن ہم ہرن پر حملہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ ہم نے گاڑی روک دی۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا واپس چلیں۔ یہ ہرن بہت تجربہ کار ہے اور بہت تیز بھاگ رہا ہے اس کا شکار کرنا ممکن نہیں ہے۔

عرفان بھائی، وہ دیکھئے۔ شنو نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

میں نے ہرن کی طرف دیکھا وہ بھی کھڑا تھا اور اس کا رخ ہماری طرف تھا۔ اس کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا کیونکہ دوران شکار کبھی یہ تجربہ نہیں ہوا کہ کوئی ہرن یا کوئی جنگلی جانور شکاری کے رک جانے پر خود بھی رک گیا ہو اور شکاری کی طرف اطمینان سے دیکھ رہا ہو۔ جانور تو ہر حال میں بھاگتا ہی رہتا ہے وہ اپنی جان بچانے کے لئے جب تک کسی چیز کے پیچھے چھپ نہیں جاتا وہ اپنی بھاگ دوڑ ختم نہیں کرتا۔ ابھی ہم تینوں کالے ہرن کی اس حرکت پر غور ہی کر رہے تھے کہ ہم نے دیکھا کہ وہ ہماری طرف بڑھ رہا ہے۔

عبدالباسط نے کہا۔ عرفان صاحب یہ تو خود ہمارے پاس آرہا ہے یہ ہرن تو ہمیں مسخرہ لگتا ہے کیا اسے اپنی جان پیاری نہیں ہے۔

اگر جان پیاری نہ ہوتی تو یہ بے تحاشہ بھاگتا کیوں۔" شنو بولا۔

تو پھر اب یہ ہماری طرف کیوں آرہا ہے۔" عبدالباسط نے کہا۔" کیا یہ ہم سے ٹھٹھولیاں کر رہا ہے۔

چلو اب کی بار اس کو اڑا ہی دیں۔

ہم نے گاڑی پھر اسٹارٹ کر دی۔ جیپ گاڑی اسٹارٹ ہوتے ہی اس نے پھر جست لگائی اور بے تحاشہ بھاگنا شروع کیا۔ ہم بھی اسکا پیچھا کرتے رہے لیکن اس بار بھی ہم نے یہ غور کیا کہ جیپ گاڑی ایک سو پچاس کلو میٹر فی گھنٹہ کے حساب سے بھاگتی رہی لیکن اس کے اور ہمارے درمیان کا فاصلہ کم ہونے نہیں دیا۔ اور اس بار ہم نے یہ بھی دیکھا کہ کئی بار وہ اس طرح اڑ کر ہم سے آگے گیا جیسے اس کے پر لگے ہوئے ہوں۔

اس کا پیچھا کرتے کرتے ہم سو کلو میٹر کے فاصلے پر پہنچ گئے لیکن ہمیں اس کو پکڑنے یا مارنے میں کامیابی نہیں ملی۔ اب ہم نے اپنی گاڑی واپس موڑی اس کا پیچھا کرتے کرتے ہمیں دو گھنٹے سے زیادہ ہو گئے تھے اب مصلحت اسی میں تھی کہ ہم اس درخت کی طرف واپس چلیں جہاں ہم شیر کا انتظار کر رہے تھے ہم تینوں اس ہرن کی حرکت پر تبصرے کر رہے تھے اور ہم تینوں ہی کو یہ حیرت تھی اس ہرن نے باقاعدہ ہمارے ساتھ مذاق کیا ہے اور ہمیں دوڑا کر ہمیں

بے وقوف بنایا ہے۔ اس دوران ہمیں اکا دکا اور بھی جانور نظر آئے لیکن ہمیں تو بس اس ہرن ہی کو پکڑنا تھا اس لئے ہم نے دوسرے جانوروں کی طرف دھیان ہی نہیں دیا۔ آدھے گھنٹے تک چلنے کے بعد شنو نے مجھ سے کہا۔

عرفان صاحب۔ حیرت۔!

حیرت کیا۔؟

ذرا مڑ کر تو دیکھو۔ تم بھی حیرت میں پڑ جاؤ گے۔

میں نے اور عبدالباسط نے پلٹ کر دیکھا۔ تو واقعی میری حیرت کی انتہا نہیں رہی وہ کالا ہرن ہمارے پیچھے پیچھے واپس آ رہا تھا۔ جس طرح کوئی پالتو جانور اپنے مالک کی گاڑی کے پیچھے گردن جھکائے چلتا ہے۔ اسے اس طرح آتا دیکھ شنو نے کہا۔

ارے یہ سب کیا ہے، ہم کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہے ہیں۔ یہ ہرن ہے یا کوئی بھوت۔؟ ''میں نے چٹکی لی۔''

نہیں میرا مطلب یہ نہیں ہے۔ ''شنو گھبرا کر بولا۔'' لیکن یہ ہرن ایسا کیوں کر رہا ہے کیا اس کی موت اس کو مجبور کر رہی ہے۔

اگر اس کی موت ہوتی تو یہ بھاگنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا تھا تو اب کیا کرنا ہے۔ ''عبدالباسط نے کہا۔'' کیا پھر اس کا پیچھا کریں۔

میں نے گاڑی روک دی اور میں غور کرنے لگا کہ ہمیں اب کیا کرنا چاہئے۔ اس ہرن کو نظر انداز کر دیں یا اس کا پیچھا کر کے اس کو مزا چکھائیں۔

ہم نے گاڑی روک دی تو وہ بھی کھڑا ہو گیا۔ اس وقت عبدالباسط نے ایک عقل کی بات کہی اس نے کہا کہ واپس چلتے رہو تاکہ ہم اس درخت کے قریب پہنچ جائیں جہاں سے ہم چلے تھے اگر یہ ہرن اسی طرح ہمارے پیچھے آتا ہے تو پھر اس درخت کے قریب پہنچ کر دوبارہ اس کا پیچھا کریں گے اگر اب ہم نے اس کا پیچھا کیا تو ہم بہت دور نکل جائیں گے اور ایسے میں رات ہو جائیگی۔

رائٹ۔ میں نے تائید کی۔ ابھی اس ہرن کی طرف مت دیکھو۔ ابھی ہم اس درخت کی طرف چلتے ہیں جہاں عبدالحمید اور شمیم سلمان ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے۔ اور کیا بعید ہے انہوں نے کوئی شیر پھنسا لیا ہو۔

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک ہماری گاڑی دوڑتی رہی اور وہ ہرن بھی ہماری گاڑی کے پیچھے پیچھے دوڑتا رہا۔ یہ بات ہم تینوں کے نزدیک بہت حیرتناک تھی سیکڑوں بار ہم شکار کو گئے لیکن اس طرح کا کوئی واقعہ بھی ہمیں پیش نہیں آیا۔ ہم سمجھ ہی نہیں پا رہے تھے کہ یہ سب کیا ہے۔ کافی فاصلہ طے ہو گیا تھا اب تھوڑی دور چل کر ہم اپنی منزل کے قریب پہنچنے والے تھے۔

عرفان میاں! شنو نے کہا۔ اگر اس ہرن کا پیچھا کرنا ہے تو گاڑی کو گھما دو ورنہ پھر اس کو چھوڑو اور اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچو۔

اسی وقت عبدالباسط بولا۔ لیکن ہرن ہے کہاں۔؟!

ہیں۔ میں نے حیرت سے پلٹ کر دیکھا تو ایک بار پھر مجھے حیرت کے سمندر میں غوطے لگانے پڑے۔ اب ہرن موجود نہیں تھا۔ دور دور تک اس کا کہیں پتہ نہیں تھا۔

یہ گیا کدھر۔؟ شنو نے کہا۔ اسے زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا۔

چلو آج کی رات کے لئے یہ ہمیں ایک اور موضوع ملا۔ آج رات کو اسی پر بحث ہوگی کہ یہ ہرن کیا تھا۔؟

آپ لوگ تو اسے بھوت سمجھ رہے ہوں گے۔ کیوں دوستو۔؟

اس کمبخت کے بھوت ہونے میں کیا شک ہے۔؟ عبدالباسط اس طرح دانت چبا رہے تھے جیسے وہ یہ سمجھ رہے ہوں کہ ہرن نے خاص طور پر ان کا بیوقوف بنایا ہے۔

شنو نے کہا عرفان صاحب میں نے تو کالا ہرن آج زندگی میں پہلی بار دیکھا ہے۔

میں نے کالے ہرن بہت دیکھے ہیں۔ ''میں بولا۔'' تم بھول رہے ہو ایک بار متھرا کے جنگلوں میں ہم نے کالے ہرن کا شکار نہیں کیا تھا۔ پرکے سے پرکے سال، جب ہم نے ایک چیتا بھی مارا تھا۔

ہاں یاد آیا۔ ''عبدالباسط نے کہا۔'' جس کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ بہت بڑا ہرن تھا نیل گائے کے برابر۔

جی ہاں اور اس کا گوشت بھی بہت لذیذ تھا۔ سب دوست اپنی انگلیاں چاٹتے رہ گئے تھے۔

اس طرح کی باتیں ہوتی رہیں اور ہماری گاڑی ریت پر دوڑتی رہی۔ جب ہم اس جگہ کے قریب پہنچ گئے جہاں سے چلے تھے ہمیں دور سے ہی یہ نظر آیا کہ ہمارے دونوں ساتھی عبدالحمید اور شمیم سلمان زمین کے نیچے کھڑے تھے اور ہرن موجود نہیں تھا۔ وہ ہرن جس کو ہم نے شیر کے شکار کے لئے درخت کی جڑ میں باندھ رکھا تھا۔

ہم نے ان کے قریب جا کر پوچھا۔ تم لوگ درخت سے نیچے کب اترے۔؟

ڈاکٹر عبدالحمید نے جواب دیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ ہو گیا ہے۔

اور وہ ہمارا ہرن کہاں گیا جسے ہم نے اس درخت کے نیچے باندھا تھا۔ ''شنو نے سوال کیا۔''

وہ تو نہ جانے کہاں غائب ہو گیا۔ ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔

غائب ہو گیا۔ میں نے حیرت کا اظہار کیا۔

ہاں یار آنکھوں ہی آنکھوں میں غائب ہو گیا لیکن ہم دونوں پر گزری کیا یہ تو پوچھو۔؟

کیا ہوا تم دونوں کو۔ تم تو بھلے چنگے دکھائی دے رہے ہو۔

تقریباً ایک گھنٹے کے بعد ہمیں بار بار یہ محسوس ہوا کہ درخت مل رہا ہے، ہچکولے کھا رہا ہے۔

درخت مل رہا ہے۔ میں نے طنزیہ ہنسی لیتے ہوئے کہا۔ ارے بھی ہوا چلی ہوگی تو درخت تھوڑا بہت مل گیا ہوگا۔ لیکن تم سب تو وہمی ہو نا۔ کچھ نہ کچھ نئی بات نکالو گے۔

نہیں یار۔ درخت پوری طاقت سے مل رہا تھا، ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی اس کو ہلا رہا ہے، جیسے کوئی اسکو رسی باندھ کر کھینچ رہا ہے۔

پاگل ہوگئے ہو تم۔ "میں نے جھلا کر کہا"۔

ڈاکٹر عبدالحمید جو توہمات کے قائل نہیں تھے۔ کہنے لگے عرفان صاحب یہ تو مجھے بھی صاف طور سے محسوس ہوا کہ درخت باقاعدہ مل رہا تھا اور ہمیں یہ لگ رہا تھا کہ ہم زمین پر گر پڑیں گے اس لئے ہم دونوں نیچے اتر گئے۔ ہرن ہمارا پہلے ہی غائب ہوگیا تھا اور آپ دیکھئے کہ دوری جوں کے توں بندھی ہوئی ہے۔ لیکن ہرن غائب ہوگیا اور دیکھتے دیکھتے ہی پل بھر میں غائب ہوگیا۔

تعجب کی بات ہے۔ "میں نے کہا۔" اور اس دوران تم لوگوں کو کوئی جانور دکھائی نہیں دیا۔

نہیں۔ ایک دو خرگوش اور ایک لومڑی ادھر سے گزری بس۔ ایک بار ایک سانپ جاتا ہوا دکھائی دیا۔ اور سانپ بھی بہت بڑا تھا۔ موٹا بھی بہت تھا جیسے اژدہا ہو۔ اس کے سوا کوئی جانور ادھر سے نہیں گزرا۔

چلو واپس چلتے ہیں دن چھپ گیا ہے۔ کل دیکھیں گے، آج کا دن تو بالکل بے کار ہوگیا۔

پھر ہم پانچوں لوگ بنگلے کی طرف روانہ ہوگئے۔ یہ دونوں باتیں ہم سب کے لئے باعث حیرت تھیں وہ کالا ہرن بھی جس کے پیچھے ہم دوڑ رہے تھے اور یہ ہرن بھی جو درخت کے نیچے سے غائب ہوگیا تھا، درخت کا ہلنا جو بھی کچھ ہوا اس کی یہی تاویل کرتا رہا کہ ہوا کے زور سے وہ مل رہا ہوگا اگرچہ ڈاکٹر عبدالحمید یہی کہتے رہے کہ درخت جس طرح مل رہا تھا اس طرح کوئی درخت ہوا سے نہیں ہلتا۔ ہوا سے شاخیں اور ٹہنیاں ہلتی ہیں۔ درخت کی جڑیں نہیں ہلتیں۔ ان کا کہنا تھا کہ درخت جڑ سمیت زمین کے قریب آکر پھر دوبارہ کھڑا ہو رہا تھا جو حیرتناک بات تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی درخت کے ساتھ کھینچ تان کر رہا ہو۔

بنگلے میں پہنچ کر ایک اور بات سننے کو ملی۔ شہزاد بیگ نے بتایا کہ دن تو خیریت سے گزر گیا لیکن دن چھپتے ہی ایک سیاہ فام آدمی جس کا قد بھی ۸ فٹ سے زیادہ تھا یہاں آیا اور اس نے ہم سے کہا تم لوگ فوراً یہاں سے چلے جاؤ ورنہ اس رات جو کچھ ہوگا اس کے ذمہ دار تم ہوں گے۔ میں نے اس سے پوچھا تم ہو کون۔؟ اس شخص نے کہا۔ یہ بنگلہ جنات کی رہائش گاہ ہے اور میں یہاں کا چوکیدار ہوں۔

اور تم............ کیا تم بھی جن ہو؟

ہاں میں بھی ایک جن ہوں۔ آج کی رات ہمارے قبیلے کے جنات کی ایک میٹنگ اسی بنگلے میں ہوتی ہے۔ تم لوگ یہاں سے نکل جاؤ ورنہ تمہارا حشر خراب ہوگا۔ کچھ جنات تم سب کو ٹھکانے لگانا چاہتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

روحانی علاج کا ایک معتبر ادارہ

## ''ھاشمی روحانی مرکز''

بدھ کے دن روحانی خدمات کا سلسلہ جاری ہے۔ لاکھوں لوگ ہماری خدمات سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

ہمارا مکمل پتہ

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند ضلع سہارنپور یوپی

فون نمبر: 224748_223377

# طلسماتی موم بتی

## ھاشمی روحانی مرکز کی عظیم الشان روحانی پیشکش

آج کل گھر گھر میں جنات نے اپنا ڈیرہ جما رکھا ہے، اور اللہ کے کروڑوں بندے ان کی موجودگی سے پریشان ہیں، جنات کے علاوہ کرتی کرتوت سے بھی گھروں میں نحوست پھیلی ہوئی ہے، ان اثرات کو باسانی دفع کرنے کے لئے

**ھاشمی روحانی مرکز**

نے ایک موم بتی تیار کی ہے، جو اس دور کی ایک لاجواب روحانی پیشکش ہے، جو لوگ جنات کی موجودگی سے پریشان ہیں وہ اس موم بتی کے طلسماتی اثرات سے فائدہ اٹھائیں۔

قیمت فی موم بتی -/40 روپے

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ فوراً رابطہ قائم کریں۔ ایجنسی کی شرائط خط لکھ کر فوراً طلب کریں۔

## اعلان کنندہ: ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی دیوبند یوپی 247554

طنزیہ مضمون

# اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

روزنامہ ہندوستان ایکسپریس کی ۵ جنوری کی اشاعت میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے "نئے سال کا جشن اور ہم" اس مضمون کے لکھنے والے عبدالمقیت عبدالقدیر ہیں۔ یہ صاحب اپنے مضمون کی شروعات اس طرح کرتے ہیں۔

"اس سال کا جشن آخر کیا کہنے بڑے شہر تو اکائیوں اور دہائیوں کے ساتھ اس خباثت میں جتلا تھے ہی اب دیہات بھی ان کے ساتھ دوڑ میں شامل ہو گئے ہیں۔ وہ قصبے جو ملک میں معاشی طور پر پس ماندہ مانے جاتے ہیں وہاں بھی یہ جشن کم نہیں رہا۔"

سمجھ میں نہیں آیا کہ مضمون نگار کو اس جشن میں کیا ناجائز بات نظر آئی کہ انہوں نے اس کی مخالفت میں اپنے قلم کو کاغذ پر دوڑایا اور اس جشن کو جو قوموں کی خوشی کا ایک اظہار تھا اسے خباثت تک کہہ ڈالا۔

جہاں تک سالگرہ اور جشن کا تعلق ہے یہ اپنی پیدائش کے پہلے ہی دن سے سمجھ سے بالاتر ہے۔ سالگرہ میں لوگ خوشی مناتے ہیں اور اس شخص کو تحائف پیش کرتے ہیں۔ جس بے چارے کی سالگرہ منائی جا رہی ہو جب کہ زندگی کا ایک سال کم ہو جانے پر خوشی کے بجائے ماتم کرنا چاہئے، کیونکہ انسان کو جو طے شدہ عمر اللہ کی طرف سے ملتی ہے ہر سال اس میں سے ایک سال کم ہوتا رہتا ہے۔ اس حساب سے عمر انسان کی گھٹتی ہے بڑھتی نہیں ہے۔ لیکن انسان کا حال یہ ہے کہ وہ ہر سال اپنی عمر گھٹنے پر عمر بڑھنے کی خوشی مناتا ہے اور موم بتیاں جلا کر اپنی مسرت کا اظہار کرتا ہے۔ ہر سال موم بتیوں کی تعداد بڑھتی رہتی ہے جب کہ موم بتیوں کی تعداد ہر سال گھٹنی چاہئے اسی طرح سال کے جشن کا معاملہ ہے ہر سال زندگی میں سے ایک سال "وضع" ہو جانے کا پیغام دیتا ہے اور گزشتہ سال مرحوم ہو کر یہ ثابت کرتا ہے کہ غم اور فکر کی بات ہے کہ میں ایک مہمان کی طرح دنیا میں آیا تھا اور کچھ غم کچھ خوشیاں اور کچھ حادثات دے کر میں دنیا سے واپس آ گیا۔ اسی طرح تم سب بھی سال گزشتہ کی طرح ایک دنیا کے لئے ایک کہانی بن جاؤ گے اور اس دنیا کو کچھ سکھ کچھ دکھ اور کچھ اچھے برے پیغام دے کر ملک عدم روانہ ہو جاؤ گے۔ لیکن ان حقائق سے بالکل ہی بے پرواہ ہو کر اس دنیا کے لوگ نئے سال کی آمد پر جشن مناتے ہیں، ناچتے ہیں، کودتے ہیں، بے ہودگی کا مظاہرہ کرتے ہیں، جب کہ یہ صرف خوشی کا موقعہ نہیں ہوتا، یہ غم کا بھی وقت ہوتا ہے کیونکہ ایک سال آتا ہے اور اس کے آنے پر دوسرا سال رخصت ہو جاتا ہے۔ اور رخصت ہونے والا سال اپنے عمل سے اور اپنی رحلت سے یہ ثابت کرتا ہے کہ اس دنیا کی ہر چیز فانی ہے، ہر چیز عارضی ہے، اور ہر چیز وقتی طور پر ہمیں ملتی ہے۔ ۲۰۰۹ء، ۲۰۰۸ء، ۲۰۰۷ء، ۲۰۰۶ء وغیرہ اسی طمطراق سے اس دنیا میں آئے تھے جس طرح ۲۰۱۰ء آیا ہے لیکن پھر کیا ہوا پھر یہ ہوا کہ یہ سب ایک ایک کر کے رخصت ہو گئے اور داستان پارینہ بن کر رہ گئے۔ آخر ہم جشن کیوں مناتے ہیں کیا اس لئے کہ ایک سال اور دفع ہو گیا۔ کیونکہ اگر ایک سال دفع نہیں ہوگا تو دوسرے سال کو آنے کا موقعہ ہی کب ملے گا۔ تو پھر یہ جشن اس بات کی علامت ہے کہ ہم ناقدرے بھی ہیں اور بے وفا بھی۔ اگر ہم ناقدرے اور بے وفا نہیں ہوتے تو ۳۶۵ دن پہلے جس سال کے آنے پر ہم نے خوشی کا اظہار کیا تھا تو ۳۶۵ دن کے بعد ایک سال کے رخصت ہونے پر ہمیں غم کا بھی اظہار کرنا چاہئے تھا۔ تو بھی ہمارے تو آج تک یہی سمجھ میں نہیں آیا کہ زندگی کا ایک سال کم ہونے پر خوشی اور جشن کیوں منایا جاتا ہے۔ مجلس سوگ کیوں منعقد نہیں کی جاتی۔ ہر چیز کے گنوانے پر اور فوت ہو جانے پر انسان رنجیدہ ہوتا ہے لیکن جب وہ اپنی زندگی کا ایک سال گنوا دیتا ہے اس وقت وہ رنجیدہ ہونے کے بجائے خوشی اور مسرت کا کیوں اظہار کرتا ہے؟ یہ سمجھداری ہے یا پاگل پن؟ کون اس کا جواب دے گا۔ رہی یہ بات کہ اب اس پاگل پن کا مظاہرہ اہل دیہات بھی کرنے لگے ہیں تو اس میں کیا حرج ہے۔ دیہات کے لوگوں نے دیکھا کہ خوشی عقل سے تعلق رکھتی ہو یا دیوانگی سے اس کا مزہ شہر والے ہی لوٹتے ہیں جب کہ ہم بھی دیکھنے میں ان ہی جیسے ہیں ہماری بھی دو آنکھیں، دو کان اور ایک ناک ہے تو پھر ہم کیوں ان خوشیوں سے محروم رہیں تو انہوں نے بھی اب اس طرح کے جشن میں اچھل کود کا مظاہرہ شروع کر دیا ہے۔ اس کو ترقی

بچے ہیں اور اسی کا نام عروج تہذیب ہے اس پر کسی مضمون نگار کا تنقید کرنا اہل یہاں کی ناقدری کے مترادف ہے۔ مضمون نگار کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مساوات کے اس دور میں جب کسی گھوڑے کو گدھوں کے روبرو فخر کرنے کا حق حاصل نہیں۔ کیونکہ جانور ہونے کی حیثیت سے دونوں برابر ہیں تو پھر شہر والوں کو یہ کہنا کہ بس ہم ہی خوشیوں کے حق دار ہیں درست نہیں ہے۔ اس دور مساوات میں جب دوران عشق کسی کالے انسان کا مذاق اڑادیا گیا تھا تو اس نے سینہ پھلا کر یہ دلیل پیش کی تھی۔

ہم کالے ہیں تو کیا ہوا دل والے ہیں

اگر گاؤں کے لوگ یہ دلیل پیش کریں کہ ہم گاؤں والے ہیں تو کیا ہوا۔ ہم بھی اللہ کے بندے ہیں۔ ہم بھی اس ملک کے باشندے ہیں جو انگریزوں کے چنگل سے نکلنے کے بعد انگریزوں کی تقلید میں جشن بھی منا رہا ہے، نعرے بھی لگا رہا ہے، انگلش ڈانس بھی کر رہا ہے اور پی پی برتھ ڈے ٹو یو بھی گا رہا ہے تو ہم کیوں پیچھے رہیں۔ کیا ہمارے سینے میں دل نہیں۔ کیا ہمارے کچھ ارمان نہیں۔ کیا ہمیں قہقہے لگانے کا حق نہیں۔؟

مضمون نگار لکھتے ہیں۔

"مجھے تو اب بارہا یہ خواہش ہوتی ہے کہ کاش ہم پھر غلام ہو جائیں کیونکہ جن قربانیوں کا نذرانہ دے کر ہم نے یہ آزادی پائی تھی آج وہ سب رائیگاں ہو چکی ہیں۔"

رائیگاں کہاں ہوئیں۔ ہمیں تو اپنی ایک ایک قربانی کا صلہ بھرپور انداز میں مل رہا ہے۔ اور آزادی ان قربانیوں کے بدلے ہمارے لئے موسلا دھار بارش کی طرح برس رہی ہے۔ آج ہمارے ملک میں جانور تک آزادی کا فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اس آزادی کے مزے لوٹ رہے ہیں جو سالہا سال کی غلامی کے بعد ہمیں ملی تھی۔ ہمارے ملک کے کتے تک آزاد ہوگئے ہیں کیونکہ ایک قوم نے انہیں ہلاک نہ کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ اب ان کتوں کی طرف کوئی انگلی بھی نہیں اٹھا سکتا۔ آپ دیکھ لیجئے کہ اب ہر علاقے میں کتے اس طرح مٹر گشت کرتے ہیں جیسے بس وہی اس دیش کے واسی ہیں اور جیسے بس ان ہی کو زیادہ رہنے کا حق ہے۔ بعض مرتبہ تو کتے اس طرح ایک جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں کہ انسانوں کو ڈر لگنے لگتا ہے کہ یہ میٹنگ انسانوں کے خلاف کسی سازش کا پیش خیمہ تو نہیں ہے۔؟

آزادی کا فائدہ بچوں نے بھی اٹھایا ہے وہ اپنے ماں باپ کے اب غلام نظر نہیں آتے وہ جہاں چاہے جاتے ہیں اور جب چاہے آتے ہیں وہ اپنے ماں باپ کی کسی بھی روک ٹوک کو اب برداشت نہیں کرتے۔ یہی حال اب عورتوں کی بھی ہے وہ شوہروں سے کسی بات کی اجازت طلب نہیں کرتیں کیونکہ انہیں بھی اب شدت کے ساتھ اس بات کا احساس ہو گیا ہے کہ ہم آزاد ہیں اور ہم نے یہ آزادی بہت کچھ قربان کرکے حاصل کی ہے۔ بعض وہ گھرانے ہیں جو شرافت کا معیار سمجھے جاتے ہیں ان گھرانوں کی خواتین اب شوہر کو گھر سے باہر جانے کی صرف اطلاع دیتی ہیں۔ اجازت وہ بھی طلب نہیں کرتیں۔ یہ سب آزادی کا فیض ہے اور اس فیض سے سبھی کو لطف اٹھانے کا حق ہے۔

آزادی اسکول کے بچوں میں بھی آئی ہے۔ وہ بھی اب آزاد نظر آتے ہیں وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ اسکول کے ماسٹروں کی مجال نہیں ہے کہ اف بھی کر سکیں۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے کئی ماسٹروں کا وہ حشر دیکھا ہے کہ بس توبہ ہی بھلی۔ سچ تو یہ ہے کہ آزادی کا ذائقہ سبھی نے چکھا اور سبھی نے اس آزادی کے مزے لوٹے۔ اور اگر دیکھا جائے تو انسان اس آزادی کو پاکر اپنے نفس کا غلام ہو گیا ہے۔ کیونکہ اب وہ کسی کی قید میں نہیں ہے۔ اور ایک طویل عرصہ تک کسی کا غلام رہ کر اس میں غلامانہ صفات اس درجہ پیدا ہوگئی تھیں کہ وہ بغیر کسی کا غلام بنے خوش نہیں رہ سکتا تھا۔ اس لئے مجبوراً اس نے اپنے نفس ہی کو اپنا آقا سمجھ لیا اور اس نے بصد شوق اپنے نفس کی غلامی اختیار کر لی۔ آج کا ہر انسان اپنے نفس کا غلام ہے۔ جو لوگ بظاہر شریف اور خدا ترس نظر آتے ہیں وہ بھی اپنے نفسوں کے غلام ہیں اور رہے دنیادار لوگ تو وہ تو اپنے نفس کی غلامی میں تمام حدیں پار کر چکے ہیں۔ نفس کی اس محسوس ہونے والی غلامی کے بعد بھی کسی مضمون نگار کا یہ کہنا کہ دل چاہتا ہے کہ ہم پھر غلام ہو جائیں عجیب سی بات ہے۔ ارے بھئی ہم تو اب بھی غلام ہی ہیں۔ کل تک کسی اور کے غلام تھے اب کسی اور کے غلام۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہم کسی کی غلام گری کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ ہم نے غلامی کا دور اتنا طویل گزارا ہے کہ اب خالص آزادی ہمیں راس بھی نہیں آسکتی اور یقین کریں کہ جنہیں خالص آزادی میسر ہے تو وہ اپنی طبیعتوں کے غلام ہیں اپنے مزاج کے پابند ہیں اور اپنے نفس کے مرید ہیں تو غلام تو ہم اب بھی ہیں۔ پھر کسی اور غلامی کی خواہش چہ معنی دارد۔؟

مضمون نگار لکھتے ہیں۔

"اگر ہم کو پھر سے وہی جذبہ مطلوب ہے تو ایسی ظاہری آزادی اور ذہنی غلامی سے وہ ظاہری غلامی مگر فکری آزادی اور صحت مند دماغ کسی درجہ بہتر تھا۔ جسے ہم آج تاریخ میں غلامی کا دور کہتے ہیں۔"

مضمون نگار اگر برا نہ مانے تو ہم یہ عرض کریں گے کہ فکری آزادی ہمیں پہلے میسر ہوتی تو ہم اس قسم کی آزادی کو ہرگز ہرگز پسند نہ کرتے جس نے ہمیں ایک نئی قسم کی غلامی سے دوچار کر دیا ہے۔ اس ملک کی آزادی کی لڑائی کے وقت بھی بس ہم اپنی اپنی سوچ و فکر کے اسیر تھے تب ہی تو یہ ملک دو حصوں میں بٹ کر رہ گیا۔ اگر سب لیڈروں کی سوچ و فکر آزاد ہوتی اور کسی نظریہ کی غلام نہ ہوتی تو ہندو اور مسلمان کے درمیان تفریق کے بیج نہ بوئے جاتے اور پاکستان وجود

میں نہ آسکا۔ اپنی اپنی سوچ کی زلف گرہ گیر میں ہم الجھے رہے اور انگریز جو ہمارا دشمن تھا اپنی چال چل گیا۔ اور آج بھی آزادی کے نام پر ہم اپنی اپنی سوچ اور اپنے اپنے جذبات کی محروم گلیوں میں ان اندھوں کی طرح کھوئے ہوئے ہیں جنہیں کبھی کبھی تو لٹنے کے بعد بھی ڈور کا کوئی سرا ہاتھ نہیں لگتا۔

کیا مضمون نگار کرکٹ کے کھیل کے دوران نہیں دیکھتے کہ ایک جماعت پاکستانی کھلاڑیوں کے گن گاتی ہے اور ایک طبقہ ہندوستانی ٹیم کا عاشق نظر آتا ہے۔ یہ سب اپنی اپنی ذہنیت کی غلامی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اچھا یا برا کھیل کوئی معانی نہیں رکھتا۔ بس دیکھا یہ جاتا ہے کہ ہم جس ٹیم کو پسند کر رہے ہیں وہ کتنے چھکے مار رہی ہے اگر وہ غلط کھیلتی ہے تو تب بھی تاویلات کے ذریعہ اس کا دفاع کرتے ہیں اور غلط کھیلنے کو بھی اپنے ذہن سے ایسے معنی پہناتے ہیں کہ ہماری بات سننے والے ہماری عقل پر ماتم کرنے لگتے ہیں لیکن ہم اپنی بات سے ایک انچ بھی ادھر ادھر نہیں ہوتے۔ یہ سب کیا ہے یہ بھی ایک طرح کی غلامی ہے اور اسے سوچ و فکر کی غلامی کا نام دیا جاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم لوگ غلام بنے بغیر زندہ رہ ہی نہیں سکتے۔ جس آزادی کو ہم آزادی سمجھ رہے ہیں یہ بھی ایک طرح کی غلامی ہے اور اس غلامی کو بھی ہم نے بہت کچھ گنوا کر حاصل کیا ہے۔ اس غلامی کو پانے کے لئے ہم نے اپنی عقل، اپنا فہم، اپنا علم، اپنا عقیدہ، اپنی شرافت سب کچھ گنوا کر اس غلامی کو حاصل کیا ہے۔ اس غلامی کے ہوتے ہوئے بھی یہ کہنا کہ اس سے بہتر تو وہ دور تھا جب ہم کسی کے غلام تھے اور فکری آزادی ہمیں میسر تھی ایک غلط بات ہے۔ ایسی فکری آزادی جو ہمیں تمام فکرات سے بے نیاز کردے، یہ بھی ایک طرح کی غلامی ہے۔ یہ بھی ایک طرح کی قید ہے۔ جس نے ہمیں کنوئیں کا مینڈک بنا کر رکھ دیا ہے۔

مضمون نگار لکھتے ہیں۔

> "ایک دور وہ تھا کہ ہم لوگ یورپ کی غلامی سے بہتر موت سمجھتے تھے اور شاید ہمارے اولین شہید آزادی ٹیپو سلطان نے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا تھا تب ہی تو یہ تاریخ ساز قول فرمایا۔ گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے۔ اور انہوں نے اس قول کو عملی جامہ بھی پہنایا۔ ہم لوگ نہ صرف انگریزوں کی تہذیب بلکہ انگریزی حکومت کی نوکریوں کو بھی ذلت تسلیم کرتے تھے یہاں تک کہ ہم ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرتے تھے لیکن آج کا دور یہ ہے کہ ہم "امپورٹڈ" کا نام سنتے ہی خوشی سے پاگل ہو جاتے ہیں۔"

وہ زمانہ اور تھا جب گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر سمجھی جاتی تھی۔ وہ بہادری کا دور تھا۔ اس دور میں مجاہد لوگ شہادت کو انعام خداوندی سمجھتے تھے اور شہید ہونے کے لئے بیتاب رہا کرتے تھے۔ آج کے دور میں جو لوگ قوم کے مسیحا بنے ہوئے ہیں انہیں شہادت مطلوب نہیں ہے اسی لئے ہر مسیحا اپنے ساتھ سکریٹری لئے پھرتا ہے۔ دہلی کے شاہی امام اپنے گھر سے جو جامع مسجد سے سو گز کے فاصلے پر ہے اور جہاں صرف مسلمانوں ہی کی اجارہ داری ہے، جب نماز پڑھانے کیلئے مسجد جاتے ہیں تو پولیس والے ان کی حفاظت کے لئے ان کے آگے پیچھے ہوتے ہیں کیونکہ امام صاحب کو شہادت مطلوب نہیں ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ شہید ہونے کے بعد جو جنت ہاتھ لگے گی وہ ادھار کا سودا ہے اور زندہ رہ کر جو خوشیاں انہیں میسر ہیں اور سیاسی جوڑ توڑ کرنے کے نتیجے میں جو ساز و سامان انہیں روز مرہ ملتا رہتا ہے وہ نقد کا سودا ہے۔ ان نقد خوشیوں کو پامال کر کے وہ ادھار کی ان راحتوں کی تمنا کیوں کریں۔ جن کا ملنا نہ ملنا کوئی یقینی بات نہیں ہے کیونکہ شہادت بھی حسن نیت اور حسن اخلاص کے بغیر بارگاہ خداوندی میں مقبول نہیں ہے۔ اس طرح اس نئے دور کا فلسفہ یہ ہے کہ گیدڑ کی سو سال کی زندگی جو وہ قصر سیاست میں گزارتا ہے جنگل میں رہنے والے اس شیر کی ایک دن کی زندگی سے بہتر ہے۔ جو بے چارہ کسی شکاری کا شکار ہو کر اپنی جان گنوا دیتا ہے۔

عزیزم جو از راہ بہادری شہید ہو جاتا ہے اس بے چارے کو ملتا ہی کیا ہے۔ ماسوا لفظ شہید کے۔ ماضی میں جو لوگ کسی شجاعت کی خاطر شہید ہوئے انہیں کیا ملا۔ اس دنیا نے انہیں کیا دیا۔؟ ابھی حال میں ایک مسیحائی کا پردہ فاش کرنے کی وجہ سے کرکرے نے جو بیڑہ اٹھایا تھا اس میں انہیں کیا ملا۔ وہ بیچارے شہید ہو گئے۔ آج ان کے بیوی بچے فریاد کر رہے ہیں لیکن حکومت کے سر میں جوں ہی نہیں رینگتی۔ اگر وہ ملک کے فرقہ پرستوں سے اور سرکاری مفاد پرستوں سے کوئی سودا کر لیتے اور اصلی مجرمین کے چہرے پر شرافت کی نقاب پڑی رہنے دیتے تو وہ شہید نہ ہوتے اور انہیں اس دنیا میں جنت کے مزے مل جاتے ٹیپو سلطان انگریز کے مقابلے کرنے والوں میں پہلے شہید تھے اور وہ مسلمان تھے۔ کیا آج وہ لوگ جو اس ملک کے مالک بنے ہوئے ہیں اس بات کو محسوس کر رہے ہیں کہ اس ہندوستان کو آزاد کرانے میں پہلی جان جو داؤ پر لگی وہ ایک مسلمان کی جان تھی۔ جو لوگ ہندوستان کو اکھنڈ بھارت بنانے کی باتیں کرتے ہیں اور مسلمانوں کو غدار مانتے ہیں کیا اس طرح کی قربانیوں کی قدر کر لیں گے۔؟ اس لئے اب سمجھدار قسم کے مسلمانوں نے بہادری، شجاعت، شہادت جیسی دقیانوسی باتوں سے توبہ ہی کر لی ہے۔ آپ دیکھ لیجئے ازراہ تنبیہ محمود مدنی جیسے لیڈروں نے امریکہ کی مصنوعات کا بائیکاٹ کر دیا تھا۔ اور ایک ایک مسجد کے منبر پر کھڑے ہو کر یہ شور سا مچا دیا تھا۔ کہ جو لوگ امریکہ کی ان مصنوعات کو خریدیں گے وہ گناہگار ہوں گے۔ لیکن صدام حسین کا حشر جب سامنے آیا تو انہوں نے اپنے جوش و خروش کی اصلاح کر لی اور جس کوکا کولا کو ناجائز بتایا تھا اس کو پھر اپنے ہونٹوں سے لگا لیا۔ اس کا انعام انہیں [illegible]

تعریف کی گئی ہے یہ سوچ کر کہ صبح کا بھولا اگر شام کو گھر آجائے تو وہ بھولا نہیں کہلاتا۔ جب سے بہادری اور بزدلی کے فلسفے بدلے ہیں تب ہی سے ہر لفظ کے معنی بھی بدل گئے ہیں۔ اس دور میں جھوٹ کو وسیلہ سلطنت، رشوت کو دست غیب، بزدلی کو زندگی کا دامن، نفاق کو آب حیات اور چاپلوسی کو جوہر زندگی کہا جاتا ہے۔ اس دور میں نظریہ رکھنے والے لوگ لال بجھکڑ سمجھے جاتے ہیں۔ اس دور میں عقل مند اور موقعہ شناس انہیں کہا جاتا ہے جو جیسا دیس ویسا بھیس کے قائل ہوں۔ دم میں تولہ دم میں ماشہ جیسی صفت رکھنے والے لوگ پہلے مجرم سمجھے جاتے تھے۔ آج ان ہی لوگوں کو سلامیاں ملتی ہیں۔ اور ان ہی لوگوں کے سر پر سہرے بندھتے ہیں جو صبح کو مومن ہوتے ہیں اور شام کو ازراہ مصلحت کافر ہوجاتے ہیں۔ ایسے تہذیب یافتہ دور میں گیدڑ اور شیر کی مثالیں دینا ڈاکٹے کو خواہ مخواہ کڑوا کردینے والی بات ہے۔

اس دور میں شیر سے زیادہ گیدڑ ہی کی آؤ بھگت ہوتی ہے اور "گیدڑ بھبکی" دینے والے لوگ ہی اقتدار کی کرسیوں پر براجمان نظر آتے ہیں۔ شیروں کا کیا آج مرے کل دوسرا دن۔

مضمون نگار فرماتے ہیں۔

"ہمارے علماء کہ اس بارے میں اب تک حرام، مباح اور مکروہ کے جھمیلوں سے نکل نہیں پاتے اب خود ان کے دباؤ میں وہ بھی ملوث ہوتے جارہے ہیں۔"

علماء بھی اسی دنیا کی مخلوق ہیں۔ اور وہ بھی اسی مٹی سے بنے ہوئے ہیں جس سے وہ لوگ بنے ہیں جنہیں اپنا آگا پیچھا سوچ کر اب زندگی گزارنی پڑتی ہے۔ علماء کے سینے میں بھی دل ہوتا ہے اگے بھی کبھار ارمان ہوتے ہیں۔ وہ بے چارے کب تک دقیانوس بنے رہتے۔ جس وقت دنیا جہازوں میں اڑ رہی ہے اور کاروں میں گھوم رہی ہے اس وقت ہم علماء سے یہ توقع رکھیں کہ وہ گدھے پر سواری کریں یا بیل گاڑیوں میں بیٹھ کر اپنی عاجزی اور انکساری کا ثبوت پیش کریں، سراسر ناانصافی ہے۔ علماء نے بہت صبر کیا، مدتوں انہوں نے کھجور کی چٹائی پر بیٹھ کر جو کی روٹی سے مسور کی دال تناول کی لیکن انہیں ناقدری کے سوا کیا ملا۔ بالآخر انہوں نے بھی تہذیب نو کو گلے سے لگالیا۔ اب علماء بھی کاروں میں گھوم رہے ہیں اور اب علماء نے بھی اپنے گھر کا فرنیچر عالی شان بنوایا ہے تاکہ دیکھنے والے کسی طرح تو مرعوب ہوں۔ ایک زمانہ میں اہل دنیا تقوے سے متاثر ہوا کرتے تھے انہیں سادگی اور سادہ لوحی اچھی لگتی تھی۔ اس زمانہ میں علماء نے تقوے اور تقدس کا ایک اعلیٰ معیار پیش کیا لیکن جب دنیا والے لباس سے، طلے سے، لسان سے اور خطابات سے متاثر ہوں گے تو علماء نے بھی وہی راستے اختیار کرلئے۔ اب ہر عالم کے ساتھ کوئی نہ کوئی خطاب چپکا ہوا، فدائے قوم، شہدائے امت، امیرالمسلمین، شاہ منطق والفلسفہ وغیرہ۔ اب دنیا ان ہی خطابوں سے خوش ہوتی ہے۔ اور یہ خطابات وہ ہیں جو بہت آسانی سے دستیاب ہوجاتے ہیں۔ بالخصوص اس دور ترقی میں جب کہ ہر چیز برق رفتار ہوچکی ہے۔ انسان منٹوں سیکنڈوں میں کچھ سے کچھ بن جاتے ہیں۔ یہ پرانا دور نہیں کہ کسی کو اپنے محلے کا امیر بننے کے لئے بھی سالہا سال محنت کرنی پڑتی تھی اور بڑی بڑی قربانیاں دینی پڑتی تھیں تب کہیں جاکر محلے کی چودھراہٹ نصیب ہوتی تھی۔ آج کا دور تیز رفتاری کا دور ہے، آج تو مجمع میں بیٹھ کر ایک بار سلیقے سے اگر کوئی کھانس بھی دے تو وہ آناً فاناً امیرالہند بن جاتا ہے۔ اور آناً فاناً ان کے چاہنے والوں کی ایک کھیپ تیار ہوجاتی ہے۔ جو زندہ باد کے نعرے لگانے شروع کردیتی ہیں اس دور کے علماء بھی گاڑی کا سفر کرتے کب منزل مقصود تک پہنچ سکتے تھے چنانچہ انہوں نے وہ راستے اختیار کرلئے جس میں ہلدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ آئے چوکھا۔

مضمون نگار لکھتے ہیں۔

"کسی قوم کے مغلوب ہونے کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ لوگ ان کی نقالی کرنے لگیں۔"

بھائی، نقالی آدمی مجبوری میں کرتا ہے۔ کوا ہنس کی چال جب ہی چلتا ہے جب اس کی چال اس کے ہم نواؤں میں قابل قبول نہ ہورہی ہو۔ آج کے دور میں لوگ ایسی گفتگو سے متاثر ہوتے ہیں جس میں انگریزی کے الفاظ کی بھرمار ہو۔ جب تک آپ دوران گفتگو "بٹ، بی کاؤز، وِنڈرفل" اور اوکے جیسے الفاظ کو کھینچ تان کر اپنی زبان تک نہیں لاؤ گے لوگ محظوظ نہیں ہوں گے اور آپ کو پڑھا لکھا نہیں سمجھیں گے۔ آج کے دور میں ہم "شکریہ" کہہ کر سامعین کو متاثر نہیں کرسکتے۔ سامعین کو متاثر کرنے کے لئے تھینک یو، ویری ویری مچ کہنا بہت ضروری ہے۔ یہی معاملہ لباس کا بھی ہے۔ آپ صرف کرتا پاجامہ پہن کر اگر مٹر گشت کریں گے تو لوگ آپ کو صرف آثار قدیمہ کی ایک مثال سمجھ کر بات کریں گے یا اگر عزت دینے کے موڈ میں ہوں گے تو نیتاجی کہہ کر پکاریں گے بس اس سے زیادہ آپ کی حیثیت نہیں ہوگی۔ لیکن اگر آپ کوٹ پتلون میں ہوں گے، بلا سے وہ کوٹ آپ نے کسی سے مانگ کر پہنا ہے یا لال قلعے کے لنڈا بازار سے خریدا ہو تو آپ کی آؤ بھگت ہوگی۔ اور آپ کو "باؤجی" کا خطاب ملے گا۔ اور اگر اتفاق سے آپ نے اپنی گردن میں ٹائی بھی باندھ رکھی ہو تو پھر وارے کے نیارے ہوجائیں گے اور لوگ آپ کو اس طرح قابل رشک نگاہوں سے دیکھیں گے جیسے آپ دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہوں۔ میرے بھائی آپ یقین کریں کتنے ہی انگوٹھا لگانے والے کوٹ پتلون پہن کر صرف باؤ نہیں بڑے باؤ بن جاتے ہیں اور نادان قسم کے لوگوں کی جتنی تعداد ہمارے ملک میں ۹۹ فیصد سے زیادہ ہے، سلامیاں وصول کرنے لگتے ہیں۔ اس طرح کی صورت حال مجبور کرتی ہے انگریزوں کی نقالی کی۔ کیونکہ اس سے سامعین متاثر ہوتے

اور اسی سے ناظرین متاثر ہوتے ہیں۔ ویسے بھی کوٹ پتلون پہن کر اور داڑھی منڈوا کر انسان ہزار قسم کے شبہات سے بچ جاتا ہے۔ آج کل جسم پر اگر کرتا پاجامہ ہو اور سر پر ٹوپی ہو اور چہرے پر داڑھی بھی ہو تو اس کو اسامہ ابن لادن کے قبیلے کا آدمی سمجھا جاتا ہے۔ اور دیکھنے والے اس کو مشکوک نظروں سے دیکھتے ہی آج کل کوٹ پتلون پہننے میں اور بابو بن کر جینے میں امن و امان ہے اور جان و ایمان کی سلامتی ہے۔ میں تو یہ عرض کرتا ہوں کہ انگریزوں کی چال ڈھال اختیار کرنا نقالی نہیں ہے۔ حفظ ماتقدم ہے۔ اور حفظ ماتقدم کا مشورہ تو ہمیں ہمارے بزرگوں نے بھی دیا ہے اگر ہم اچھی نیت سے انگریزوں کا لباس پہنیں گے اور حسن نیت کے ساتھ ان کی وضع قطع کو اختیار کریں گے تو ہمارا آج تو محفوظ ہوہی جائے گا کیا بعید ہے ہمارا کل بھی محفوظ ہو جائے۔

مضمون نگار آخر میں لکھتے ہیں۔

"آج ہماری نوجوان نسل دشمن کی اس عیاری کو نہ سمجھتے ہوئے جس طرح بنا سوچے سمجھے نقالی میں مصروف ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہم خود چاہتے ہیں کہ ہم غلام بن جائیں اگر ہم آنکھیں کھول کر دیکھیں تو ہم غلام بن بھی چکے ہیں۔"

میرے بھیا غلامی اتنی بری نہیں ہے جتنی آپ سمجھ رہے ہیں اور آپ خود بھی تو کہہ چکے ہیں کہ اس آزادی سے تو پہلے والی غلامی اچھی تھی۔ تو پھر اگر نوجوان نسل غلامی کی طرف بڑھ رہی ہو تو آپ کو صدمہ کیوں ہوتا ہے۔ جس غلامی کی آپ تعریف کر رہے ہیں نوجوان نسل اسی غلامی کی طرف رواں دواں ہے۔ آپ کو تو خوش ہونا چاہئے کہ جس آزادی نے ہمیں بے لگام بنایا ہے اور جس آزادی نے ہم سے ہماری ساری قدریں چھین لی ہیں اس آزادی سے کیا فائدہ اس آزادی سے بہتر تو وہ غلامی تھی جس کے دور میں ہمیں اس بات کی تمیز تھی کہ کون اچھا ہے کون برا۔؟ کون چھوٹا ہے کون بڑا۔؟ کون شریف ہے کون ذلیل؟ آج کا عالم تو یہ ہے کہ لوگ ذلیل لوگوں کو سلامی اس لئے دیتے ہیں تاکہ اس کے ذلت آمیز سلوک سے محفوظ رہیں۔؟

آج چوروں کی عزت اس لئے کی جاتی ہے تاکہ اپنا گھر چوری اور ڈکیتی سے محفوظ رہے اور شریف لوگوں کو اس لئے نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ ان سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ آج کی تہذیب نے ہمیں یہی سکھایا ہے کہ فتنہ پرور لوگوں سے بچنے کے لئے ان کی ہاں میں ہاں ملاؤ اور انہیں خود سلام کرو تاکہ وہ ہمیں نشانہ نہ بنا سکیں۔ اس تہذیب سے وہ گئی گزری تہذیب لاکھ درجے بہتر تھی جس میں انسان کھرے اور کھوٹے کے فرق کو سمجھتا تھا اور ہر مصلحت سے بالاتر ہو کر برے کو برا سمجھتا تھا اور اچھے کو اچھا۔

اور جسے کہتے ہیں غلامی وہ کہاں نہیں ہے۔ اگر ہم اپنے گھروں میں جھانک کر دیکھیں تو غلامی کا منظر ہمیں اپنے گھروں میں بھی نظر آئے گا۔ وہ

شوہر جو کسی دور میں مجازی خدا کہلاتا تھا آج اس کی درگت دیکھئے کس طرح بن رہی ہے۔ وہ بیوی کے سامنے کس طرح نیت باندھ کر کھڑا رہتا ہے۔ بیوی شیر بن گئی ہے اور شوہر بارش میں بھیگی ہوئی بلی۔ کیونکہ تہذیب نو نے جہاں دوسرے قلعوں کو مسمار کیا ہے وہیں اس نے شوہروں کی اجارہ داری بھی تقریباً ختم کر دی ہے۔ اب شوہر صرف ازراہ جہالت ہی چیخ و پکار کر سکتا ہے۔ اگر وہ پڑھا لکھا ہے سماج میں عزت یافتہ ہے تو اس کو گردن جھکانے اور بیوی کے روبرو سمعنا واطعنا کہنے کے سوا چارہ نہیں ہے۔ آج کے شرافت زدہ شوہر اپنی بیوی کے سامنے پانی بھرتے نظر آتے ہیں اور یہ سب کچھ اس آزادی کے بعد ہو رہا ہے جو ہم نے بڑی جتن کے بعد حاصل کی ہے۔ اس آزادی پر وہ مقولہ صادق آتا ہے کہ کھودا پہاڑ نکلا چوہا۔ ہم جس طرح کی آزادی کے خواہش مند تھے ایسی آزادی جس میں کسی بھی فرد پر کوئی ظلم نہ ہو کسی بھی قوم کی کوئی توہین نہ ہو کسی بھی انسان کو خواہ مخواہ تاراج نہ کیا جائے تو بھی ایسی آزادی تو شاید ہماری تقدیر میں نہیں تھی۔ لیکن اگر پہاڑ کھودنے پر چوہا برآمد ہو جائے تو صبر کرنا چاہئے۔ پہاڑ پر تاؤ کھانا یا چوہے کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑنا سمجھداری نہیں ہے

(یار زندہ صحبت باقی)


## ایک ضروری اعلان

تمام تاجران کتب اور عوام سے یہ التماس ہے کہ وہ

**مولانا حسن الہاشمی صاحب کی**

**مطبوعات دہلی میں**

**دکان نمبر: ۳۲۱۰ اردو بازار نزد جامع مسجد سے خریدیں**

**رضوان بکڈپو**

واضح رہے، ہماری اصلی مطبوعات پر ناشر مکتبہ روحانی دنیا دیوبند چھپا ہوا ہے

اعلان کنندہ

**مکتبہ روحانی دنیا، دیوبند، یوپی**

فون نمبر: ۰۱۳۳۶_۲۲۲۴۵۵

قسط نمبر ۹۹

# انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

یوناف کے ان الفاظ پر قرطیسہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ اس موقع پر وہ کچھ کہنے ہی والی تھی کہ یوناف نے پھر اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "قرطیسہ! یہ بات اپنے ذہن میں رکھو کہ میں صرف تمہارے بھائی روفاش سے ہی نہیں عزازیل اور اس کے ساتھیوں سے بھی تمہاری حفاظت کروں گا۔ میں جانتا ہوں تمہاری فطرت میں نیکی اور خیر ہے اور یہ بھی سن رکھو کہ تم مجھ سے شادی کرو یا نہ کرو میں برائی کی قوتوں سے تمہارا دفاع ضرور کروں گا۔ اس لئے کہ یہ میرا فرض بنتا ہے اور اپنے اس فرض کے لئے میں اب تک جیتا اور زندہ ہوں۔"

یوناف کی ان باتوں کے جواب میں قرطیسہ نے چونک کر کہا۔ "آپ نے یہ کیوں کہا کہ میں آپ سے شادی کرو یا نہ کروں آپ کی یہ مافوق الفطرت اور سری قوت دیکھنے کے بعد میں نے زندگی بھر آپ کا ساتھ دینے کا مصمم ارادہ کرلیا ہے۔ یوناف میں آپ کو اس دن سے پسند کرنے لگی تھی جس روز آپ اس بستی میں داخل ہوئے تھے اور آپ نے اس لکڑہارے روخا کے ہاں قیام کیا تھا اور اس روز چیتے نے آپ پر حملہ کیا تھا اور آپ نے اس چیتے کو اٹھا کر باہر پھینک دیا تھا۔ اس روز ہی مجھے شک ہوگیا تھا کہ آپ کوئی عام انسان نہیں ہیں اور مجھے یہ بھی امید لگ گئی تھی کہ شاید آپ ہی وہ ہستی ہوں جس کے ساتھ رہ کر میں بھائی روفاش کے علاوہ عزازیل اور اسکے ساتھیوں کے فتنے سے پناہ حاصل کرسکوں گی۔ میں نے تھوڑی دیر پہلے آپ سے گزارش کی تھی کہ آپ میرے ساتھ شادی نہ کریں تو یہ میں نے اس بنا پر کہی تھی کہ میں نہیں چاہتی تھی کہ میرے ساتھ آپ بھی عزازیل کے عذاب میں مبتلا ہوں لیکن آپ یہ جاننے کے بعد کہ آپ سری قوتوں کے مالک ہیں اور اپنے ساتھ میری بھی حفاظت کرسکتے ہیں تو میں ٹوٹ کر زندگی بھر آپ کا ساتھ دوں گی۔

یوناف میں ضرور ایک مافوق الفطرت لڑکی ہوں میں جب چاہوں کوئی صورت بدل سکتی ہوں، جب چاہوں انسان سے چیتے میں تبدیل ہوسکتی ہوں اور خونخواری کا باعث بن سکتی ہوں لیکن میں نے آج تک ایسا نہیں کیا۔ سردار بجنا کی حویلی میں، میں نے ایک انتہائی پاکیزہ صاف ستھری اور خون خرابے سے پاک زندگی بسر کی ہے اور میں آپ سے عہد کرتی ہوں کہ میں آپ کی ساتھی اور آپ کی رفیقِ حیات کی حیثیت سے اپنی باقی زندگی بھی اسی طرح بسر کروں گی۔ ہاں آپ سے شادی کرنے کے بعد مجھے ایک دکھ ضرور ہوگا۔"

اس پر یوناف نے چونک کر پوچھا۔ "اے قرطیسہ! میرے ساتھ شادی کرنے کے بعد تمہیں کیسا دکھ اور غم ہوگا۔"

اس پر قرطیسہ نے کہا۔ "اے یوناف! میرے خمیر میں انسانی فطرت کے بجائے جنات اور شیطان کی فطرت زیادہ ہے اس لئے میں نہیں چاہتی کہ میں کتنے برس اور کتنی صدیاں زندہ رہوں گی بہرحال میں تم پر یہ انکشاف کروں کہ میری زندگی بہت طویل اور لمبی ہوگی اور میری حالت ایسی ہی رہے گی جیسی کہ میں اب ہوں یعنی میں ایک طویل اور لمبے عرصے تک جوان اور توانا رہوں گی۔ آپ کے ساتھ شادی کرنے کے بعد مجھے سب سے بڑا دکھ اور غم یہ ہوگا کہ ایک انسان کی حیثیت سے آپ اتنا لمبا عرصہ میرا ساتھ نہ دیں گے۔ اور انسانوں ہی کی طرح ایک محدود زندگی بسر کرنے کے بعد آپ مجھ سے جدا ہو جائیں گے اور میرے لئے آپ کی یہ جدائی میری زندگی کا سب سے بڑا غم اور دکھ ہوگا۔"

اس پر یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اے قرطیسہ! تمہارا اندازہ درست نہیں ہے۔ میری زندگی عام انسانوں جیسی مختصر اور تھوڑی نہیں ہے۔"

یوناف کے اس انکشاف پر قرطیسہ نے چونک کر پوچھا۔ "وہ کیسے!"

یوناف نے پھر مسکراتے ہوئے کہا۔ "اے قرطیسہ! میرے ناسوت پر لاہوت کا عمل ہے۔ میں آدم کے بیٹے شیث کی نسل سے ہوں اور میں آدم کے وقت سے اب تک زندہ ہوں یہ جو تمہارا عزازیل ہے اس سے میری دشمنی بھی اسی وقت سے چلی آرہی ہے اور میں اسے کئی بار ان گنت موقعوں پر مار اور بھگا بھی چکا ہوں۔ اے قرطیسہ! تم میری مختصر اور تھوڑی سی زندگی پر غم اور فکر نہ کرو۔ میں سمجھتا ہوں شاید میری یہ زندگی تمہاری زندگی سے بھی زیادہ طویل اور لمبی ہوگی لہٰذا میں خوش ہوں کہ تمہارے ساتھ مل کر یعنی ہم دونوں مل کر نیکی اور خیر پھیلانے کا کام کریں گے اور اے قرطیسہ یہ جو میں نے تھوڑی دیر قبل اچانک تمہاری نگاہوں سے غائب ہوجانے کا مظاہرہ کیا ہے تو اسکے علاوہ بھی میرے پاس بہت سی سری قوتیں ہیں جنہیں میں استعمال کرکے آج تک عزازیل اور اس کے ساتھیوں کے فتنے کو ختم کرتا رہا ہوں۔ اور اکثر ان پر غالب رہتا رہا ہوں اور اے قرطیسہ اس کے علاوہ میرے قبضے میں ایک روح بھی ہے جس کا نام اہلیہ کا ہے۔ وہ انتہائی نیک، انتہائی ہمدرد اور چاہت کا مظاہرہ کرنے والی ہے

اور اس وقت بھی وہ میری اور تمہاری گفتگو کو سن رہی ہے۔ اب آج کے بعد میرے ساتھ وہ مقدس روح جس کا نام میں نے تمہیں ابلی کا بتایا ہے وہ شیطانی قوتوں سے تمہاری بھی حفاظت کیا کرے گی۔ اے قرطیبہ اب بولو تم کب تک میرے ساتھ شادی کرنے پر تیار ہو سکتی ہو۔!''

یوناف کے اس سوال پر قرطیبہ نے مسکراتی ہوئی اور گنگناتی ہوئی آواز میں کہا۔''اے یوناف! اب اس میں تیاری کونسی بات ہے۔ میں ابھی اور اسی وقت آپ کے ساتھ شادی کرنے پر تیار اور رضامند ہوں۔ آپ اس سلسلے میں سردار مجتا سے بات کریں اس لئے کہ میں نے اس کے ہاں ایک بیٹی ہی جیسی زندگی بسر کی ہے اور قسم مجھے اپنے خالق خداوندی کی میں نے آج تک اسے ایک حقیقی باپ ہی جان کر اس سے محبت کی ہے۔ ہمیشہ اس کا احترام کیا ہے اور بھی کوئی ایسی بات ہرگز نہیں کی جس میں اس کی ہتکی یا بے عزتی کا خدشہ ہو۔ اے یوناف میری آپ سے ایک اور گزارش بھی ہے اور وہ یہ کہ آپ سردار مجتا پر فی الفور یہ انکشاف نہ کریں کہ ان آبادیوں اور بستیوں کے اندر جو چیتا خونخواری اور آدم خوری کا باعث بنا رہا ہے وہ روفاش ہے اور یہ کہ میں اس کی بہن ہوں اس طرح وہ مجھ سے نفرت کرنے لگے گا اور آپ کے ساتھ میری شادی میں کوئی دلچسپی نہیں لے گا۔ میں چاہتی ہوں پہلے آپ سے میری شادی ہو جائے اس کے بعد آپ سردار مجتا پر یہ انکشاف کریں پھر اگر اس نے مجھ سے نفرت کا اظہار بھی کیا تو میں اسے برداشت کر جاؤں گی اس لئے کہ میں آپ کے ساتھ آپ کی بیوی کی حیثیت سے خوش اور مطمئن ہوں گی۔ اور اگر سردار مجتا نے مجھے یہاں نہ رہنے دیا تو میں آپ کے ساتھ کہیں اور چلی جاؤں گی۔ بہرحال میری آپ سے یہ گزارش ہے میری شادی کے بعد آپ سردار مجتا پر یہ انکشاف کریں کہ روفاش ان علاقوں کی تباہی اور بربادی کا باعث ہے۔''

قرطیبہ جب خاموش ہوئی تب یوناف نے پھر اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔''اے قرطیبہ تم مغموم اور فکرمند نہ ہو میں تمہارے ساتھ اپنی شادی کے بعد ہی سردار مجتا پر یہ سارے انکشافات کروں گا لیکن اس سے پہلے ایک بات بتاؤ تاکہ میں تمہارے متعلق مکمل اور تفصیل جان سکوں۔''

اس پر قرطیبہ نے پر مٹھاس اور چاہت سے کہا۔''آپ پوچھئے کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔''

یوناف بولا۔''اے قرطیبہ پہلے تم مجھے یہ بتاؤ تم اور تمہارا بھائی روفاش کیسے سردار مجتا کا بیٹا اور بیٹی بن گئے اور کس طرح اس نے تمہیں اپنی اولاد کی حیثیت سے قبول کر لیا۔''

اس سوال پر قرطیبہ بے حد اداس اور مغموم ہو کر رہ گئی۔ تھوڑی دیر تک وہ سر جھکائے کچھ سوچتی رہی اس دوران یوناف نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا ''اے قرطیبہ کیا تم میرے اس سوال کا برا مان گئی ہو! اگر ایسا ہے تو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔''

اس پر قرطیبہ نے اپنا جھکا ہوا سر اوپر اٹھایا چند لمحوں تک وہ غور سے یوناف کی طرف دیکھتی رہی۔ اس لمحے اس کی آنکھوں کے اندر ان گنت خدشات بے شمار تفکرات امڈ رہے تھے۔ پھر قرطیبہ نے بھاری اور اداس آواز میں کہا۔ ''اے یوناف یہ آپ نے ایسا سوال پوچھ لیا ہے کہ جس کے جواب پر یہاں کی بستیوں کے اندر نفرت اور کدورت کا ایک طوفان کھڑا ہو سکتا ہے لیکن میں چونکہ آپ کو اپنی زندگی کا ساتھی چن چکی ہوں۔ لہٰذا میں اپنی زندگی کا کوئی پہلو آپ سے راز میں نہ رکھوں گی۔ میں اس انکشاف سے یوں پردہ اٹھاتی ہوں کہ سردار مجتا کا بھی ایک ہی بیٹا اور ایک ہی بیٹی تھی۔ اس کے بیٹے کا نام روفاش اور بیٹی کا نام قرطیبہ تھا۔

اے یوناف میری اور میرے بھائی روفاش کی پیدائش انسانی اور شیطانی جبلت کے اختلاط سے رونما ہوئی ہے۔ پس ہمارے اندر جہاں انسانی فطرت ہے وہاں ہمارے اندر شیطانی جبلت بھی ہے۔ ہم دونوں بہن بھائی جب اور جس وقت بھی چاہیں اپنی شکل وصورت اور اپنی ہیئت بدل سکتے ہیں دونوں فطرتوں کا ملاپ اس عزازیل نے کیا تھا۔ میری اور میرے بھائی کی پیدائش اس غار میں ہوئی تھی جسے آج کل چیتے کی غار کہتے ہیں۔ ہم دونوں جڑواں بہن بھائی ہیں چونکہ لوگ خوف وہراس کے باعث چیتے کی غار کی طرف نہیں جاتے تھے لہٰذا ہم دونوں نے اس غار کے اندر جنم لیا اور پرورش پائی۔ ایک روز اس کمبخت عزازیل نے ہمیں ایک ناپسندیدہ اور کریہہ کام کرنے کا حکم دیا اور وہ کام یہ تھا کہ ہم سردار مجتا کے بیٹے اور بیٹی کو ختم کر کے ان دونوں کے روپ میں سردار مجتا کے بیٹے اور بیٹی کا کردار ادا کریں اور اس بستی کے اندر زندگی بسر کریں۔

پس اے یوناف اس عزازیل کے حکم پر میرے بھائی نے اس وقت جب اس کا اور میرا کوئی نام نہ تھا۔ سردار مجتا کے بیٹے اور بیٹی کو قتل کر دیا پھر ہم دونوں بہن بھائی نے ایک بہت بڑا جرم کیا وہ یہ کہ میرے بھائی نے سردار مجتا کے بیٹے روفاش اور میں نے اس کی بیٹی قرطیبہ کا روپ دھار لیا اور یوں ہم دونوں سردار مجتا کی حویلی کے اندر اس کے بیٹے اور بیٹی کی حیثیت سے زندگی بسر کرنے لگے۔ اے یوناف اگر معاملہ یہاں تک ہی رہتا تب بھی کم از کم یہ میرے لئے قابل برداشت تھا کہ ہم دو شریف بہن بھائیوں کی طرح سردار مجتا کے ہاں زندگی بسر کرتے رہیں لیکن برا ہو اس عزازیل کا کہ اس نے ایسا نہ ہونے دیا۔ آہستہ آہستہ اس عزازیل نے ہم دونوں بہن بھائی کو بدی اور گناہ کی ترغیب دی اور ان بستیوں کے اندر خونخواری اور آدم خوری کا حکم دیا۔ اے یوناف نہ جانے میرے بھائی کی فطرت کیسی ہے کہ وہ فوراً اس پر آمادہ ہو گیا اور عزازیل کے حکم پر اس نے خونخواری کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو بدکاری اور بے حیائی میں بھی ملوث کر لیا۔ عزازیل نے مجھے بھی ایسا کرنے کا حکم دیا لیکن میری

فطرت شاید میری ماں پر زیادہ گئی ہے۔ لہٰذا میں ان کاموں پر مائل نہ ہوئی اور اپنے دامن کو سارے گناہوں اور ان ساری برائیوں سے بچا کر رکھا۔

اے یوناف پہلے میرا بھائی بھی برا انسان نہ تھا وہ بہت اچھا رحم دل نرم رو اور محبت کرنے والا بھائی تھا پھر جب سے اس نے عزازیل کے بتائے ہوئے کام کرنا شروع کئے تو ہر برا فعل اور ہر گناہ اس کے ذہن میں جگہ پا گیا۔ اب میرے اور میرے بھائی کے درمیان سخت کدورت اور نفرت ہے۔ اس لئے کہ میرا بھائی مجھے بھی اپنے ساتھ گناہ اور بدی میں ملوث کرنا چاہتا ہے جب کہ میں نے آج تک اپنے آپ کو اس سے بچا کر رکھا اور آئندہ کے لئے بھی میں پر امید ہوں۔ اس لئے کہ آپ کے ساتھ شادی کے بعد میں پہلے ہی کی طرح اپنے بھائی اور عزازیل سے بچتے ہوئے آپ کی بیوی کی حیثیت سے ایک پر امن اور پاکیزہ زندگی بسر کرسکوں گی تو یوناف یہ وہ راز ہے اور یہ ہے وہ جواب جس سے متعلق آپ نے سوال پوچھا ہے۔ میں پھر آپ سے گزارش کروں گی کہ آپ کم از کم شادی سے پہلے ان باتوں کا ذکر سردار مجتا سے نہ کریں۔

یوناف میں خود بھی ان گنت شیطانی قوتوں کی مالک ہوں لیکن میں نے کبھی ان کو استعمال نہیں کیا اس لئے کہ میری فطرت اس طرف مائل نہیں ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں بہت کم چیتے کا روپ دھارا ہے۔ اور ایسا میں نے آخری بار اس وقت کیا تھا جب سردار مجتا کے گھر سے سرائے کی طرف آتے ہوئے راستے میں روفاش آپ پر حملہ آور ہو گیا تھا۔ آپ سے محبت کرنے کی بنا پر میں نے بھی چیتے کا روپ دھارا اور روفاش پر حملہ آور ہو گئی تھی۔ میں ہر صورت سے اس سے آپ کو محفوظ رکھنا چاہتی تھی لیکن اب یہ جان کر کہ آپ خود بھی غیر معمولی قوتوں کے مالک ہیں تو مجھے آپ کی سلامتی اور آپ کی حفاظت کی طرف سے ایک طرح کی تسلی اور اطمینان ہو گیا ہے۔" یہاں تک کہنے کے بعد قرطیہ خاموش ہو گئی۔

قرطیہ کی اس گفتگو کے جواب میں یوناف کچھ کہنے ہی والا تھا کہ سردار مجتا کمرے میں داخل ہوا۔ لہٰذا یوناف کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔ ہاتھ کے اشارے سے مجتا کو اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ مجتا وہاں یوناف کے قریب بیٹھتے ہوئے بولا۔ "اے یوناف آپ کی تجویز کے مطابق میں نے سرائے کے مالک مریشس کو سب کچھ سمجھا دیا ہے۔ وہ آج شام تک لکڑی اور لوہے کا پنجرہ بنا کر آپ کی تجویز کے مطابق اس کا دروازہ اور زنجیر لگا کر اس پنجرے کو چیتے کی غار سے باہر رکھ کر اس میں ایک بکری باندھ دے گا۔ اس کے بعد اس چیتے کو قابو کرنے کا کام آپ کے ذمے ہے۔ اس کے بعد آپ کو کیا کرنا ہے وہ آپ ہی جانتے ہیں۔"

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اے سردار مجتا یہ بات تو میں آپ ... بندھی ہوئی بکری کا ہم کیا کریں

گے لیکن پہلے میں تمہیں اس فیصلے سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں جو میں اور تمہاری بیٹی قرطیہ نے مل کر کیا ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ جو گزارش تم سے کرنے والا ہوں تم میری اس التماس کو ٹھکراؤ گے نہیں۔"

اس پر مجتا نے بڑے انکسار اور عاجزی سے کہا۔ "اے یوناف تم کیسی باتیں کرتے ہو۔ تم مجھ سے التماس اور گزارش نہیں بلکہ تم مجھے حکم دے سکتے ہو اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں تمہارے ہر حکم کا اتباع کروں گا۔"

مجتا کی اس یقین دہانی کے جواب میں یوناف نے ایک مضبوط عزم کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ "اے سردار مجتا میں اور تمہاری بیٹی قرطیہ نے آپس میں شادی کر لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیا تمہیں اس پر کوئی اختلاف ہے۔"؟

یوناف کے اس انکشاف پر سردار مجتا کی آنکھوں میں بے پناہ خوشیاں اور اس کے چہرے پر طمانیت کے طوفان رقص کرنے لگے۔ اس نے بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "اے یوناف! تم دونوں کے اس فیصلے پر مجھے بے پناہ خوشی ہوئی ہے۔ اس لئے جو فیصلہ تم نے قرطیہ سے مل کر کیا ہے اسی کے لئے تو میں تم سے گزارش کرنے والا تھا۔ اے یوناف میں تم سے کہنے والا تھا کہ تم میری قرطیہ سے شادی کر لو اس لئے کہ تمہاری آمد کے چند ہی دن بعد میری بیٹی قرطیہ تمہیں پسند کرنے لگی تھی اور اس نے کھل کر مجھے بتا دیا تھا کہ وہ تم سے محبت کرتی ہے اور یہ کہ تم سے شادی کرنے پر آمادہ ہے۔ میں خود کسی موقع کی تلاش میں تھا جب میں تم سے قرطیہ کے ساتھ شادی کرنے کی گزارش کرسکتا۔ بہر حال اب جب کہ تم دونوں نے مل کر خود ہی یہ فیصلہ کر لیا ہے تو مجھے تم دونوں کے اس باہمی فیصلے پر بے حد خوشی ہوئی ہے۔"

سردار مجتا چند ثانیوں تک خاموش رہا پھر دوبارہ اس نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے یوناف جب تمہارے اور میری بیٹی قرطیہ کے درمیان یہ فیصلہ ہو ہی چکا ہے تو تم دونوں ابھی اور اسی وقت میرے ساتھ حویلی میں چلو اور میں حویلی میں جاتے ہی تم دونوں کی شادی کر دوں گا اس طرح ایک عرصے بعد نہ صرف میری حویلی میں بلکہ ہماری بستی کے اندر تم دونوں کی شادی خوشی کا باعث بنے گی۔ تم دونوں اٹھو اور میرے ساتھ چلو۔"

سردار مجتا کے اس اعلان پر یوناف اور قرطیہ نے کوئی اعتراض نہ کیا بلکہ دونوں اٹھ کر سردار مجتا کے ساتھ ہو لئے۔ باہر آ کر مجتا نے سرائے کے مالک مریشس کو بھی ساتھ لیا پھر وہ بستی میں داخل ہوئے۔ اپنی حویلی میں آتے ہی سردار مجتا نے بستی کے سارے سرکردہ لوگوں کو جمع کیا اور ان کی موجودگی میں اس نے یوناف اور قرطیہ کی شادی کر دی اور ان دونوں کی شادی پر کھلا عام کی اس بستی میں بے پناہ خوشیوں اور مسرتوں کا اظہار کیا جانے لگا۔

سردار مجتا کی حویلی کے دیوان خانہ میں شادی کے بعد یوناف بستی کے سرکردہ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جب کہ حویلی کے دوسرے کمرے میں بستی

کی لڑکیاں قرطبہ کو اس کی شادی پر خوشی کا اظہار کرنے کے لئے اسے گھیرے ہوئے تھیں کہ یکایک اس کمرے میں جس کے اندر قرطبہ بستی کی لڑکیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی، نیلے رنگ کی دھند پھیلنا شروع ہوگئی پھر یہ دھند گہری ہوتی چلی گئی۔ اس پر بستی کی لڑکیاں پریشان ہوکر اس کمرے سے باہر نکل گئیں۔ جب کہ قرطبہ کے چہرے کے تاثرات بتارہے تھے کہ وہ بھی اس نیلی دھند کو حیرت اور تعجب سے دیکھ رہی تھی تاہم دوسری لڑکیوں کی طرح اس کے چہرے پر خطرے، خوف، خدشے اور ڈر کے تاثرات نہ تھے۔ اچانک اس کمرے میں بھرنے والی نیلی دھند کے اندر قدیم طلسم یافان نمودار ہوا۔ وہ اپنا چہرہ وہ اپنے جسم کے سارے ہی اعضاء و جوارح سیاہ رنگ کے لباس میں ڈھانپے ہوئے تھا یافان کو اس نیلی دھند کے اندر نمودار ہوتے دیکھ کر وہ لڑکیاں جو کمرے سے بھاگنے لگی تھیں وہ اپنی جگہ پر رک گئیں۔ جب کہ نیلی دھند کمرے کے سارے حصوں سے چھٹ کر اب یافان کے پیچھے جمع ہوگئی تھی۔ اسی وقت سردار مجتا کمرے میں نمودار ہوا اور کمرے کے وسط میں کھڑے سیاہ کپڑوں میں ملبوس یافان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس نے قرطبہ اور دوسری لڑکیوں سے پوچھا۔ یہ شخص جو کمرے کے اندر اپنا سارا جسم سیاہ لباس میں ڈھانپے ہوئے ہے یہ کون ہے، کیا یہ وہی مافوق الفطرت چیتا تو نہیں جو ہماری بستیوں پر حملہ آور ہوتا ہے۔ اور کہیں وہ چیتے سے اس انسانی شکل وصورت میں یہاں تو نہیں آ نمودار ہوا۔ اس چیتے کا سن کر وہاں بیٹھی لڑکیوں کے چہرے پیلے پڑ گئے تھے اور وہ خوف و ڈر اس کے باعث باہر بھاگنے لگیں۔ یہاں تک کہ اس کمرے کے اندر صرف قرطبہ، سردار مجتا، یافان اور اس کی نیلی دھند کی شیطانی قوتیں رہ گئی تھیں۔

اس موقع پر حسین قرطبہ نے سردار مجتا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے میرے باپ یہ وہ مافوق الفطرت چیتا نہیں ہے تاہم یہ اس وقت کمرے میں سیاہ لباس اور سیاہ نقاب ڈالے کھڑا ہے یہ بھی کوئی مافوق الفطرت انسان ہے اور جو اس کے پیچھے نیلی دھند پھیلی ہے اے میرے باپ تم نہیں دیکھ سکتے پر اس نیلی دھند کے اندر میں بہت سی شیطانی قوتیں دیکھ رہی ہوں۔ میں ان کے چہرے اور ان کے اعضاء و جوارح اور ان کی شکل وصورت سب ہی صاف طور پر دیکھ سکتی ہوں اور ان میں ہر ایک کی حرکات وسکنات کا جائزہ بھی لے سکتی ہوں۔"

مجتا نے بوکھلائی ہوئی آواز میں پوچھا۔ "اے قرطبہ! جب میں اس دھند کے اندر کچھ نہیں دیکھ سکتا تو تم کیسے اس دھند میں شیطانی قوتوں کو دیکھ رہی ہو۔"؟

اس پر قرطبہ نے کہا۔ "اے میرے باپ میری اور آپ کی پیدائش اور فطرت میں بہت بڑا فرق ہے اور فرق کے متعلق میں آپ کو بعد میں بتاؤں گی لیکن فی الوقت مجھے اس مافوق الفطرت انسان سے نمٹنے دیجئے جو اس وقت ایک جارح کی حیثیت سے میرے کمرے میں داخل ہوا ہے۔"

قرطبہ کے خاموش ہوجانے پر یافان نے رونگٹے کھڑے کردینے والی آواز میں کہا۔ "اے حسین قرطبہ تو مجھ سے کیا لڑے گی۔ میرا سامنا کرتے تو بڑی بڑی قوتیں بھی بوکھلا جاتی ہیں اور یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا کر رکھو کہ میں لینے آیا ہوں۔ میں تمہیں یہاں سے لے جاکر بحیرہ واتھین کے اندر سرا مام کے ایک جزیرے میں رکھوں گا۔ وہ جزیرہ میری ذاتی ملکیت ہے۔ میں اس جزیرے کا فرمانروا ہوں اور اس کے اندر بسنے والے سب لوگ میری رعایا ہیں۔ قرطبہ میں تمہیں وہاں کوئی دکھ اور تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔ دنیا بھر کی حسین ترین لڑکیوں کو اس جزیرے میں جمع کرنا میری سب سے بڑی خواہش اور آرزو ہے۔ میرے قبضے میں جو چند جو شیطانی قوتیں ہیں انہوں نے مجھے اطلاع کی تھی کہ اس وقت جو دنیا کی حسین ترین لڑکی ہے وہ افریقہ کے مغربی اور وسطی ساحل میں جھیل میرو کے کنارے کھوا ہام کی بستی میں رہتی ہے۔ اے قرطبہ! میں صرف تمہیں لینے آیا ہوں اور میں تمہیں یہ بتادوں کہ کوئی بھی ہستی تمہیں مجھ سے نہیں بچا سکتی اور نہ ہی تمہاری طرف بڑھتے ہوئے میرے قدم روک سکتی ہے اس لئے کہ میں ایک ایسا زبردست انسان ہوں جس کا مقابلہ کرنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔"

یافان جب خاموش ہوا تب سردار مجتا نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے اجنبی پہلے تو یہ بتا کہ تو کون ہے۔ اپنے چہرے سے یہ اپنا سیاہ نقاب تو ہٹا تاکہ میں دیکھوں کہ تو کون ہے۔ اور کیوں کر میری بیٹی کو تو ہم سے چھین کر لے جاسکتا ہے۔"

سردار مجتا کے ان الفاظ کے ساتھ ہی یافان اپنے ہاتھ حرکت میں لایا۔ سردار مجتا نے یافان کے ننگے ہونے پر جب دیکھا کہ اس کے ہاتھ گوشت پوست سے خالی صرف خشک ہڈیوں کا ڈھانچہ ہیں تو وہ خوف اور ڈر کے مارے اپنی جگہ پر کانپنے لگا۔ اسی لمحے یافان نے ایک جھٹکے کے ساتھ اپنے چہرے سے اپنا سیاہ نقاب ہٹادیا پھر مجتا نے جو منظر دیکھا وہ اس کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ یافان کا چہرہ خشک اور ہڈیوں پر مشتمل تھا۔ اس کے دانت حرکت کررہے تھے جب کہ اس کی آنکھوں کے سوراخوں کے اندر تیز اور دہکتی آگ کے شعلے بری طرح بھڑک رہے تھے۔ یہ منظر دیکھتے ہوئے سردار مجتا چیخ مارتے ہوئے رہ گیا تاہم بڑی مشکل سے اپنی چیخ کو روکتے ہوئے اس نے قرطبہ کو مخاطب کرکے کہا۔ "اے قرطبہ! میری بیٹی میں دیوان خانہ کی طرف جاتا ہوں اور تیرے شوہر کو بلا کر لاتا ہوں مجھے امید ہے کہ اس شیطان سے تیری حفاظت کرسکے گا۔"

اس کے ساتھ ہی سردار مجتا دیوان خانہ کی طرف بھاگ کھڑا ہوا اس موقعے پر یافان نے بھاگتے ہوئے سردار مجتا کی طرف دیکھ کر طنزیہ انداز میں

کہا۔ ''جب تو باپ ہو کر اس لڑکی کی حفاظت نہیں کر سکا تو اس کا شوہر کیسے مجھ سے اس کی حفاظت کر سکے گا۔''

یوناف کہتے کہتے چونک اٹھا تھا اس لئے کہ اچانک قرطبہ کسی درندے کی طرح اپنے گھٹنوں اور ہاتھوں کے بل بیٹھ گئی تھی پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ سیاہ رنگ کے ایک ہولناک دراز قد لمبے اور ہیبت ناک چیتے کی شکل اختیار کر گئی تھی اور ایسا روپ دھارنے کے ساتھ ہی قرطبہ نے یافان کے اوپر چھلانگ لگا دی لیکن یافان بھی انتہائی چالاک تھا وہ فوراً اپنی قوتوں کو حرکت میں لا کر وہاں سے ہٹا اور کمرے کے ایک دوسرے کونے میں جا کھڑا ہوا۔ قرطبہ چیتے کی شکل وصورت میں زمین پر گری اور پھر وہ یافان کو گھورتے ہوئے ہولناک انداز میں اس کی طرف دیکھنے لگی۔ اسی دوران قرطبہ نے اس کمرے کی کھڑکی میں سے دیکھا کہ سردار بجستا اور اس کے ساتھ یوناف دونوں ہی بھاگتے ہوئے اس کمرے کی طرف آرہے تھے۔ لہٰذا قرطبہ نے فوراً اپنی ہیئت بدل لی اور چیتے کے بجائے وہ اپنے انسانی روپ میں آئی اور یافان کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے کہا۔ ''اے ابلیس کی اولاد! میں نہیں جانتی کہ تو کون ہے۔؟ تو کہاں سے آیا ہے اور کن سرزمینوں سے تیرا تعلق ہے پر یہ یاد رکھ کہ تو مجھے یہاں سے اٹھا کر اپنے اس سرناتام جزیرے میں نہیں لے جا سکتا جس کا تو نے مجھ سے ذکر کیا ہے۔''

قرطبہ کے خاموش ہونے پر یافان نے ایک انتہائی خوفناک قہقہہ لگایا پھر اس نے اپنی نفرت اور آگ بکھیرتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''اے لڑکی میں جانتا ہوں کہ تو انسانی روپ کے اندر بھی ایک فوق البشر حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ تو ذرا یہ میرے آس پاس حرکت کرنے والی نیلی دھند کی طرف دیکھ اس کے اندر جو قوتیں تجھے دکھائی دے رہی ہیں وہ تجھے یہاں سے اٹھا کر میرے جزیرے سرنا میں پہنچا دیں گی۔''

قرطبہ نے جب یافان کی نیلی دھند کی طرف نگاہ کی تو اس نے دیکھا اس نیلی دھند کے اندر انتہائی کریہہ چہرہ اور بدروح شیطانی قوتیں انتقامی انداز میں قرطبہ کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ ان شیطانی قوتوں کی وہاں موجودگی کی پروا کئے بغیر قرطبہ نے پھر یافان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''اے بدکردار انسان یہ جو تو ان شیطانی چہروں کی دھمکی دیتا ہے تو سن رکھ میری اپنی پیدائش بھی انسانی فطرت پر نہیں بلکہ میرا تعلق بھی اسی جنس سے ہے جو تیری اس نیلی دھند کے اندر دکھائی دے رہی ہے۔ لہٰذا تو مجھے ان سے خوفزدہ نہیں کر سکتا۔''

قرطبہ کے اس جواب پر یافان نے پھر ایک مکروہ قہقہہ لگایا اور دھمکی آمیز لہجے میں اس نے قرطبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''اے حسین اور مافوق البشر لڑکی دیکھ میں اپنی نیلی دھند کی ان قوتوں کو تیری طرف بڑھاتا ہوں پھر میں دیکھتا ہوں تو ان کے مقابلے میں کیسے اپنا دفاع کرتی ہے۔ اور میں تجھے یہ بھی تنبیہ کرتا ہوں کہ میری یہ نیلی دھند کی قوتیں لمحوں کے اندر تجھے اٹھا کر میرے جزیرے سرنا میں پہنچا دیں گی۔

اے لڑکی اگر تو اپنا دفاع کر سکتی ہے تو کر دیکھ پر میں تجھے یقین دلاتا ہوں کہ تو ہر صورت میں...... '' یافان کہتے کہتے خاموش ہو گیا تھا اس لئے کہ اس کمرے کے دروازے پر سردار بجستا کے ساتھ اب یوناف نمودار ہوا تھا۔ کمرے کا جائزہ لیتے ہی یوناف کے لبوں پر نفرت آمیز مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر اس نے یافان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''اے ابلیس کے گماشتے تو یہاں بھی آن پہنچا۔ ایک عرصہ میرے سامنے سے روپوش رہا اور اپنے جزیرے سرنا کے اندر زندگی بسر کرتا رہا جس سے میں نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ شاید تو بدی اور گمراہی چھوڑنے کی اور خیر کی طرف مائل ہو کر زندگی بسر کر رہا ہے۔ پر تیرا یہاں آنا اور قرطبہ کو اپنے ساتھ اپنے جزیرے سرنا میں لے جانے کی خواہش کا اظہار کرنا اس بات کا ثبوت اور کھلی صداقت ہے کہ تیرے اندر اب بھی گمراہیاں اور برائیاں رقص کر رہی ہیں اور اے یافان تو مجھے برسوں سے نہیں صدیوں سے جانتا ہے اور ان صدیوں کے دوران ان گنت مواقع پر میں تیری پیٹھ اور تیری پیشانی پر شکست اور ہزیمت کے کئی بار داغ چکا ہوں۔

اے یافان سن رکھ یہ قرطبہ عام لڑکیوں میں سے کوئی لڑکی نہیں بلکہ میری بیوی ہے اور اے یافان تو مجھے اچھی طرح جانتا ہے اگر تجھ میں ہمت، جرأت اور قوت ہے کہ تو مجھ سے میری بیوی چھین کر اپنے جزیرے سرنا میں لیجا۔ اگر تجھ میں یہ سب کچھ ہے تو سامنے آ۔''

یافان نے اس بار نرم اور ملائم آواز میں کہا۔ ''اے یوناف مجھے خبر نہ تھی کہ قرطبہ تمہاری بیوی ہے۔ اگر یہ بات میں پہلے جانتا تو کبھی بھی میں ان سرزمینوں کا رخ نہ کرتا۔

اے یوناف میں یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ میں ایسی طاقت نہیں رکھتا کہ میں اس قرطبہ کو تم سے چھین کر لے جا سکوں۔ لہٰذا میں اپنے اس رویے اور اس سلوک پر نادم ہوں اور شرمندہ ہوں۔ اے یوناف میں جانتا ہوں میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ تم ایک نہایت دراز دست اور طاقتور انسان ہو ایک انسان جو موقع یہ موقع مجھے بھاگ جانے پر مجبور کرتا رہا ہے۔ لہٰذا اے یوناف میں اپنے رویے پر تم سے معافی کا خواستگار ہوں اور تم سے گزارش کروں گا کہ مجھے یہاں سے جانے کی اجازت دیدو۔''

یافان کی اس گفتگو پر یوناف کے چہرے پر ہلکی ہلکی اور خوش کن مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ اس دوران حسین قرطبہ بڑے غور اور بڑے انہماک سے یوناف کی طرف دیکھتی جا رہی تھی اور جب یافان اپنی گفتگو ختم کر چکا تب قرطبہ نے یوناف سے پہلے ہی بولتے ہوئے اور یافان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''اے

اہلیس کے گماشتے میں نے پہلے تم سے نہ کہہ دیا تھا کہ میں عام سی لڑکی نہیں ہوں جسے تم اٹھا کر اپنے جزیرے سرنا میں لے جاؤ گے۔ اس لئے کہ یوناف کی بیوی کی حیثیت سے میں جانتی تھی کہ میرا شوہر تمہیں ہرگز ایسا کرنے کی اجازت نہیں دے گا اور اب تم دیکھتے ہو کہ جو کچھ میں نے کہا تھا وہ سچ ہی نکلا ہے۔''

قرطیسہ کی ان باتوں پر یوناف کے چہرے پر یہ مسکراہٹ اور گہری ہوگئی اس نے یافان کی طرف دیکھتے ہوئے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ اے یافان میں نے پھر تمہیں معاف کیا۔ لہٰذا اب تم یہاں سے چلے جاؤ ورنہ میرے ہاتھوں تم اور تمہاری اس نیلی دھن کی شیطانی قوتیں سب ہی نقصان اٹھائیں گی۔'' اس کے ساتھ ہی یافان اپنے ہڈیوں پر مشتمل ہاتھ سے اپنی نیلی دھند کی شیطانی قوتوں کی طرف سے کوئی مخصوص اشارہ کیا اور اس کے ساتھ ہی یافان اور اس کی نیلی دھند کے گماشتے وہاں سے غائب ہوگئے۔

یافان اور اس کی نیلی دھند کے وہاں سے جانے کے ساتھ ہی سردار جھنا نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ ''اے یوناف یہ جو شخص ہڈیوں کا ڈھانچہ ہونے کے باوجود گفتگو کرتا تھا اور جسے تم نے یافان کہہ کر پکارا ہے یہ کون ہے۔ اس کی آنکھوں کے اندر آگ کے شعلے جوش مارتے ہوئے دیکھے ہیں۔ اس کے علاوہ میرے لئے یہ بات بھی بڑی حیران کن ہے کہ تمہاری گفتگو سے میں نے یہ بھی اندازہ کیا ہے کہ تم اس یافان کو جانتے ہو۔''

سردار جھنا کے استفسار پر یوناف مسکرایا پھر بولا۔ ''اے سردار جھنا تم ٹھیک ہی کہتے ہو۔ میں یافان کو ایک عرصے سے جانتا ہوں اور اے جھنا میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ میں عام انسانوں جیسا انسان نہیں بلکہ میں ان گنت مافوق الفطرت اور خرق عادت قوتیں رکھتا ہوں جن سے کام لے کر میں بڑے بڑے کام کر لیتا ہوں۔ میں اس یافان کو کیسے اور کب سے جانتا ہوں اس کی تفصیل تو میں پھر کسی موقعے پر تم سے کہوں گا۔ یہاں میں تمہیں یہ ضرور بتادوں کہ یہ یافان کوئی عام انسان نہیں ہے۔ صدیوں پہلے مصر کی سرزمین کے اندر ایک بہت بڑے طلسم گر کی حیثیت سے جانا پہچانا جاتا تھا اور اس نے ایک اپنا محل دریائے نیل کے وسط میں بنا رکھا تھا۔ پس میں اس وقت بھی مصر کے اندر موجود تھا اور اسے میں نے ہی شکست دے کر یہ روپ دیا تھا، جس روپ میں تم نے اسے دیکھا ہے۔

○○○○

ماہنامہ طلسماتی دنیا

گھر گھر پہنچا کر روحانی تحریک کو فروغ دیں اور اس خاموش دین کی تبلیغ میں مددگار بن کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ادارہ)

Ph: 01336-224027 (O)
222701 (R)

مجرب تعویذات

یاد رکھئے کہ ہر معاملہ میں موثر حقیقی صرف خدا کی ذات ہے اور وہی جس کے لئے چاہتا ہے دواؤں، دعاؤں اور تعویذات میں اثر پیدا کرتا ہے۔

**خاتم مقطعات**: حروف مقطعات کندہ کی ہوئی چاندی کی انگوٹھی، بزرگوں کے تجربہ میں آیا ہے کہ یہ انگوٹھی خیر و برکت، رزق حلال، روزگار، سحر و جادو سے حفاظت، ترقی درجات، تسخیر حکام، مقدمات میں کامیابی، دشمنوں کے شر سے نجات اور بچیوں کے رشتے، عمل صالح کی توفیق اور دیگر ضرورتوں کے لئے بحکم خداوندی سے بہت موثر ہے۔ یہ انگوٹھی صرف مسلمانوں کے لئے ہے، ناپاکی کی حالت میں اور بیت الخلاء کے وقت استعمال کی اجازت نہیں۔ ہدیہ مختلف سائز اور ڈیزائن میں -/80 سے -/125 تک۔

**لاکٹ**: حروف مقطعات سے تیار شدہ یہ لاکٹ خواتین کے لئے ہے جو انگوٹھی استعمال نہ کرنا چاہیں وہ لاکٹ استعمال کرسکتی ہیں۔ ہدیہ -/80 روپے

**خاتم عزیزی**: مندرجہ بالا ضرورتوں کیلئے "عزیز" کے حروف کا نقش جسے غیر مسلم برادران وطن کیلئے تیار کیا جاتا ہے، ہدیہ مختلف سائز و ڈیزائن میں -/80 سے -/125 تک

**مدنی تختی**: بچوں کے گلے میں ڈالنے کے لئے چاندی کی تختی ام الصبیان، مسان، نظر بد اور ہر طرح کے شیطانی اثرات سے بچوں کی حفاظت کے لئے اکابر دیوبند کے مجربات میں سے ہیں۔ ہدیہ -/40 روپے

**لوح عزیزی**: ہر طرح کے بے ہوشی کے دوروں کے لئے تانبے کی تختی جو حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے خاندانی مجربات میں سے ہے۔ ہدیہ -/20 روپے

**نوٹ**: ڈاک کے ذریعے منگانے پر پیکنگ کا خرچ اور محصول ڈاک بذمہ طالب گا، ایک پیکٹ میں کئی عدد منگوانے پر کفایت رہتی ہے۔

براہ کرم لفافے پر دو روپے کا ڈاک ٹکٹ لگا کر تفصیلی کتابچہ (Catalouge) مفت حاصل کریں۔

۳۵ سال سے آپ حضرات کی خدمت کرنے والا ادارہ (زیر نگرانی حضرت مولانا ریاست علی صاحب استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند)

**کاشانۂ رحمت** افریقی منزل قدیم محلہ شاہ ولایت دیوبند ضلع سہارنپور، یوپی

# KASHANA-E-RAHMAT

AFRIQUI MANZIL, QADEEM MHO. SHAH WILAYAT
NEAR CHATTA MASJID, DEOBAND (SAHARANPUR) 247554

# کل امر مرہون باوقاتہا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

# ۲۰۱۰ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پرنور المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر
رہون باوقاتہا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ
ں کے بعد کسی چوں وچرا کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف
ی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے
قات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق
تدقیق ۲۰۱۰ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا
ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

## نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی
یل درج ذیل ہے۔

## تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے
ں وعداوت منافی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے
ں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

## تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے
سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد
ت میں کامیابی لاتا ہے۔

## مقابلہ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل،
اور عداوت کی تاثیر ہر دوستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔

دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

## تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ۔ اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

## قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، تکمیل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

# فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۰ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

## اپریل

| تاریخ | سیارے | نظر | وقت نظر |
|---|---|---|---|
| یکم اپریل | قمر و مشتری | تثلیث | ۴-۰۰ |
| ۲ اپریل | قمر و زحل | تسدیس | ۰۰_۲۳ |
| ۳ اپریل | زہرہ و مریخ | تربیع | ۴۳-۱۹ |
| ۴ اپریل | قمر و مشتری | تربیع | ۳۲-۷ |
| ۵ اپریل | عطارد و مریخ | تربیع | ۴۹-۹ |
| ۶ اپریل | قمر و شمس | تربیع | ۷-۱۵ |
| ۶ اپریل | قمر و مشتری | تسدیس | ۱۴-۱۹ |
| ۷ اپریل | قمر و زحل | تثلیث | ۲۲-۱۸ |
| ۸ اپریل | قمر و مریخ | مقابلہ | ۳۱-۳ |
| ۹ اپریل | قمر و شمس | تسدیس | ۲۲-۹ |
| ۱۱ اپریل | قمر و عطارد | تسیدس | ۷-۳ |
| ۱۲ اپریل | قمر و زحل | مقابلہ | ۲۱-۱۸ |
| ۱۳ اپریل | قمر و مریخ | تثلیث | ۴۴-۶ |
| ۱۴ اپریل | قمر و شمس | قران | ۵۸-۱۷ |
| ۱۵ اپریل | قمر و مریخ | تربیع | ۵-۱۷ |
| ۱۶ اپریل | قمر و عطارد | قران | ۲۳-۳ |
| ۱۷ اپریل | قمر و زحل | تثلیث | ۲۶-۱۰ |
| ۱۸ اپریل | زہرہ و مشتری | تسدیس | ۱۳-۲ |
| ۱۹ اپریل | قمر و مشتری | تربیع | ۴۰-۱ |
| ۲۰ اپریل | قمر و عطارد | تسدیس | ۲۸-۱۳ |
| ۲۱ اپریل | قمر و زہرہ | تسدیس | ۲-۱۳ |
| ۲۲ اپریل | قمر و عطارد | تربیع | ۱۴-۱۷ |
| ۲۳ اپریل | قمر و زہرہ | تربیع | ۵۰-۲۰ |
| ۲۴ اپریل | زہرہ و زحل | تثلیث | ۱۳-۱۳ |
| ۲۵ اپریل | قمر و مشتری | مقابلہ | ۳۱-۱۳ |
| ۲۶ اپریل | قمر و زہرہ | تثلیث | ۱۰-۳ |
| ۲۸ اپریل | قمر و شمس | مقابلہ | ۲۸-۱۷ |
| ۲۹ اپریل | قمر و مشتری | تثلیث | ۳۴-۲۰ |
| ۳۰ اپریل | قمر و زحل | تسدیس | ۳۷-۵ |
| ۳۰ اپریل | قمر و زہرہ | مقابلہ | ۵۴-۱۹ |

## مئی

| تاریخ | سیارے | نظر | وقت نظر |
|---|---|---|---|
| یکم مئی | قمر و مریخ | تثلیث | ۳۶-۶ |
| ۲ مئی | عطارد و مشتری | تربیع | ۳-۴ |
| ۳ مئی | قمر و عطارد | تثلیث | ۱۶-۲ |
| ۴ مئی | قمر و مشتری | تسدیس | ۱۷-۱۵ |
| ۴ مئی | شمس و مریخ | تربیع | ۳۸-۱۸ |
| ۵ مئی | قمر و عطارد | تربیع | ۵-۱۱ |
| ۶ مئی | قمر و زہرہ | تثلیث | ۳۱-۴ |
| ۶ مئی | قمر و مریخ | مقابلہ | ۵۲-۷ |
| ۷ مئی | قمر و عطارد | تسدیس | ۵۰-۲۱ |
| ۸ مئی | زہرہ و مریخ | تسدیس | ۲۳-۳ |
| ۹ مئی | قمر و مشتری | قران | ۱-۱۸ |
| ۱۱ مئی | قمر و زہرہ | تسدیس | ۵۷-۱۲ |
| ۱۲ مئی | قمر و عطارد | قران | ۱۵-۱۷ |
| ۱۳ مئی | قمر و مریخ | تربیع | ۱۱-۲۱ |
| ۱۴ مئی | قمر و زحل | تثلیث | ۱۹-۱۵ |
| ۱۶ مئی | قمر و زہرہ | قران | ۴۳-۱۵ |
| ۱۷ مئی | قمر و عطارد | تسدیس | ۳۱-۵ |
| ۱۸ مئی | شمس و مشتری | تسدیس | ۱۰-۶ |
| ۱۹ مئی | شمس و زحل | تثلیث | ۵۶-۵ |
| ۲۰ مئی | قمر و مریخ | قران | ۲۰-۱۴ |
| ۲۱ مئی | قمر و زہرہ | تسدیس | ۱۲-۸ |
| ۲۲ مئی | قمر و مشتری | مقابلہ | ۳۸-۴ |
| ۲۳ مئی | قمر و مریخ | تسدیس | ۰۰-۰۰ |
| ۲۵ مئی | قمر و زہرہ | تثلیث | ۳۰-۰۰ |
| ۲۶ مئی | قمر و عطارد | مقابلہ | ۳۵-۴ |
| ۲۷ مئی | قمر و مریخ | تربیع | ۳۲-۶ |
| ۲۸ مئی | قمر و شمس | مقابلہ | ۳۷-۴ |
| ۲۹ مئی | قمر و مشتری | ترتی | ۱۰-۲۲ |
| ۳۱ مئی | قمر و زہرہ | مقابلہ | ۵۳-۰۰ |
| ۳۱ مئی | قمر و عطارد | تثلیث | ۲۵-۵ |

## جون

| تاریخ | سیارے | نظر | وقت نظر |
|---|---|---|---|
| یکم جون | قمر و زحل | تثلیث | ۱۹-۹ |
| ۲ جون | قمر و عطارد | تربیع | ۱۳-۰۰ |
| ۵ جون | قمر و زہرہ | تثلیث | ۱۳-۱۳ |
| ۶ جون | قمر و زحل | مقابلہ | ۵-۷ |
| ۶ جون | قمر و مشتری | قران | ۱۸-۱۱ |
| ۷ جون | قمر و شمس | تسدیس | ۵۹-۱۹ |
| ۸ جون | قمر و مریخ | تثلیث | ۳۴-۲۲ |
| ۹ جون | عطارد و زحل | تثلیث | ۳۲-۳ |
| ۱۰ جون | عطارد و مشتری | تسدیس | ۱۱-۱۹ |
| ۱۱ جون | عطارد و مشتری | تسدیس | ۴۴-۳ |
| ۱۲ جون | قمر و شمس | قران | ۴۳-۱۶ |
| ۱۳ جون | قمر و مشتری | تربیع | ۴۸-۸ |
| ۱۳ جون | قمر و مریخ | تسدیس | ۴۱-۱۴ |
| ۱۵ جون | قمر و زحل | تسدیس | ۷-۶ |
| ۱۵ جون | قمر و مشتری | تثلیث | ۱۵-۱۱ |
| ۱۵ جون | زہرہ و مشتری | تثلیث | ۳۶-۱۳ |
| ۱۶ جون | قمر و عطارد | تسدیس | ۱۱-۴ |
| ۱۷ جون | قمر و مریخ | قران | ۲۳-۲۰ |
| ۱۸ جون | قمر و عطارد | تربیع | ۵-۱۴ |
| ۱۹ جون | قمر و زحل | قران۔ | ۳۴-۱۰ |
| ۲۰ جون | قمر و عطارد | تثلیث | ۱۴-۰۰ |
| ۲۱ جون | قمر و شمس | تثلیث | ۶۴-۱۷ |
| ۲۲ جون | قمر و مریخ | تسدیس | ۵۰-۷ |
| ۲۳ جون | قمر و زحل | تسدیس | ۳۴-۲۰ |
| ۲۴ جون | قمر و مشتری | تثلیث | ۲۳-۳ |
| ۲۶ جون | قمر و زحل | تربیع | ۴۹-۴ |
| ۲۷ جون | قمر و مریخ | تثلیث | ۲۳-۴ |
| ۲۸ جون | قمر و زحل | تثلیث | ۲۶-۵ |
| ۲۸ جون | قمر و مشتری | تسدیس | ۱۱-۲۳ |
| ۳۰ جون | قمر و زہرہ | مقابلہ | ۴۳-۶ |

# عاملین کی سہولت کے لئے اپریل، مئی، جون ۲۰۱۰ء

## تثلیث

| تاریخ | سیارے | وقت |
|---|---|---|
| یکم اپریل | قمرو مشتری | ۴-۰۰ |
| ۷/اپریل | قمرو زحل | ۴۴-۱۸ |
| ۱۳/اپریل | قمرو مریخ | ۴۴-۶ |
| ۱۷/اپریل | قمرو زحل | ۲۶-۱۰ |
| ۲۳/اپریل | زہرہ و زحل | ۱۳-۱۳ |
| ۲۶/اپریل | قمرو زہرہ | ۱۰-۳ |
| یکم مئی | قمرو مریخ | ۴۶-۶ |
| ۳/مئی | قمرو عطارد | ۱۶-۲ |
| ۶/مئی | قمرو زہرہ | ۴۱-۴ |
| ۱۴/مئی | قمرو زحل | ۱۹-۱۵ |
| ۱۹مئی | شمس و زحل | ۵۶-۵ |
| ۲۵مئی | قمرو زہرہ | ۴۰-۰۰ |
| ۳۱مئی | قمرو عطارد | ۴۵-۵ |
| یکم جون | قمرو زحل | ۱۹-۶ |
| ۵جون | قمرو زہرہ | ۱۳-۱۴ |
| ۱۵جون | قمرو مشتری | ۴۴-۴ |
| ۱۵جون | زہرہ و مشتری | ۳۶-۱۳ |
| ۲۰جون | قمرو عطارد | ۱۴-۰۰ |
| ۲۱جون | قمرو شمس | ۵۴-۱۷ |
| ۲۴جون | قمرو مشتری | ۴۳-۳ |
| ۲۷جون | قمرو مریخ | ۴۳-۴ |
| ۲۸جون | قمرو زحل | ۲۶-۵ |

## تسدیس

| تاریخ | سیارے | وقت |
|---|---|---|
| ۲/اپریل | قمرو زحل | ۰۰-۲۳ |
| ۶/اپریل | قمرو مشتری | ۱۴-۱۹ |
| ۹/اپریل | قمرو شمس | ۲۲-۹ |
| ۱۱/اپریل | قمرو عطارد | ۷-۳ |
| ۱۸/اپریل | زہرہ و مشتری | ۱۳-۴ |
| ۲۰/اپریل | قمرو عطارد | ۲۸-۱۴ |
| ۲۱/اپریل | قمرو زہرہ | ۴-۱۳ |
| ۳۰/اپریل | قمرو زحل | ۳۷-۵ |
| ۴مئی | قمرو مشتری | ۱۷-۱۵ |
| ۷مئی | قمرو عطارد | ۵۰-۲۱ |
| ۸مئی | زہرہ و مریخ | ۴۳-۳ |
| ۱۱مئی | قمرو زہرہ | ۵۷-۱۶ |
| ۱۷مئی | قمرو عطارد | ۳۱-۵ |
| ۱۸/مئی | شمس و مشتری | ۱۰-۶ |
| ۲۱/مئی | قمرو زہرہ | ۱۴-۸ |
| ۷جون | قمرو شمس | ۵۹-۱۹ |
| ۱۳جون | قمرو مریخ | ۴۱-۱۴ |
| ۱۵جون | قمرو زحل | ۷-۶ |
| ۱۶جون | قمرو عطارد | ۱۱-۴ |
| ۲۲جون | قمرو مریخ | ۵۰-۷ |
| ۲۸جون | قمرو مشتری | ۱۱-۴۳ |

## تربیع

| تاریخ | سیارے | وقت |
|---|---|---|
| ۳/اپریل | زہرہ و مشتری | ۴۴-۱۶ |
| ۴/اپریل | قمرو مشتری | ۳۴-۷ |
| ۵/اپریل | عطارد و مریخ | ۳۹-۹ |
| ۶/اپریل | قمرو شمس | ۷-۱۵ |
| ۱۵/اپریل | قمرو مریخ | ۵-۱۷ |
| ۱۹/اپریل | قمرو مشتری | ۴۰-۱ |
| ۲۳/اپریل | قمرو زہرہ | ۵۰-۲۰ |
| ۴/مئی | شمس و مشتری | ۴-۴ |
| ۴/مئی | شمس و مریخ | ۳۸-۱۸ |
| ۵/مئی | قمرو عطارد | ۵-۱۱ |
| ۲۷/مئی | قمرو مریخ | ۳۶-۶ |
| ۲۹/مئی | قمرو مشتری | ۱۰-۲۲ |
| ۲/جون | قمرو عطارد | ۱۳-۰۰ |
| ۱۳/جون | قمرو مشتری | ۲۹-۸ |
| ۱۸/جون | قمرو عطارد | ۵-۱۴ |
| ۲۶/جون | قمرو زحل | ۲۹-۴ |

## قران

| تاریخ | سیارے | وقت |
|---|---|---|
| ۱۴/اپریل | قمرو مشتری | ۵۸-۱۷ |
| ۱۶/اپریل | قمرو عطارد | ۴۳-۳ |
| ۱۴/مئی | قمرو عطارد | ۱۵-۱۷ |
| ۱۶/مئی | قمرو زہرہ | ۴۳-۱۵ |
| ۲۰/مئی | قمرو مریخ | ۲۰-۱۴ |
| ۱۴/جون | قمرو شمس | ۴۳-۱۶ |
| ۱۷/جون | قمرو مریخ | ۴۳-۲۰ |
| ۱۹/جون | قمرو زحل | ۴۴-۱۰ |

## مقابلہ

| تاریخ | سیارے | وقت |
|---|---|---|
| ۱۸/اپریل | قمرو مریخ | ۳۱-۳ |
| ۳۰/اپریل | قمرو زہرہ | ۵۴-۱۹ |
| ۶مئی | قمرو مریخ | ۵۴-۷ |
| ۲۳مئی | قمرو مشتری | ۳۸-۴ |
| ۲۶/مئی | قمرو عطارد | ۴۵-۴ |
| ۲۸/مئی | قمرو شمس | ۴۷-۴ |
| ۶/جون | قمرو زحل | ۵-۷ |
| ۳۰/جون | قمرو زہرہ | ۴۳-۹ |

## شرف قمر

۱۵اراپریل صبح ۸ بج کر ۱۲ منٹ سے ۱۵اراپریل صبح ۱۰ بج کر ۳ منٹ تک۔ ۱۲رمئی سہ پہر ۴ بج کر ۲ منٹ سے ۱۲رشام ۵ بج کر ۵۳ منٹ تک۔ ۹رجون رات بج کر ۵۷ منٹ سے ۹رجون رات ۲ بج کر ۴۸ منٹ تک قمر حالت شرف میں ہوگا۔ ان اوقات میں مثبت کام کرنے چاہئیں۔ انشاءاللہ اچھے نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

## ہبوط قمر

۲۸اراپریل صبح ۷ بج کر ۲۲ منٹ سے ۲۸اراپریل صبح ۹ بج کر ۶ منٹ تک۔ ۲۵رمئی دوپہر ۲ بج کر ۱۸ منٹ سے ۲۵رمئی شام ۴ بجے تک۔ ۲۱رجون رات ۹ بج کر ۱۸ منٹ سے ۲۱رجون رات ۱۱ بج کر ۲ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں ہوگا۔ ان اوقات میں منفی کام کرنے چاہئیں۔ باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

## تحویل آفتاب

۲۰اراپریل صبح ۹ بج کر ۲۹ منٹ پر آفتاب برج ثور میں داخل ہوگا۔ ۲۱رمئی صبح ۹ بج کر ۳ منٹ پر آفتاب برج جوزا میں داخل ہوگا۔ ۲۱رجون سہ پہر ۴ بج کر ۵۸ منٹ پر آفتاب برج سرطان میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات ہیں۔ اپنی اہم دعائیں ان اوقات میں کیجئے۔ انشاءاللہ دعائیں قبول ہوں گی۔

## منزل شرطین

۱۴اراپریل شام ۵ بج کر ۸ منٹ پر۔

۱۲رمئی رات ایک بج کر ۵ منٹ پر۔

۸رجون صبح ۹ بج کر ۵۳ منٹ پر چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات حروف تہجی کی زکوۃ نکالنے والوں کے لئے اہم ہیں۔ ان اوقات کی قدر کریں۔ حروف تہجی کی زکوۃ کی شروعات کریں۔

## شرف شمس

۱۸اراپریل صبح ۳ بج کر ۳۵ منٹ سے ۱۹اراپریل صبح ۳ بج کر ۵۸ منٹ تک یہ وقت سال میں ایک بار آتا ہے اور یہ بہت ہی اہم وقت ہے۔ کاروبار کے لئے، روزگار کے لئے، ترقی کے لئے اور فتوحات کے لئے ان اوقات میں جو نقش تیار کئے جاتے ہیں وہ اللہ کے فضل وکرم سے بہت ہی موثر ہوتے ہیں۔

## اوج زہرہ

۱۲رمئی شام ۷ بج کر ۷ منٹ سے ۱۳رمئی ۳ بج کر ۲ منٹ تک محبت، تسخیر کے کاموں کے لئے اہم وقت ہے۔ جن لوگوں سے شرف زہرہ کا وقت چوک گیا ہو۔ وہ ان اوقات کی قدر کریں اور ان اوقات کو اہمیت دیں۔

## اوج مریخ

۱۴رمئی رات ۱۲ بج کر ۴۷ منٹ سے ۱۶رمئی صبح ۵ بج کر ۱۰ منٹ تک۔ مقدمات اور جنگ میں فتح قوت میرامی میں اضافہ کے لئے اہم وقت ہے۔ عاملین کو چاہئے ان اوقات کی قدر کریں اور ان اوقات میں مذکورہ کاموں کے لئے نقش تیار کریں۔

## سیاروں کی رجعت واستقامت

۱۲اراپریل، عطارد حالت استقامت در برج ثور شام ۶ بج کر ۳۵ منٹ۔

۱۸اراپریل، عطارد حالت رجعت در برج ثور صبح ۹ بج کر ۳۶ منٹ۔

۱۲رمئی، عطارد حالت استقامت در برج ثور آخری رات ۳ بج کر ۵۶ منٹ۔

۱۰رجون، عطارد حالت استقامت در برج جوزا دن ۱۱ بج کر ۱ منٹ۔

۲۵رجون، عطارد حالت استقامت شام ۴ بج کر ایک منٹ۔

## نوچندی جمعراتیں

۲۲اراپریل، ۲۰رمئی، ۱۷رجون کو جو جمعرات پڑے گی وہ نوچندی جمعرات ہوگی۔ عمل کی شروعات کا اہم ترین دن۔


**شرف شمس**

اگر آپ دولت مند بننے کے خواہش مند ہوں، کسی عہدے یا اقتدار کی آرزو رکھتے ہوں یا مقبولیت عامہ چاہتے ہوں یا کسی اور کامیابی کے امیدوار ہوں تو شرف شمس بنوا کر اپنے پاس رکھیں۔ انشاءاللہ مطلوبہ مقاصد میں کامیابی ملے گی۔

**ہدیہ صرف -/500 - چاندی پر -/1500**

آپ کا ہدیہ مندرجہ ذیل پتے پر ۳۱رمارچ تک پہنچ جانا چاہئے

ہمارا پتہ

**ہاشمی روحانی مرکز دیوبند**

پن کوڈ نمبر: ۲۴۷۵۵۴

# ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

## پردہ نشین خواتین کی تصویر کشی پر اصرار نہ کرے الیکشن کمیشن

### سپریم کورٹ کے فیصلے پر دارالعلوم دیوبند کا ردعمل

دیوبند 24 جنوری فوٹو کے ساتھ عورتیں شناختی کارڈ بنوائیں ورنہ ووٹ ڈالنے نہ جائے، سپریم کورٹ کا یہ کہنا مسلم علماء اور دانشوروں کے لئے قابل قبول نہیں، عدالت عالیہ نے اس دلیل کو مسترد کر دیا کہ مذہب اسلام ان کو منھ پر سے پردہ ہٹا کر تصویر کھنچوانے سے نہیں روکتا ہے۔ اس سلسلے میں وکیل محمد اعظم خاں نے یہ کہا کہ پردہ نشین خواتین سے منھ پر سے پردہ ہٹا کر تصویر کھنچوانے کے لئے کہنے سے ایک طرح سے ان کی توہین ہوگی کیوں کہ یہ تصویر متعدد لوگ دیکھیں گے اور اس سے ان کے مذہبی جذبات مجروح ہوں گے اس لئے الیکشن کمیشن کو اس بات پر اصرار نہ کرنا چاہئے کہ پردہ نشین خواتین فوٹو کھنچوائیں، سپریم کورٹ کا یہ کہنا کہ جو خواتین اپنے اس موقف پر قائم ہیں وہ ووٹ ڈالنے نہ جائیں ایک طرح سے ہندوستان جیسے بڑے جمہوری ملک میں مسلم عورتوں کو ووٹ سے محروم کرنا ہے جو ملک کے جمہوری نظام کے لئے ایک بڑا جھٹکا ہے۔ سپریم کورٹ کے اس فیصلے پر دفتر اہتمام دارالعلوم دیوبند کی جانب سے جاری پریس ریلیز میں ان خیالات کا اظہار کیا گیا۔ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا مرغوب الرحمن کی جانب سے جاری پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ عورتوں کو ووٹ کے حق سے محروم کرنا دنیا کے ایک بڑے جمہوری ملک میں جمہوری روایات کے خلاف ہے۔ مذہب اسلام نے عورتوں کے تحفظ پر زور دیا ہے اور مہد سے لحد تک قدم قدم پر ان کی رہنمائی کی ہے۔ عصر حاضر میں چست لباس اور مخلوط تعلیم کے مضر اثرات اس قدر واضح ہیں کہ ان کی تشریح کی ضرورت نہیں، ایک طرف ہم عورتوں کو سماج میں ان کا جائز مرتبہ دلانے کے لئے زور دے رہے ہیں اور دوسری طرف ان کو ووٹ حق سے محروم کر رہے ہیں۔ آئین ہند میں ہر فرد بشر کو اپنی روایات اور مذہبی احکامات کے دائرے میں رہ کر زندگی گذارنے کا حق حاصل ہے۔ حکومت ہند عورتوں کو بااختیار بنانے پر زور دے رہی ہے اس پس منظر میں عدالت عالیہ کا حکم نظر ثانی کا محتاج ہے تاکہ جمہوری ملک میں ان کو ووٹ کے حق سے محروم نہ ہونے دیا جائے، پولنگ بوتھ پر عورتوں کی موجودگی سے یہ تصدیق ہو سکتی ہے کہ ووٹ دینے والی خاتون جائز ووٹر ہے اور اس انداز پر جعلی ووٹوں سے بچا جا سکتا ہے۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ برقعے کے نام پر جعلی ووٹ سے بچنے کی اس قدر فکر ہے جب کہ مردوں میں کس قدر جعلی ووٹ پڑتے ہیں اس پہلو پر کسی کی نظر نہیں، کاش ہم دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کہہ سکیں۔ اگر اس فیصلے سے ہمارے دانشور اتفاق کر لیں گے تو ان کو بہت سی ایسی باتوں کے لئے تیار رہنا چاہئے جو ان کے وہم و گمان میں نہیں ہیں۔

## جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید ارشد مدنی کو مبارکباد

دیوبند 24 جنوری محمد مکرم الحسینی قاسمی ناظم جمعیۃ علماء بہار جھارکھنڈ نے کہا کہ عالم اسلام کے مقدس ترین ملک سعودیہ عربیہ اور اس کے فرمانروا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود نے ابھی حال ہی میں جمعیۃ علماء ہند کے صدر کی حیثیت سے مولانا ارشد مدنی کو ایک پُرشکوہ عالمی تقریب میں شرکت کی دعوت دی جس میں ساری دنیا کے علماء کرام اور مہمانوں کے نمائندے کے طور پر اظہار خیال کرنے کا شرف جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید ارشد مدنی کو دیا گیا، سعودی عرب کے فرمانروا کی جانب سے جمعیۃ علماء ہند کے صدر کو جو اعزاز بخشا گیا اس پر ہم خدام جمعیۃ صدر موصوف کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک وملت کی خدمت انجام دینے والی جماعت و تنظیموں میں جمعیۃ علماء ہند نہایت قدیم اور تاریخ ساز ملی جماعت ہے۔ اس جماعت کے باوقار اور مضبوط ہونے کی وجوہات میں ایک بڑی وجہ اس جماعت کا دستور و نصب العین ہے جس کی پاسداری روز اول سے ہوتی آرہی ہے اور اسی وجہ سے جمعیۃ علماء ہند کی سربراہی ملک کی ایسی شخصیتوں کے حصہ میں آتی رہی ہے جو مذہبی و اسلامی اقدار نیز تقویٰ و تقدس کا حامل، علمی و سیاسی بصیرت کے ساتھ ملی و سماجی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو۔

# آخری صفحہ

عام طور پر والدین اپنے بچوں پر قابو پانے میں ناکام نظر آتے ہیں۔ ان کا کہنا ہوتا ہے کہ بچے بڑے ہوگئے ہیں، سنتے ہی نہیں۔ یہ کمزوری دراصل ان کے اپنے وجود میں ہے۔ اگر والدین کا اپنا کردار مضبوط ہو تو وہ بچپن سے ہی اپنے بچوں کی صحیح تربیت کریں اپنے سے زیادہ اپنا وقت بچوں پر صرف کریں تو یہ دن دیکھنے کا موقع نہیں ملتا۔ ہم دوسروں کی تقلید دراصل اپنی کمزوری چھپانے، احساس کمتری کی پردہ پوشی کرنے اور اپنے سے زیادہ بہتر مالی حالت کے حامل طبقات کی برابری کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ اگر ہم اپنی اصلیت کو پہچانیں، اس بات پر ہمارا یقین پختہ ہوجائے کہ ہم جس مذہب کے پیرو ہیں، ہماری جو تہذیب اور ثقافت ہے وہ دنیا کی ہر تہذیب سے لاکھ درجے بہتر ہے۔ یہی امن وسکون، سلامتی کی ضامن ہے۔ اور اسی کی تقلید کرتے ہوئے یوروپی اقوام آج دنیا پر حکمرانی کررہی ہے تو ہم احساس کمتری کے خول سے باہر نکل کر ایک بار پھر اسی بلندی پر نظر آئیں گے جہاں چند سو برس پہلے تک ہم تھے۔

بچپن سے ہی اگر ہم یہ بات ذہن نشین کروادیں کہ سال نو کا جشن ہو کہ سال گرہ کی تقاریب، یہ ہماری تہذیب نہیں ہے بلکہ یہ زوال پذیر قوموں کی روایت ہے تو ہمارے بچے جوان ہوکر سال نو اور دیگر بہانوں سے بے راہ روی کا شکار نہیں ہوں گے۔

جب بھی نیا سال آتا ہے اس وقت ہم اپنے بچوں کو بھی بتائیں کہ گذرے ہوئے برس کے دوران ہم نے کیا کھایا اور کیا پایا۔ جو وقت گذر گیا وہ لوٹ کر آنے والا نہیں ہے، بالکل اسی طرح جس طرح سے ہمارے درمیان کے وہ لوگ جو ہمیشہ کے لئے بچھڑ گئے ہیں وہ واپس آنے والے نہیں ہیں۔ گذرا ہوا برس عمر میں کم ہونے والا سال ہے جو زندگی بچ گئی وہ نعمت ہے، اسی کو غنیمت جان کر ہم جو گذرے ہوئے سال میں نہ کرسکے آنے والے سال میں کرلیں۔ ٹوٹے دلوں کو بچھڑے رشتوں کو جوڑیں، جن جن نعمتوں سے اپنی کوتاہیوں سے محروم ہوئے آنے والے سال نئی جدوجہد سے انہیں حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جو بیت گیا سو بیت گیا جو بچ گیا سو وہی غنیمت ہے تو کیوں نہ اسی لمحے ایک عہد کرلیں، ایک نئی زندگی گذارنے کا جو اختلافات، رنجشوں، بے راہ روی، گناہوں اور نفرتوں سے پاک وصاف ہو۔

بہ شکریہ گواہ، حیدرآباد

**TILISMATI DUNIYA**
(MONTHLY)
**ABULMALI, DEOBAND-247554**

طلسماتی دنیا

**R.N.I.66796/92**
**RNP/SHN/61**
**2009-11**

Rs.100/=

Rs.75/=

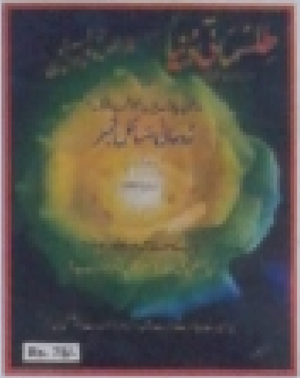
Rs.75/=

ماہنامہ طلسماتی دنیا
کے
خصوصی نمبرات

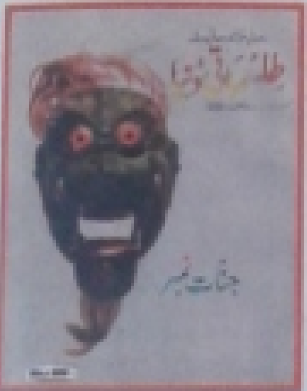
Rs.60/=

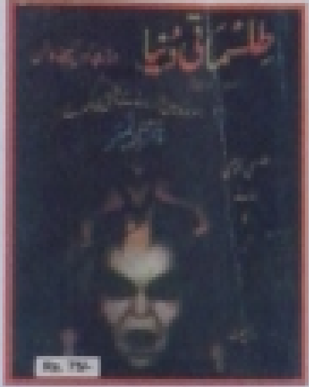
Rs.75/=

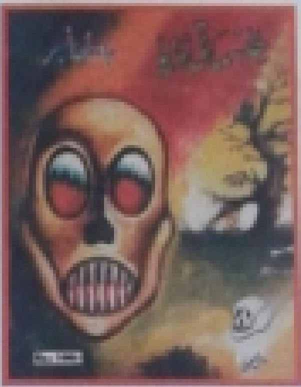
Rs.100/=

Rs.50/=

Rs.75/=

Rs.60/=

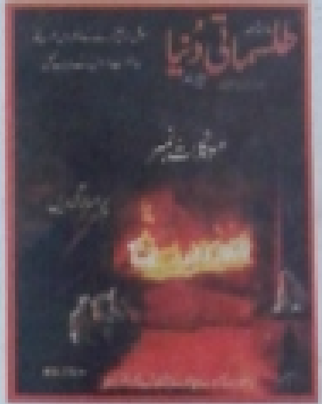
Rs.75/=

Rs.60/=

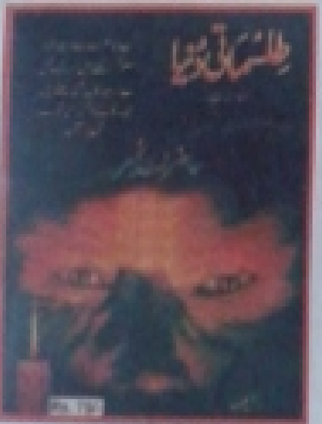
Rs.75/=

Rs.75/=

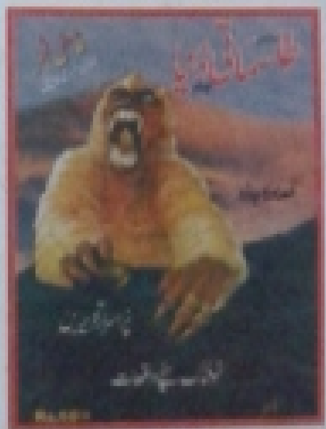
Rs.60/=

Rs.75/=

DANISH AAMRI 09997247030